

نام محمد ﷺ سامنے رکھ کر پیڑوں تک نثار رہتا ہوں  
کتنا پیلا اچھڑے ہوگا کتنی پیاری آنکھیں ہونگی

محمد ﷺ

محمد ﷺ

# جنگ جگ

محمد ﷺ

## نام

محمد ﷺ

محمد ﷺ

صَلَّى اللهُ  
وَعَلَيْهِمُ  
السَّلَامُ

# معاذ

محمد ﷺ

صَلَّى اللهُ  
وَعَلَيْهِمُ  
السَّلَامُ

محمد ﷺ

محمد ﷺ

# جگمگ جگمگ نام

صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

# محمد

ساجد ہاشمی

اهل السنة پبلیکیشنز

AHL-US SUNNAH PUBLICATIONS

162, Grey Street, Burnley, Lancs. BB10 1PX UK

Tel: (01282)414206

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

جگمگ جگمگ نام محمد ﷺ	:	کتاب
محمد ساجد الهاشمی	:	مرتب
محمد ناصر الهاشمی (دینہ)	:	کمپوزنگ
الحافظ محمد سقیل سیالوی	:	نظر ثانی
محمد ریاض احمد سعیدی	:	نظر ثالث
علامہ محمد عبد الحکیم	:	حسن تصدیق
شرف قادری مدظلہ	:	
جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور	:	
مارچ 2004	:	طباعت

## ملنے کا پتہ

اہل السنۃ پبلی کیشنز

شاندار بیکری والی گلی منگلاروڈ دینہ۔ جہلم (پاکستان)

فون نمبر: 0541-634759

## فہرست

- 1۔ پیش لفظ علامہ عبد الحکیم شرف قادری
- 2۔ اهداء ساجد الهاشمی
- 3۔ عکس جمال فہرست ابواب
- 4۔ ہدیہ تشکر ساجد الهاشمی
- 5۔ التجائے فقیر ساجد الهاشمی

## میرے نام کے ساتھ

## پہلا باب

- 6۔ شہد سے بیٹھا محمد نام ﷺ
- 7۔ ہر گل پہ ہر شجر پہ محمد کا نام ہے ﷺ
- 8۔ قلم قدرت اور نقوش محبت
- 9۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر ﷺ
- 10۔ جزائے محبت
- 11۔ مژدہ جاں فزا

## وَشَقَّ لَهُ مِنْ اسْمِهِ

## دوسرا باب

- 12۔ ہر شان ہی نرالی ہے

13۔ حمد سے نسبت عجیبہ

14۔ لو وہ قد بے سایہ اب سایہ کناں آیا

15۔ اب تو سجدہ سے سر کو اٹھالو

16۔ لوازمات حمد

17۔ محبت کا حسین منظر

18۔ ہیبت و جلال

19۔ تعظیم و تکریم

20۔ تو زندہ ہے واللہ

21۔ جو تیری یاد میں گزر جائے

22۔ محسن اعظم ﷺ

23۔ کہ گمان نقص جہاں نہیں

24۔ جمال ہی جمال

25۔ لغوی حسن

26۔ کلمات اللہ

27۔ خلق جمیل اور خلق عظیم

28۔ مخلوق کامل

29۔ سلسلہ اوصاف و محامد

30۔ مجموعہ خوبی

---

31۔ بے اختیار تعریف

32۔ ہر پہلو قابل تعریف

33۔ خوش تدبیری

34۔ تو تہاداری

نہ آدم یافتے توبہ

تیسرا باب

35۔ کلید بخش

36۔ گلزار بہت و بود

37۔ وصیت ابوالبشر رضی اللہ عنہ

38۔ نہ نوح از غرق نچینا

39۔ صدائے دلنواز

40۔ تسخیر کائنات

41۔ چاہ کنعان

42۔ دعائے خلیل

43۔ لاکھوں برس پہلے

کتنی تسکین ہے وابستہ

چوتھا باب

44۔ وجہ تسکین قلوب

45۔ اضطراب عرش

46۔ التجائے عرش

47۔ اختلاج قلب

## تَسْمُوا بِاسْمِي

## پانچواں باب

48۔ حسن انتخاب

49۔ اعجاز اسم رسالت

50۔ نوید جنت

51۔ دو بار تقدیس

52۔ جہالت

53۔ توہین عشق

54۔ برکات

55۔ اولاد نرینہ

56۔ فراوانی رزق

57۔ پیش گوئی

58۔ اعزاز ہی اعزاز

## دعائے خلیل

## چھٹا باب

59۔ عجیب و غریب خواب

60۔ ندائے غیب آتی ہے

61۔ فرش پہ طرفہ دھوم دھام

62۔ کتب ہنود

## اعجاز ہی اعجاز

## ساتواں باب

63۔ نعرہ مستانہ

64۔ سیدہ زینب کا استغاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

65۔ گرہ کھل گئی

66۔ ہر بت تھر تھرا کر گر گیا

67۔ دل کی دنیا زیروزیر

68۔ کس قدر معتبر

69۔ اب نہ سرد ہوگا

70۔ حفاظت کی انوکھی تدبیر

## حرف حرف روشنی

## آٹھواں باب

71۔ وہی اول وہی آخر

72۔ حیات قلب مومن

73۔ اسرارِ محبت

74۔ حسن تلفظ

75۔ تقسیم عجیب



76. خُلِقَتْ مُبْرَأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ

77. برزخ کبری

78. خزانہ غیب

79. حروف کافیه

80. درخشندہ حروف

81. دو جہاں کی سیادت

82. میم ثانی کی توسط

83. زفرق تا بقدم

84. جواہر ہی جواہر

## عدد عدد روشنی

## نواں باب

85. یہی ہے اصل عالم ﷺ

86. تو تنہا داری ﷺ

87. بعد از خدا بزرگ توئی ﷺ

88. چار کی بہاریں

89. بانوئے (۹۲) امتیازات

90. اسم اعظم

## نقش نقش روشنی

## دسواں باب

91- کیا صورت زیبائی ہے

92- تسہیل ولادت

93- نوبتی بخار

94- بو اسیر

95- مرض جو بھی ہو

96- ناجائز محبت

97- حافظہ

98- چچک

99- جنون، مرگی وغیرہ

100- دیوپری

101- عوالم ملک و ملکوت

102- تسخیر قلوب اور دیدار مقدس

103- تعظیم آدم علیہ السلام

## میں نے نطق نے یوسے

## گیارہواں باب

104- دین حق کی شرط اول ہے

105- اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

106۔ سنت ابوالبشر العقیلیؓ

107۔ رسم محبت

108۔ آنکھوں کا نور

109۔ دوستاں را کجا کنی محروم

110۔ چھوٹے مگر نہ ہاتھ سے دامان مصطفیٰ ﷺ

111۔ گھٹا کھل کے برسی

## بارہواں باب لے سانس بھی آہستہ

112۔ دین حق کی شرط اول ہے

113۔ انوار و تجلیات

114۔ آنسو نکل پڑے

115۔ پیلاہٹ ہی پیلاہٹ

116۔ جسم میں خون نہیں

117۔ حیرتوں کا سمندر

118۔ عالم مدہوشی

119۔ اشکوں کی برسات

120۔ ادب و احترام

121۔ ہزار بار بشوئم و ہن ز مشک و گلاب

122۔ کمال بے ادبی است

123۔ سر جھک گیا

124۔ بخدا خدا کا یہی ہے در

125۔ آتش دوزخ حرام ہے

126۔ گستاخی کی سزا

127۔ رحمتوں کی برسات

128۔ ادب گاہیست زیر آسماں

129۔ چوم لو

130۔ خوشبوؤں میں بسادو

131۔ حسن سیرت

انھیں خیر الوری کہیے

تیرھواں باب

132۔ با ادب بانصیب

133۔ محبت بھری صدائیں

134۔ تادیب قرآن

135۔ دو حیثیتیں

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ

چودھواں باب

136۔ سیدنا محمد ﷺ

137۔ چشمِ عبرت سے دیکھو ادھر

## پندرہواں باب لب پہ صل علی کے ترانے

138۔ رحمتوں کی برسات

139۔ بارانِ فضل و کرم

140۔ دعائے جبرائیل ﷺ

141۔ ارشاد سرور کوئین ﷺ

142۔ فرمانِ سیدائشقلین ﷺ

143۔ ابنِخل البخلاء

144۔ شقاوت ہی شقاوت

145۔ ہر نی کی یقین دہانی

146۔ سعادتِ عظمیٰ

147۔ لمحہ فکریہ

## سولہواں باب درودِ آقا ﷺ سلامِ آقا ﷺ

148۔ استغفار ملائکہ

149۔ جاؤ۔۔۔۔۔ جنت میں داخل ہو جاؤ

150۔ جزائے عظیم

151۔ طریقہ صالحین

152۔ ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

153۔ امامت ملائکہ

154۔ عطاؤں کی برسات

155۔ نجات..... اور دو انگلیاں

156۔ ذرا دل تھام کر

157۔ درود بھی..... سلام بھی

158۔ بد قسمت ہاتھ

159. حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ ﷺ

## کراہت صلعم

## ستر ہواں باب

160۔ توہین مسلک محبت

161۔ ثنا خوان ہے خود رحمان تیرا

162۔ طریقہ یہود

163۔ عَادَةُ الْمُحْرُومِينَ

164۔ کافرانہ روش

165۔ ہاتھ قلم کر دیا

166۔ شواہد قاہرہ

## بکھرے موتی

## اٹھارہواں باب

## پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نبی الانبیاء، حبیب کبریاء، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور رحمت ہیں۔ آپ کے جمال و کمال، جاہ و جلال اور آپ کی تعلیمات کا ذکر ہر صاحب ایمان کے لیے وجہ سکون اور قرار جاں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خصوصاً حضور سید الانام ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے حاصل ہوئی ہیں۔

علامہ ابن قیم ”مفتاح السعادة“ میں لکھتے ہیں:

”اگر نبوتیں نہ ہوتیں تو پورے جہان میں کوئی فائدہ مند علم اور نیک عمل نہ ہوتا، اسی طرح معیشت اور حکومت کی اصلاح کی کوئی صورت نہ ہوتی، لوگ چار پائیوں، حملہ کرنے والے درندوں اور باؤ لے کتوں کی طرح ایک دوسرے پر ظلم و ستم کرتے۔

کائنات میں جو بھی اچھائی ہے، وہ نبوت کے اثرات میں سے ہے اور ہر شر جو دنیا میں واقع ہو چکا ہے، یا واقع ہوگا، وہ آثار نبوت کے مخفی ہو جانے اور مٹ جانے کے سبب سے ہے۔ کائنات جسم ہے جس کی روح نبوت ہے، اور جسم روح کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔“

تفسیر روح المعانی، علامہ سید محمود آلوسی، ۱۰۵:۱۷

پیش نظر کتاب ”جگمگ جگمگ نام محمد ﷺ“ فاضل نوجوان مولانا محمد

حسین ساجد الهاشمی کی محنت شاقہ کا ثمر ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے حضور سرور

دو عالم ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کی روح افزا اور کیف پرور کرنوں کا اجالا پھیلا یا ہے۔ نہ

صرف اپنے لیے بلکہ قارئین کے لیے بھی قلب و روح کی تسکین کا سامان فراہم کیا ہے۔ اللہ ﷻ کے حبیب ﷺ کی بارگاہ ناز میں رنگارنگ گلہائے عقیدت پیش کئے ہیں اور مختلف دیدہ زیب عنوانات کے تحت حضور سید دو عالم ﷺ کے فضائل و کمالات بیان کئے ہیں مولانا ساجد الهاشمی جواں سال اور جواں ہمت عالم دین اور ادیب ہیں۔ جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں فرائض تدریس انجام دے چکے ہیں۔ آجکل انگلینڈ کے دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے متعدد رسائل سپرد قلم کر چکے ہیں۔ سعودی عرب کی نامور علمی شخصیت ڈاکٹر عبدہ یمانی کی عربی تصنیف ”بابی انت وامی یا رسول اللہ“ کا اردو ترجمہ ”کروں تیرے نام پہ جاں فدا“ کے نام سے کر چکے ہیں جو چھپ کر قارئین کرام سے داد تحسین حاصل کر چکا ہے۔

ہاشمی صاحب کی تحریر میں لطافت بھی ہے اور بانگین بھی۔ اگر وہ اسی ذوق و شوق سے لکھتے رہے تو وہ ایک دن اسلامی ادب کے میدان میں صف اول کے قلم کاروں میں سے ہوں گے۔ وہ ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد مدظلہ العالی کی پیروی میں اپنا مافی الضمیر چھوٹے چھوٹے جملوں میں بیان کرتے ہیں اور ان کے درمیان مختصر مختصر خطوط کھینچ دیتے ہیں، جن سے عبارت کا حسن دو بالا ہو جاتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ ﷻ ان کی کوششوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور قارئین کے ایمان کی تازگی اور تابندگی کا ذریعہ بنائے۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۲۱ محرم ۱۴۱۲ھ

۱۲ جولائی ۱۹۹۳ء



## اهداء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خاکدان گیتی کا ایک حیران و اجنبی مسافر!

عالم نور..... جہان قدس..... کے سید و سردار

دانائے سبل..... ختم الرسل..... مولائے کل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم..... کی لچپال بارگاہ میں

اپنی لرزیدہ عقیدتیں..... ترسیدہ محبتیں

خمیدہ سر..... کپکپاتے لبوں پر..... اس عاجزانہ التجا کے سنگ

..... پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہے۔

کہ ”اک نظر لٹھ ادھر یا رحمة للعالمین“

سگ کوچہ مصطفیٰ ﷺ

محمد حسین ساجد الهاشمی

فیصل آباد

## ہدیہ تشکر

اے ارباب علم و دانش..... اے احباب تحقیق و تہمیس..... اے صاحبان عشق و  
مستی..... چند شکستہ شکستہ حروف..... چند ٹیڑھی میڑھی سطور..... چند بکھرے بکھرے جملے  
..... عجز و انکسار..... اور اعتراف کم علمی کی کشتی میں..... پیش خدمت ہیں..... ان میں حسن  
خوبی کا کوئی پہلو نظر آئے..... تو وہ فقط اور فقط..... میرے رحمتوں والے نبی ﷺ کے  
اسم گرامی کا تصدق ہوگا..... ہاں! آپ سے فقط اس قدر مؤدبانہ التماس ہے..... کہ اگر کسی جملے  
پر روح وجد میں آئے تو بارگاہ الوہیت میں اس دعائے پر خلوص کے سنگ ہاتھ ضرور اٹھائیں  
..... اے رب مصطفیٰ ﷺ..... اس بندہ مسکین کو رخ و لضحی اور چہرہ و اشمس کی ایک جھلک  
عطا کر۔

اور ہاں! عیوب و نقائص کے مشاہدہ پر..... عفو و اصلاح کا منتظر رہوں گا..... حوالہ  
جات..... خود ماخذ کتب سے دیکھ کر لگائے ہیں..... ایک ہی عبارت پر مختلف حوالہ  
جات..... کبھی کبھی تائیدی نقطہ نظر سے ہوں گے..... بعینہ وہی عبارت تمام کتب میں نہیں  
ہوگی..... لیکن کامل طور پر..... مضمون میں تحریر شدہ متن کے ہم معنی ہوگی..... آقائے کریم  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹھے بیٹھے بول سبھی مذکورہ کتب میں موجود ہیں۔

اپنی اس جدوجہد میں اخی المخلص علامہ محمد ریاض احمد صاحب طاہر سعیدی کے  
مخلصانہ رویہ پر ڈھیروں محبتوں سے لبریز گلہائے تشکر پیش کرتا ہوں..... میرے اس پیکر

اخلاص ساتھی نے..... اپنی انتہائی تدریسی مصروفیات کے باوصف..... میری اس کاوش فقیرانہ کے ایک ایک لفظ کو نگاہ اصلاح عطا کی..... نوک پلک سنواری..... ادبی لغزشوں پر آگاہ کیا..... اور اس فقیر بے نوا کے ساتھ..... حوالہ جات کی تلاش میں لائبریریوں میں گھومتے رہے ہیں..... میرا کریم و رحیم پروردگار انہیں ان کے اس اخلاص کا دارین میں بہترین اجر عطا فرمائے..... آمین ثم آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور اپنی اس کاوش فقیرانہ پر ابوالحقائق علامہ صوفی محمد صدیق صاحب بیگ قادری کے مشفقانہ سلوک پر..... ان کو ہدیہ امتنان پیش کرتا ہوں..... جن کی خدمت میں بار بار حاضری کی سعادت نصیب ہوئی..... اور ہر بار ہی ان کی ذات میں تحقیق و تصوف کا عمدہ امتزاج نظر آیا..... آپ نے غیر متوقع حوصلہ فرمائی..... اور نایاب قیمتی کتب پر مشتمل لائبریری کے در ہمارے لئے کھول دیے..... جس کی ہمیں ضرورت ہمیں پیش آئی..... وہی خندہ پیشانی سے عطا کر دی..... اے پروردگار عالم! ان کو ان شفقتوں پر..... اپنی بیکراں رحمتوں سے نواز..... آمین ثم آمین۔

آخر میں اپنے برادر مکرم (تایا زاد بھائی) جناب محمد عاشق حسین ہاشمی صاحب جو ملک کے نامور خوش نویس ہیں..... ان کا بھی تہ دل سے شکر گزار ہوں..... کہ انہوں نے..... جگمگ جگمگ نام محمد ﷺ کی کتابت بڑی لگن اور جاں فشانی سے فرما کر..... کتاب کے حسن کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ!

خاکپائے اہل اللہ  
محمد حسین ساجد الہاشمی

## التجائے فقیر

اے میرے رحیم کو کریم آقا ﷺ..... فقط آپ کی نگاہ رحمت..... نظر رحمت کے سائے..... آپ کے اسم مقدس کے حضور..... نظر انہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ آپ کی ذات اقدس..... بلکہ ذات اقدس کا ایک پہلوئے دلکش..... پیمانہ عقل و خرد سے ماورا ہے..... آپ کا یہ علم و عمل سے..... یکسر تہی دست و تہی دامن..... ادنیٰ غلام نجانے کتنی ہی بار..... اس صف عقیدت و محبت میں لڑکھڑایا ہوگا۔

یہ سفر انتہائی کٹھن تھا..... منزل شوق بہت بعید تھی..... اور دامن زیست تحقیق و تفتیش سے بالکل محروم..... لیکن آپ کا کرم لامحدود تھا۔ رحمت لامتناہی تھی اور ایک دھن کہ.....

لَٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِي بِمُحَمَّدٍ

جس نے دم بدم اس نور بھرے سفر کیلئے..... چادہ پیا ہونے کا حوصلہ بخشا..... تو چند

دم آگے چلا۔

اے میرے ارفع و اعلیٰ آقا ﷺ..... کائنات لغت کا ایک کلمہ بھی ایسا نہیں..... جو

آپ کی ہستی سراج منیر کے..... کسی بھی پہلو سے..... عظمتوں اور رفعتوں کے بے شمار حجابات سے..... کسی کو ایک ادنیٰ سا بھی سر کا سکے..... تبھی تو آپ کی زلف و لیل کا ہر ہر

اسیر..... حیرتوں کے سمندر میں سرتاپا غرق ہے..... کہ ادھر نور الانوار..... قمر الاقمار..... ادھر

ظلمتیں ہی ظلمتیں..... تاریکیاں ہی تاریکیاں..... اب نور عظیم ﷺ کی عظمتوں کا

بیان..... ظلمتیں کیسے کریں..... ورفعنا لک ذکرک کے حضور..... ظلوم و جهول..... کیا

پیش کرے.....؟ لیکن..... جذبات و محبت کا ایک سیلاب تند بھی ہے..... اور حق غلامی بھی ادا  
کرنا ضروری ہے..... اظہار ممکن بھی نہیں..... اور اظہار تاہم الفرائض بھی ہے۔  
اپنی پستیوں کی مجھے شرم ہے تیری رفعتوں کا خیال ہے  
مگر اپنے دل کا میں کیا کروں اسے پھر بھی شوقِ وصال ہے  
اے رحمۃ اللعالمین..... ﷺ..... اپنی رحمتوں کی رفعتوں کے تصدق سے اس عاجز و بے  
نوا کی..... اس کاوش فقرانہ کو شرف قبولیت عطا فرمائیے.....!

سگ کوئے مدینہ

محمد حسین ساجد الهاشمی

# 1

## ..... میرے نام کے ساتھ

1- شہد سے بیٹھا محمد نام ﷺ

2- ہر گل پہ ہر شجر پہ محمد کا نام ہے ﷺ

3- قلم قدرت اور نقوش محبت

4- وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر ﷺ

5- جزائے محبت

6- مژدہ جاں فزا

مرغوب ہے کیا صلّ علیٰ نام محمد  
آنکھوں کی ضیاء دل کی جلا نام محمد  
اللہ رے رفعت کہ سر عرش خدا نے  
اپنے پد قدرت سے لکھا نام محمد  
ہر حور کے سینے پہ ہر اک شے پہ جناں کی  
ہے قدرت خالق سے کھدا نام محمد  
اوراق پہ طوبیٰ کے فرشتوں کی نگہ میں  
کس شان سے منقوش ہوا نام محمد  
تکبیر میں، کلموں میں، نمازوں میں، اذان میں  
ہے نام الہی سے ملا، نام محمد  
دن حشر کے جنت میں جائے گا بلاریب  
تعظیم سے یاں جس نے لیا نام محمد  
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

## شہد سے میٹھا محمد نام ﷺ

سبحان اللہ سبحان اللہ!..... محمد ﷺ..... کتنا شیریں..... کس قدر..... وجد آفرین..... مسرت انگیز..... اور مقدس کلمہ ہے..... جو نہی لبوں کی دہلیز پہ آیا..... روح مسرت سے جھوم اٹھی..... عشاق کے مضطرب اور بے قرار دلوں کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں..... شاخ جبیں پر عقیدت و محبت کے گل و گلاب مسکرانے لگے..... چہروں پر ایک عجیب و غریب سرشاری کی مستی اٹھکیلیاں کرنے لگی..... محبت و دیوانگی..... وارنگی و شیفنگی کے انوکھے امتزاج کے خماریں سر جھکنے بھی لگے اور جھومنے بھی..... ”دل وجد میں ہے جاں رقص میں ہے۔“

سبحان اللہ سبحان اللہ!..... یہ کیسی دلنشین..... کتنی دل فریب..... کس قدر دلکش..... اور ایمان افروز اصوات کا مرکب ہے۔ جو نہی پردہ سماعت سے ٹکرایا..... صدائے صحرا..... لجن داؤدی..... جادوئے باہل..... سحر سامری..... اور کسی سنسان شب تاریک میں نقرئی گھنٹیوں کی مترنم نغمہ سنجی کی طرح روح کی پاتال میں اس کی حلاوتوں سے لبریز تاثیر اترنے لگی..... دیکھتے ہی دیکھتے صحرائے قلب میں ایک بہار کی سی کیفیت منصہ شہود پر آئی..... ارے دیکھو دیکھو..... عقیدت و الفت کے دریچوں سے دیکھو..... ان گنت اودے اودے..... نیلے نیلے..... پیلے پیلے پیرہن لہرانے لگے..... ہاں ہاں..... معطر ہوا کیں جسم کے ریشہ ریشہ میں اتر کر مدہوشی کی حکمرانی کرنے لگیں۔



وَذِكْرُكَ لِلْمُشْتَاقِ خَيْرُ شَرَابٍ  
وَ كُلُّ شَرَابٍ دُونَهُ كَسْرَابٍ

نور الانوار: ۲۶

واہ واہ..... محمد ﷺ کیسے الیسی شبیہ..... کیسا بہارا انگیز نظارہ..... کتنا من  
موہن اور کیف آور نقشہ ہے..... جو نہی نظر نواز ہوا..... دیدہ ہائے دیوانگان..... ایک بے نام  
سی لذت سے..... ماہتاب دکنے لگے..... آفتاب سے چمکنے لگے..... محبت بھی کیسی انوکھی  
کیفیت ہے..... مسرتوں کے خماریں..... آنکھیں چھم چھم برسنے لگیں..... لبوں پر کیف سرور  
کی سرخی بکھرنے لگی..... درود و سلام کے حسین و دلنشین زمزمے بج اٹھے..... جسم و جان قلب و  
روح، ذہن و احساس کی ریاست میں عشق ہلال..... محبت اویس..... سوز جامی..... ساز رومی  
..... کے پھریرے لہرانے لگے..... رضوان اللہ تعالیٰ علیہم  
ہاں ہاں! یوں کیوں نہ ہوتا..... یہ تو دانائے سبل..... ختم الرسل..... مولائے کل  
..... کا اسم گرامی ہے۔  
ہاں ہاں! یوں کیوں نہ ہوتا..... یہ تو ہمارے نبی مکرم..... شفیع معظم..... رسول محترم  
..... کا نام نامی ہے۔  
..... صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلِّمُوا.....

صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## ہر گل پہ ہر شجر پہ محمد کا نام ہے

محببتوں کے روزن سے نظارہ تو کرو..... عالم بالا کا وہ کونسا عنصر ہے جس پر اس مقدس لفظ کی حکمرانی و سلطانی نہیں؟ آسمانی دنیا کا وہ کونسا گوشہ ہے جس پر اس حسین کلمہ کی بادشاہی نہیں؟ آسمانوں میں جگہ جگہ پر..... تو ائم عرش پر..... حوروں کے سینوں پر..... باغات جنت کے درختوں کے پتہ پتہ پر..... شجر طوبی کے ورق ورق پر..... سدرۃ المنتہی کے برگ برگ پر..... دربانوں کے پہلوؤں پر..... ملائکہ کی آنکھوں کے درمیان..... بہشت بریں کے محل محل پر..... جنت الفردوس کے حجرہ حجرہ پر..... دارالنعیم کے دروازہ دروازہ پر..... لوح محفوظ کے سینہ پر..... سراق عرش پر..... لوح محفوظ کے صدر دروازہ پر بھی یہی پاکیزہ کلمہ مکتوب ہے۔

دریچہ عشق تو وا کرو..... نظر آئے گا..... ابو البشر کے کندھوں کے درمیان..... علی نبینا وعلیہ السلام..... سیدنا سلیمان کی انگٹھی پر..... علی نبینا وعلیہ السلام..... صحائف انبیاء میں..... زبور کے اوراق پر..... تورات کے صفحات پر..... انجیل کے قراطیس پر..... یہی کلمہ طیبہ..... منقوش ہے:

وَجَاءَ أَنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ طُفْتُ السَّمَوَاتِ فَلَمْ أَرِ فِيهَا مَوْضِعًا  
إِلَّا رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ وَلَمْ أَرِ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا وَلَا غُرْفَةً إِلَّا  
وَأَسْمُ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ اسْمَهُ ﷺ عَلَى نُحُورِ الْحُورِ  
الْعَيْنِ وَوَرَقِ آجَامِ الْجَنَّةِ وَشَجَرَةِ طُوبَى وَسِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَالْحُبِّ وَبَيْنَ

أَعْيُنِ الْمَلَائِكَةِ

الخصائص الكبرى، ۱: ۷-۶

حجة الله على العالمين، ۲۱۰

مدارج النبوت، ۱: ۴۶۱

جمع الوسائل، ۲: ۱۸۲

مطالع المسرات، ۱۱۳

زرقانی علی المواہب، ۵: ۲۴۳

روایت کیا گیا ہے:

إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ كَتَبَهُ الْقَلَمُ فِي اللُّوحِ الْمَحْفُوظِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنِّیْ  
اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِیْ

حجة الله على العالمين، ۲۱۰

پہلی چیز جو قلم نے لوح محفوظ پر لکھی، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں ہی اللہ  
ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں محمد (ﷺ) میرے رسول ہیں۔

ایک روایت میں ہے:

لَمَّا أَمَرَ اللّٰهُ الْقَلَمَ أَنْ يَكْتُبَ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ كَتَبَ عَلَى سُرَادِقِ الْعَرْشِ لَا اِلٰهَ  
اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حجة الله على العالمين، ۲۱۰

اللہ تعالیٰ نے جب قلم کو ماگان و ما یكون لکھنے کا حکم دیا تو اس نے عرش کے  
خیموں پر لکھا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ایک اور روایت میں ہے:

مَكْتُوبٌ اِسْمُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى سَائِرِ الْمَلَكُوتِ اَيُّ مِنَ السَّمَاءِ وَالْجِنَانِ

وَمَا فِيهَا وَسَائِرِ مَا فِي الْمَلَكُوتِ

حجة الله على العالمين، ۲۱۱

آپ کا اسم گرامی تمام ملکوت یعنی آسمان و جنت..... اور جو کچھ ان میں ہے، ان پر

مکتوب ہے۔

سنو سنو! سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بَيْنَ كَتْفَيْ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

حجة الله على العالمين، ۲۱۱ . الخصائص الكبرى، ۷:۱

سیدنا آدم عليه السلام کے دونوں کندھوں کے درمیان لکھا ہے۔

”محمد صلى الله عليه وآله کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔“

آپ ہی سے روایت ہے:

كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

حجة الله على العالمين، ۲۱۱ . الخصائص الكبرى، ۸:۱

سیدنا سلیمان عليه السلام کی انگوٹھی پر لکھا تھا، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

نگاہ محبت سے جبین کائنات کا مشاہدہ کرو..... پھر دیکھو گے کہ تحت الشری سے عرش

علا تک ہر جگہ یہی نام ارقام ہے..... کتنے ہی خوش نصیب لوگوں کو رب العالمین نے اس عالم

زیریں پر اپنے حبیب کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مقدس اسم گرامی کا نظارہ

کرادیا۔ جس کو خالق ارض و سما نے اس خاکدان گیتی کی مختلف اشیاء پر اپنے یہ قدرت سے رقم فرمایا..... درختوں کے تنوں پر..... پھلوں پر..... مچھلیوں کے پہلوؤں پر..... سبز کیڑوں کی جلد پر..... بادلوں کی پیشانیوں پر..... سونے کی مدفون تختیوں پر..... پتھروں کے سینوں پر..... چٹانوں کے ماتھوں پر..... انسانوں کے چہروں پر..... بچوں کی آنکھوں میں..... گلاب کے پھولوں کی پتیوں پر..... یہ ہی پیارا اسم گرامی مرقوم ہے۔

حجة الله على العالمين، ۲۱۰ تا ۲۱۵ الخصائص الكبرى، ۱: ۷-۶

السيرة الحلبيه، ۱/ ۲۴۲

ابو البشر ﷺ فرما رہے ہیں۔

إِنِّي طُفْتُ السَّمَوَاتِ فَلَمْ أَرَ فِي السَّمَوَاتِ مَوْضِعًا إِلَّا رَأَيْتُ اسْمَ

مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ .

الخصائص الكبرى، ۱: ۶

حجة الله على العالمين، ۲۱۰

مدارج النبوت، ۱: ۶۱

السيرة الحلبيه، ۱: ۲۴۲

زرقانی علی المواهب اللدنیہ، ۳: ۱۵۶

میں نے کائنات آسمانی گھوم کر دیکھی کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں اسم محمد ﷺ

نہ لکھا ہو۔

## قلم قدرت اور نقوش محبت

سید الکونین ﷺ..... کے اسم مقدس کے نقوش طیبہ..... کائنات ارضی و سماوی کے ذرہ ذرہ پر ثبت ہیں..... اوراق سیر و توارخ..... اس الیبلی محبتوں کی داستانوں سے اٹے پڑے ہیں..... ان کا احصاء واستقصاء فقط طوالت کا باعث ہی نہیں..... ناممکن بھی ہے..... باطن میں نگاہیں تو تحت اثری سے عرش معلیٰ تک ہر شی پر اسی نقش پاک کی حکمرانی مشاہدہ فرما رہی ہیں..... ظاہر میں نگاہوں نے بھی عالم انسانیت سے لے کر آج تک..... خدا جانے کتنی ہی بار..... اشیائے کائنات کے سینہ پر..... قدرت الہیہ کے قلم سے..... محبت بھری اس کہانی کو پڑھا ہے..... اور قیامت تک پڑھنا ہے..... چند شواہد جن کے انتخاب پر..... انگشت بدنداں ہوں..... حاضر خدمت کر رہا ہوں:

1۔ سنو سنو! ابو البشر آدم ﷺ..... ارشاد فرما رہے ہیں..... پیدا ہوتے ہی میں

نے اپنا سر اوپر اٹھایا..... میری پہلی نگاہ..... عرش الہی پر پڑی..... تو دیکھا وہاں مرقوم تھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

ہاں ہاں..... انسان اول کی نگاہ اول..... اس نقش مبارک پہ ٹھہری،

لَمَّا خَلَقْتَنِي رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِكَ فَإِذَا فِيهِ مَكْتُوبٌ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

حجة الله على العالمين، ۲۱۰۰

السيرة الحلیہ، ۲۴۱:۱

نسیم الریاض، ۲۲۴:۲

2۔ سنو سنو.....! قرآن حکیم..... کی دل ربا صد اسنو.....! سیدنا  
خضر علیہ السلام نے انطاکیہ کی بستی میں ایک گرتی ہوئی دیوار کو سیدھا کیا..... کَانَ تَحْتَهُ  
كُنْزٌ لَهُمَا..... اس کے نیچے اصرم اور صریم دو یتیم بھائیوں کا خزانہ تھا..... یہ انمول خزانہ  
کیا تھا.....؟ خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں..... یہ سونے یا سنگ مرمر  
کی تختی تھی..... اس پر عربی میں ایک عبارت درج تھی..... جس کے آخر میں تھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

السيرة الحلبية، ۱: ۲۴۴ حجة الله على العالمين، ۲۱۲

نسیم الرياض، ۲: ۲۲۸

3۔ سنو سنو..... سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما..... ارشاد فرماتے ہیں:  
ہم آقائے دو جہاں ﷺ..... کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے..... اچانک ایک  
پرندے نے اپنی چونچ سے سبز بادام گرایا..... سرور کونین ﷺ نے اٹھالیا تو اس میں سے ایک  
سبز رنگ کا کیڑا نکلا..... جس پر پیلے رنگ سے مرقوم تھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِذَا بِطَائِرٍ فِي فَمِهِ لَوْزَةٌ خَضْرَاءُ فَالْقَاهَا  
فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَوَجَدَ فِيهَا ذُوْدَةً خَضْرَاءَ مَكْتُوبٌ عَلَيْهَا بِالْأَصْفَرِ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

حجة الله على العالمين، ۲۱۲

السيرة الحلبية، ۱: ۲۴۴

4۔ سنو سنو!..... علی بن عبد اللہ الهاشمی کہتے ہیں..... ہندوستان کے

ایک شہر میں بھینی بھینی خوشبو والا..... ایک خوبصورت سیاہ پھول دیکھا، جس پر سفید رنگ سے لکھا تھا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ صَدِيقُ عُمَرَ فَارُوقٌ.  
مجھے اس کے مصنوعی ہونے کا شک ہوا..... تو میں نے ایک ان کھلے پھول کو دیکھا، تو اس میں بھی یہی کلمات طیبہ درج تھے۔

فَرَأَيْتُ وَرْدَةً كَبِيرَةً طَيِّبَةَ الرَّائِحَةِ سَوْدَاءَ عَلَيْهَا مَكْتُوبٌ بِحَطِّ أَبِيضٍ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ. أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ عُمَرُ فَارُوقٌ فَشَكَّكْتُ فِي  
ذَلِكَ وَقُلْتُ إِنَّهُ مَعْمُولٌ فَعَمَدْتُ إِلَى وَرْدَةٍ لَمْ تَفْتَحْ فَفَتَحْتُهَا فَكَانَ فِيهَا مِثْلُ  
ذَلِكَ.

مدارج النبوت، ۱: ۴۶۲

شرح الشفاء، ۲: ۲۲۸

زرقانی علی المواہب اللدنیہ، ۳: ۱۵۷

5۔ اے عشاقِ مصطفیٰ ﷺ..... تمہیں دعوتِ نظارہ ہے ان دنوں پاکستان میں گوٹھ حاجی محمد کھوسہ..... تحصیل ٹھل ضلع جیکب آباد سندھ میں ایک تبرک بیل، مولا بخش کھوسہ کے پاس ہے، جس کے پیٹ پر دائیں طرف میرے آقا کا اسم گرامی یا محمد لکھا ہوا ہے۔ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

سہ ماہی دستگیر، ۹۲

تفصیل درکار ہو تو ملاحظہ فرمائیں:

۱/۱ تا ۲۴۵

السیرة الحلبيہ

حجة الله على العالمين ۲ تا ۲۱۶



## وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ كَأَنَّهُ سَائِبٌ تَجَهُ بِرِ

انے عشاق مصطفےٰ..... سنو سنو!..... صحیفہ قدس اعلان کر رہا ہے۔ عالم زیریں و بالا کا  
ذره ذره..... بارگاہ الوہیت میں جبین بتدگی خم کئے ہوئے ہے۔ زمین و آسمان کی ہر شے سجدہ  
عبودیت بجالا رہی ہے

﴿إِنَّ كُلَّ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَنِ عَبْدًا﴾

مریم ۱۹: ۹۳

القرآن الکریم

ہاں ہاں!..... پوری کائنات..... پروردگار عالم کے حضور..... گلدستہ ہائے تسبیح  
پیش کر رہی ہے..... تحت الثری سے لے کر عرش علا تک وہ کونسا ذرہ ہے جو حمد کے ترانے نہیں  
الاپ رہا.....؟

﴿..... وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ.....﴾

الاسراء ۷: ۴۴

القرآن الحکیم

اسی طرح کائنات کے گوشہ گوشہ سے ذکر مصطفیٰ کی آوازیں سنائی دے رہی  
ہیں، کیونکہ جہاں جہاں خالق کل کی الوہیت ہے، وہاں وہاں مدنی تاجدار ﷺ کی رسالت  
ورحمت ہے۔

لوح ذہن پر نقش کر لو کہ کائنات کا کوئی ذرہ جس طرح الوہیت خدا سے خالی نہیں،

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

الفاتحہ ۱: ۱

القرآن الحکیم

اسی طرح کائنات کو میرے محبوب کریم ﷺ کی رحمت کاملہ اپنے دامن میں سمیٹے

ہوئے ہے۔

﴿ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴾

الانبياء ۲۱: ۱۰۷

القرآن الحكيم

جی ہاں.....! جس طرح جلسہ گاہ کائنات میں حمد باری تعالیٰ کی نغمہ سرائی کی لمحہ لمحہ

گونج اہل دل کو سنائی دے رہی ہے اور مصطفیٰ کریم ﷺ کی مدحت سرائی بھی۔

ہاں ہاں.....! تعجب کس امر پر ہے.....؟ دیکھو دیکھو..... مدنی ڈھول کے سراقہ قدس

پر تو ورفنا لک ذکرک کا سہرا سجا ہے اور حمد رب العالمین کی معیت میں نعت مصطفیٰ کے

ترانوں کی گواہی دے رہا ہے..... سنو سنو.....! بارگاہ کبریٰ سے کیسی دل کش صدا آرہی ہے:

اے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام.....! جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا بھی ذکر ہوگا

إِذَا ذُكِرْتُ مَعِي

احکام القرآن، ۲۰: ۱۰۶

تفسیر مظہری، ۱۰: ۹۲۲

مجمع البيان، ۱۴: ۵۵۸

روح المعانی، ۱۵: ۱۹۵

الدر المنثور، ۶: ۳۶۴

معالم التنزیل، ۴: ۵۰۲

مدارج النبوت، ۱: ۱۲۵

جامع البيان، ۳۰: ۲۳۵

حجة الله على العالمين، ۳۰

الوفاء، ۱: ۳۶۳-۳۷۴

تبھی تو اہل مشاہدہ ہر جگہ دست قدرت سے مکتوب اسم گرامی کا نظارہ کرتے ہیں۔

ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں:

وَالَّذِي يَخْطُرُ بِالْبَالِ الْفَاتِرِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظُّوَاهِرِ وَالسَّرَائِرِ إِنَّ هَذِهِ كُلُّهَا

كُشُوفَاتٍ مَكْشُوفَاتٍ لِأَهْلِهَا لَا يَرَاهَا مَنْ لَمْ يَسْتَأْهِلْهَا وَرُبَّمَا يُقَالُ إِنَّ اسْمَهُ  
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى مَعَ اسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَرْسُومٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مِّنَ الْأَشْيَاءِ  
بِحُكْمِ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴾ أَيَّ جَعَلْنَا ذِكْرَ نَامِعِكَ فِي كُلِّ  
شَيْءٍ مِّنْ مَّلَكٍ وَفَلَكٍ وَبِنَاءٍ وَسَّمَاءٍ وَفَرْشٍ وَحَجَرٍ وَمَدْرٍ وَشَجَرٍ وَثَمَرٍ  
وَنَحْوِ ذَلِكَ وَلَكِنْ أَكْثَرَ الْخَلْقِ لَا يُبْصِرُونَ تَصْوِيرَهُمْ وَنَظِيرَهُ قَوْلُهُ سُبْحَانَهُ  
وَتَعَالَى ﴿ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ﴾

شرح شفاء، ۲: ۲۲۸

**ترجمہ:** میرا دل گواہی دیتا ہے۔ حالانکہ ہر شی کے ظاہر و باطن کو اللہ ﷻ ہی بہتر جانتا ہے  
کہ ان تمام واقعات کا تعلق کشف سے ہی ہے..... اہل کشف ہی ان کا مشاہدہ کر سکتے ہیں  
، دوسرے نہیں..... یہ بھی بیان کیا گیا کہ اللہ ﷻ کا اسم گرامی..... حضور نبی کریم ﷺ کے  
اسم مقدس کے ساتھ ہر شی..... ملک و فلک..... بناء زمین و آسمان..... فرش و عرش..... حجر و مدر  
..... شجر و حجر..... وغیرہ پر مرسوم ہے، لیکن اکثر لوگ یہ تصویر دیکھ نہیں پاتے..... اس کی نظیر رب  
کائنات کا یہ فرمان ہے: ”ہر شی باری تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں پاتے

## جزائے محبت

سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ.....! ہر ذرہ کائنات کے سینہ پر اسم مصطفوی مکتوب

ہے..... اس داستان عشق و محبت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین واقف  
تھے۔ تبھی تو سرور دو جہاں شفیع عاصیاں ﷺ اپنی انگشتری مبارک..... سالار کاروان عشق

..... سیدنا صدیق اکبر ﷺ کو دی..... اور فرمایا..... اس پر لکھو لا اِلهَ اِلَّا اللهُ  
..... یار غار..... محرم اسرار..... ایک نقاش کے پاس گئے..... دل محرم راز کو گوارہ نہ ہوا..... کہ  
کائنات کے ہر ذرہ پر جب اسمِ جلالت کے پہلوئے محبت میں اسمِ رسالت ہے..... تو یہاں  
ایسا نہ ہو..... کیوں نہ ہو.....؟ فرمایا! اس انگوٹھی پر نقش کر دو..... لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ  
رَسُولُ اللهِ..... نقاش نے لکھ دیا..... بارگاہِ رسالت میں پیش کی..... آپ نے نگاہِ نبوت  
جبین انگشتری پر ڈالی..... تو لکھا تھا..... لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ. أَبُو بَكْرٍ  
الصِّدِّيقِ..... فرمایا..... یہ سب کچھ کیا ہے.....؟ دست بستہ..... بصد ادب احترام  
..... دھیرے دھیرے عرض کی..... میرے دل نے یہ گوارہ نہ کیا..... کہ آپ کے اسمِ گرامی کو  
..... اسمِ الہی سے جدا کروں۔ مَا رَضِيْتُ اَنْ اُفَرِّقَ اِسْمَكَ عَنْ اِسْمِ اللهِ

لیکن!..... ابو بکر..... انگوٹھی پر فقط اسی قدر تو نہیں.....؟ یہ سن کر سیدنا ابو  
بکر صدیق ﷺ شرمندہ ہو گئے..... روح الامین بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے..... اور  
عرض کی: یا رسول الله ﷺ! ابو بکر الصديق میں نے لکھا ہے..... ابو بکر کو یہ گوارہ  
نہیں ہوا کہ آپ کا نام ان الله ﷻ کے نام سے جدا ہو..... اور رب کریم نے یہ چاہا کہ صدیق  
اکبر ﷺ کا نام..... آپ کے اسمِ گرامی سے جدا نہ ہو.....

يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ اٰلِكَ وَسَلَّمَ اَمَّا اِسْمُ اَبِي بَكْرٍ  
فَكَتَبْتُهُ اَنَا لِاَنَّهُ مَا رَضِيَ اَنْ يُفَرِّقَ عَنْ اِسْمِ اللهِ فَمَا رَضِيَ اللهُ اَنْ يُفَرِّقَ اِسْمَهُ  
عَنْ اِسْمِكَ

## مژدہ جاں قزا

چہرہ وَالضُّحَى..... گیسوے وَاللَّيْلِ..... دندانِ يَسِين..... جبین طہ  
..... دست وَلَكِنَّ اللّٰهَ رَمَى..... اور نطق وَحَى يُوحَى کے دیوانوں..... جھومو  
جھومو..... خوشی مسرت کے نعمات گاتے ہوئے جھومو..... کائنات کے ہر رگ و ریشہ  
پر..... گلشن حیات کے ہر برگ و بار پر..... صحرائے کائنات کے ہر خار پر..... لوحِ فطرت کی  
سطر سطر پر..... طنبورہ جہاں کی تار تار پر..... یہ کلمہ مکتوب..... یہ لفظ منقوش..... یہ نام مرقوم  
..... تمہیں نوید مسرت دے رہا ہے..... مژدہ جاں قزا سنا رہا ہے..... ایک وجد آفریں خوش  
خبری دے رہا ہے۔

سنو سنو.....! عقیدت و محبت کے کانوں سے سنو..... کائنات مکان و لامکان کے  
ہر گوشہ سے یہ دلربا صدا آرہی ہے کہ رب کائنات نے کائنات بھر کے خزانے دامنِ مصطفیٰ میں  
ڈال دیئے ہیں..... دنیا و جہان کی کلیدیں دستِ مصطفیٰ کو تھما دی ہیں..... تب ہی کائنات کے  
عنصر عنصر پر آپ کے مقدس نام نامی اسمِ گرامی کی مہر حکومت مثبت ہے۔

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتْهَا وَمِنْ غُلُومِكَ عِلْمَ اللُّوْحِ وَالْقَلَمِ

سو آؤ..... بھاگ کر آؤ..... دنیا کے طلب گارو.....! دین کے متلاشیو.....! دامن

زیست کمال اخلاص و عقیدت سے صاحبِ کوثر کے در اقدس پر پھیلا دیں..... بس دامن  
پھیلانے کی دیر ہے..... دیکھنا پھر جھولیاں کس طرح لبریز ہوتی ہیں..... يَا رَسُولَ اللّٰه  
ﷺ..... ہمارے بوسیدہ و لرزیدہ دامنِ زیست کی لاج رکھیو۔

## 2

# وَشَقُّ لَهُ مِنْ اِسْمِهِ

- 1- ہر شان ہی زالی ہے۔
- 2- حمد سے نسبت عجیبہ
- 3- لو وہ قد بے سایہ اب سایہ کناں آیا
- 4- اب تو سجدہ سے سر کو اٹھا لو
- 5- لوازمات حمد
- 6- محبت کا حسین منظر
- 7- ہیبت و جلال
- 8- تعظیم و تکریم
- 9- تو زندہ ہے واللہ
- 10- جو تیری یاد میں گزر جائے
- 11- محسن اعظم ﷺ
- 12- کہ گمان نقص جہاں نہیں
- 13- جمال ہی جمال
- 14- لغوی حسن
- 15- کلمات اللہ
- 16- خلق جمیل اور خلق عظیم
- 17- مخلوق کامل
- 18- سلسلہ اوصاف و محامد
- 19- مجموعہ خوبی
- 20- بے اختیار تعریف
- 21- ہر پہلو قابل تعریف
- 22- خوش تدبیری
- 23- تو تہاداری

وَشَقَّ لَهُ مِنْ اسْمِهِ لِيُجَلَّهُ

فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

وَضَمَّ الْإِلَٰهَ اسْمَ النَّبِيِّ إِلَى اسْمِهِ

إِذْ قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمَوْذِنُ أَشْهَدُ

سیدنا حسان بن ثابت ؓ

ترجمہ:

آپ کا اسم مقدس اپنے اسم عالی سے مشتق کیا۔

صاحب عرش محمود اور یہ محمد ہیں ﷺ۔

اللہ ﷻ نے نبی پاک کے اسم مبارک کو اپنے نام اقدس سے ملا دیا۔

جبھی تو موذن نے پانچوں وقت اشہد کیا۔

## ہر شان نرالی ہے

اے مازاغ بھرے نینوں کے شیدا یوں..... خبر دار خبردار..... تاجدار کائنات  
ﷺ کے کسی گوشہ حیات کو خود پر قیاس نہ کرنا..... یہ خلاف ادب ہے..... یہ سوائے ادبی  
ہے..... نہ ہوگا..... اوروں کے ناموں میں معنی و صنفی کا اعتبار نہ ہوگا..... فقط معنی علمی ملحوظ ہوگا  
..... اوروں کے ناموں سے مقصود فقط امتیاز و تعین ہوگا..... لیکن اس ذات پاک کے ہر ہر نام  
میں صفت بھی مطلوب ہے۔

لَا يَخْفَىٰ أَنْ جَمِيعَ أَسْمَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُشْتَقَّةٌ مِنْ صِفَاتٍ قَامَتْ بِهِ تَوْجِبُ لَهُ الْمَدْحُ  
وَالْكَمَالُ فَلَهُ مِنْ كُلِّ وَصْفٍ إِسْمٌ.

سعدت دارین، ۳۸۰

جلاء الافہام، ۹۲ تا ۹۶

السيرة الحلیہ، ۸۷:۱

ہاں ہاں..... تاجدار کائنات ﷺ کے اسمائے گرامی ہوں یا خالق کائنات  
کے..... یا صحیفہ ہدایت کے..... سب کے سب شانِ علمیت کے بھی حامل ہیں اور شان  
وصفیت کے بھی.....

جی ہاں اسمائے باری تعالیٰ..... تو اسمائے حُسنیٰ ہیں..... یہ حسن مجرد لفظ کے اعتبار  
سے ہی نہیں..... بلکہ اوصاف کمال پر دلالت کے اعتبار سے بھی ہے..... ایک عربی ایک قاری  
کی تلاوت سنتا ہے۔

﴿وَالسَّارِقِ وَالسَّارِقَةِ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءَ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ  
غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾



عرب کہتا ہے..... یہ کلام باری تعالیٰ نہیں ہو سکتا..... قاری کہتا ہے تو کلام الہی کی تکذیب کرتا ہے..... لیکن عرب مصر ہے..... قاری دوبارہ حافظہ پر زور ڈالتا ہے اور کہتا ہے..... وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کی بجائے وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ہے۔ عرب پکاراٹھتا ہے، تو نے سچ کہا، وہ عزیز حکیم ہے تبھی تو قطعید کا فیصلہ دیا..... اگر وہ مغفرت فرماتا، تو یہ فیصلہ نہ ہوتا۔ غور تو کرو!..... عرب کا اصرار..... اس بنا پر تھا..... کہ اسمائے باری تعالیٰ غفور رحیم کے معانی وصفیہ، مضمون کلام سے مطابقت نہیں رکھتے۔

روز روشن کی طرح واضح ہوا..... کہ اسمائے باری تعالیٰ اوصاف کمال پر بھی دال ہیں

ہاں ہاں بالکل اسی طرح..... سید دو عالم ﷺ کے اسمائے طیّبہ صفات کمال پر دال ہیں..... ہرگز ہرگز مجرد علم نہیں ہیں۔

سنو سنو! گل گلاب کی سرسبز پنکھڑیوں سے بھی..... لطیف و نازک لب ہائے مقدس سے..... کیسے نور و سرور سے لبریز کلمات طیبات نکل رہے ہیں۔

”میرے کئی اسماء (مقدسہ) ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کیونکہ میرے ذریعے اللہ ﷻ کفر مٹائے گا۔“

اِنَّ لِيْ اَسْمَاءَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّ اَنَا اَحْمَدُ وَّ اَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِه الْكُفْرَ وَّ اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يَحْشُرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَّ اَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ

المشکوٰۃ، ۵۱۵	مسند احمد ۴: ۸۴-۸۰	مصنف عبد الرزاق، ۱۹۶۵۷
مسند الحمیدی، ۵۵۰	الطبرانی الكبير، ۲: ۱۲۲	الكثير، ۶: ۴۲۵، ۷: ۱۳۵
دلائل ابونعیم، ۱: ۱۲	شمائل ترمذی، ۱۹۶	شرح السنہ، ۱۳: ۲۱۱
التاریخ الصغير، ۱: ۱۰	البعوی، ۵: ۲۶۵	اتحاف السادة المتقين، ۷: ۱۶۱
کنز العمال، ۳۲۱۶۵	دلائل البيهقي، ۱: ۱۵۲	مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۱: ۴۰۷
الوفا، ۱: ۱۰۳	شمائل ترمذی مع جمع الوسائل، ۲: ۱۸۱	

- دیکھو دیکھو.....! سید الکونین رحمہ اللعالمین ﷺ خود معانی وصفیہ کو خود اپنی ذات اقدس کے لئے ثابت کر رہے ہیں۔

اور سنو سنو.....! شاعر رسول سیدنا حسان بن ثابت ؓ اسی شرف کو بیان فرما رہے ہیں۔

وَشَقُّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِجِلَّةِ قَدُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ

”اللہ تعالیٰ نے اپنے اجلال کی خاطر اپنے اسم سے ان کا اسم جدا کیا۔

صاحب عرش محمود ہے اور یہ محمد ہیں“ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

## حمد سے نسبت عجیبہ

سبحان اللہ سبحان اللہ..... تاجدار کائنات فخر موجودات ﷺ کا..... یہ

اسم گرامی..... یہ اسم ذاتی..... حمد سے مشتق ہے.....

اے اہل نظر..... اے اہل فکر..... آؤ غور کریں..... اس نفس قدسی کو چہاں سے کیسی

نسبت ہے..... صفحات کائنات کی سطر سطر پڑھو..... حمد کے جس قصر عظیم الشان میں آپ جلوہ

گرہیں..... وہاں کوئی دوسرا نظر نہ آئے گا۔

ہاں ہاں..... قراطیس تو ارتخ پر..... لفظ لفظ کے تعاقب میں نظر و فکر کے اسپ تازی  
سرپٹ دوڑاؤ..... یقیناً اور یقیناً..... بے نیل و مرام لوٹو گے..... حمد کے جس تحت مرصع پر آپ  
جلوہ گر ہیں..... اس کے قرب و جوار میں بھی کوئی نظر نہ آئے گا۔

﴿..... مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَفَوُّتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ لَا هَلَ تَرَى مِنْ  
فُطُورٍ ﴿﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبُ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ﴿﴾  
القرآن الحکیم الملك ۶۷: ۴-۳

1۔ آپ کی تعریف و حمد..... خالق دو جہاں کر رہا ہے..... ملائکہ کر رہے ہیں۔

سنو سنو.....! صحیفہ قدس کی آواز در باسنو۔

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ﴿﴾.....

القرآن حکیم الاحزاب ۳۳: ۵۶

یہ صلاۃ الہی..... فرشتوں کے جھرمٹ میں ثناء باری تعالیٰ ہی تو ہے۔

صَلَاةُ اللَّهِ.... ثَنَاءُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ.

البخاری ۷۰۷: ۲ المواہب اللدنیہ مع الزرقانی، ۶: ۲۲۶

الشفاء، ۲: ۴۸

هُوَ مَحْمُودٌ عِنْدَ اللَّهِ وَمَحْمُودٌ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ .

(جلاء الافہام، ۹۶)

2۔ آپ کی تعریف ثناء۔۔۔۔ انبیاء و مرسلین کر رہے ہیں۔

مَحْمُودٌ عِنْدَ إِخْوَانِهِ إِنَّ مِنَ الْمُرْسَلِينَ .

(جلاء الافہام، ۹۶)

3۔ آپ کی تعریف میں..... زمین والے..... رطب اللسان ہیں۔

مَحْمُودٌ عِنْدَ أَهْلِ الْأَرْضِ كُلِّهِمْ.

4۔ آپ کی تعریف و حمد..... کے زمزمے زمین و آسمان والے بجالارہے ہیں۔

فَهُوَ الَّذِي يَحْمَدُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَأَهْلُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

السيرة الحلیبہ، ۱: ۸۹، ۲۳۵

5۔ آپ کی امت..... امت جماد ہے.....

آسائش و آرام ہو..... یا کرب و آلام..... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَائِلِیْہِمْ کی حمد کرتے ہیں۔

أُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ.

جلاء الافہام، ۹۶

6۔ آپ کی اور آپ کی امت کی نماز کا آغاز۔۔۔ حمد باری تعالیٰ سے ہے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ.....

7۔ آپ کے خطبہ کا آغاز..... حمد سے ہے.....

نَحْمَدُہٗ وَنُسْتَعِينُہٗ.....

8۔ آپ کی کتاب..... قرآن کریم کا آغاز..... حمد سے ہے۔

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

## لو وہ قد بے سایہ اب سایہ کناں آیا

9۔ قیامت کے روز..... میدان محشر میں..... آپ کے دست اقدس میں..... لواء

الحمد ہوگا.....

سنو سنو.....! تاجدار کائنات ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں:

روز قیامت..... لواء الحمد..... میرے ہاتھ میں ہوگا..... اور سارے انبیاء کرام

..... سیدنا آدم ﷺ سے لے کر سیدنا عیسیٰ ﷺ تک..... اس کے نیچے تشریف فرما

ہوں گے.....

بِيَدِي لَوَاءِ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا

تَحْتَ لَوَائِي.

ابن ماجہ، ۳۱۶

الدارمی، ۲۶:۱

الترمذی، ۱۴۳:۲

اتحاف سادة المتقين، ۴۸۹:۱۰

المشکوٰۃ، ۵۱۳

امام العرفاء سید عبد العزیز دباغ علیہ الرحمۃ نے..... عشق و محبت کے

گلدستے چنے ہیں..... آئیے! ان کی مہک سے مشام جان معطر کر لیں۔

لَوَاءِ الْحَمْدِ وَهُوَ نُورُ الْإِيمَانِ وَجَمِيعُ الْخَلَائِقِ خَلْفَهُ مِنْ أُمَّتِهِ وَمِنْ غَيْرِ أُمَّتِهِ

مَعَ سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَتَكُونُ كُلُّ أُمَّةٍ تَحْتَ لَوَاءِ نَبِيِّهَا وَلَوَاءِ نَبِيِّهَا يَسْتَمِدُّ مِنْ لَوَاءِ

النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مَعَ أُمَّمِهِمْ عَلَى أَحَدٍ كَتَفَيْهِ وَأُمَّتُهُ الْمُطَهَّرَةُ عَلَى الْكَتِفِ الْآخِرِ

وَفِيهَا الْأَوْلِيَاءُ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ وَلَهُمُ الْوِيَّةُ مِثْلَ مَا لِلْأَنْبِيَاءِ وَلَهُمْ مِنَ الْآتِبَاعِ مِثْلَ مَا

لِلْأَنْبِيَاءِ وَيَسْتَمِدُّونَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَيَسْتَمِدُّونَ مِنْهُمْ كَحَالِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ. جواهر البحار، ۲: ۲۸۳. الابریز، ۲۵۶.

ترجمہ: لواء الحمد..... وہ نور ایمان ہے، جو نبی اکرم ﷺ سے صوفشاں ہوگا اور ایک علم بلند کی شکل میں نمودار ہوگا۔ آپ آگے آگے قائدانہ شان سے تشریف لے جا رہے ہوں گے۔ تمام مخلوق اور تمام امم اپنے انبیاء کے سنگ آپ کے پیچھے پیچھے تابع اور مقتدی کی حیثیت سے چل رہے ہوں گے۔ ہر امت اپنے اپنے نبی کے علم کے نیچے ہوگی اور ان کے نبی کا علم حضور قائد المرسلین ﷺ کے لواء الحمد سے اکتساب نور کرے گا اور اس سے مستفیض و روشن ہوگا۔

تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں سمیت حضور سرور دو عالم ﷺ کے پیچھے ایک کندھے پر ہوں گے اور آپ کی امت مطہرہ دوسری جانب۔ اس امت میں اولیاء کرام کی تعداد انبیاء کرام کے برابر ہوگی۔ ان میں ہر ولی کے ہاتھ میں علم نور ہوگا اور ہر ولی کے اتباع کی تعداد دوسرے انبیاء کرام میں سے ہر نبی کے اتباع کے برابر ہوگی۔ ان کے اعلام نبی کریم ﷺ کے لواء الحمد سے مستنیر ہوں گے اور اتباع پر اس نور کی بارش کریں گے، جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام اسی لواء الحمد سے نور حاصل کر کے اپنی امتوں کو ظلمت کدہ حشر میں روشنی عطا فرمائیں گے۔“

دیکھو دیکھو.....! چشم تصور سے..... اس حسین و جمیل منظر کو دیکھو..... اس عجیب و غریب قائدانہ شان کو دیکھو..... لواء الحمد کی عظمتوں کو دیکھو، اور ایمان کو تازہ کرو۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا

کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

## اب تو سجدہ سے سر کو اٹھا لو

10۔ آپ کا مقام..... مقام محمود ہے.....

سنو سنو.....! قرآن حکیم..... کیسا مژدہ ایمان سنا رہا ہے.....

﴿عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾

القرآن الحکیم بنی اسرائیل ۷۹:۱۷

آپ کو..... آپ کا رب، مقام محمود پر جلوہ فگن کرے گا.....

سنو سنو..... یہ وہ مقام عظیم ہے،

روز محشر..... جب آپ اس مقام پر فائز ہوں گے..... سب مخلوق..... اولین و آخرین آپ کی

مدح و ثنا میں رطب اللسان ہوگی..... ان ہی کی جانب..... اپنی نجات و خلاصی کے لئے مجسم ا

مید بن کر ٹکٹکی باندھ کر تکتے ہوں گے..... ان ہی کی نگاہ لطف و عنایت کے منتظر ہوں گے.....

جب ساری مخلوق..... سارے انبیاء سے مایوس ہو کر..... آپ کی دہلیز پر در یوزہ

گری کرے گی..... اپنی زبوں حالی اور کسمپرسی کی داستان غم..... اور حکایت رنج و الم زبان

بے زبانی سے عرض کرے گی،

تو حضور سرور دو عالم ﷺ..... اسی مقام محمود پر فائز ہو کر..... مجرموں اور عاصیوں

کا سہارا بن کر..... پیغام امن و راحت بن کر..... سجدہ ریز ہو کر..... حمد ثنا کے پھول..... تسبیح و

تہلیل کے جواہر بارگاہ الوہیت میں پیش کریں گے۔

یہ سجدہ طویل ہوگا..... تو رحمت، غضب پر..... جو دو کرم، سزا و عذاب پر..... عطا و

نوال، جاہ جلال پر غالب آجائے گی..... عرشِ علا کی بلندیوں سے محبت بھری آواز آئے گی

يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ يُسْمَعُ سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشْفَعُ.

لیبخاری، ۲: ۱۱۱۸	الدارمی، ۱: ۲۸	ابن ماجہ، ۳۲۰
ترمذی، ۲: ۱۴۳	المشکوٰۃ، ۴۸۸	الدرالمشور، ۴: ۱۹۸
لسنہ لابن عاصم، ۲: ۲۸۴	الوفاء، ۲/ ۸۱۹	مسند احمد، ۱: ۸۲
ندارج النبوة، ۱: ۴۸۹	شعب الایمان للبیہقی، ۱: ۶۱۱	
لاسماء والصفات، ۱۳۰	اتحاف السادة المتقين، ۱۰: ۴۹۱-۴۹۲	

اے محبوب ﷺ..... سر فخر و ناز بلند تو کیجئے..... جو کہو گے سنوں گا..... جو مانگوں  
گے عطا کروں گا..... جس کی شفاعت کرو گے قبول کروں گا۔

## لوازمات حمد

سبحان الله سبحان الله..... جب آپ کے لئے حمد ثابت ہوگی..... تو  
حمد..... کے تمام لوازمات بھی ثابت ہوں گے.....

اِذَا ثَبِتَ الشَّيْءُ ثَبِتَ بِلَوَازِمِهِ.

لوازمات حمد سے ثناء..... محبت..... اور جلال و تعظیم ہے۔

الْحَمْدُ هِيَ تَضَمُّنُ الثَّنَاءِ عَلَى الْمُحْمَدِ وَمَحَبَّتِهِ وَاجْلَالِهِ وَتَعْظِيمِهِ

هَذَا هُوَ حَقِيقَةُ الْحَمْدِ.

سعادۃ الدارین، ۳۸۰	روح المعانی، ۱: ۷۰	حلاء الافہام، ۹۲
--------------------	--------------------	------------------



جی ہاں..... محبت کا کمال یہ ہے کہ اجلال و تعظیم کے ساتھ ہو..... اس کے بغیر محبت ناقص ہے ادھوری ہے..... یونہی اجلال و تعظیم بھی محبت کے بغیر..... نامکمل اور ناقص ہے..... پڑھو پڑھو..... اوراق سیر و توارخ پڑھو..... خالق کائنات نے محبوب کائنات ﷺ کی محبت بھی..... اور اجلال بھی..... دونوں ہی قلوب کائنات میں راسخ کر دیئے۔

## محبت کا حسین منظر

محبت کا حسین منظر دیکھو.....! سیدنا عبد اللہ بن زید الانصاری ؓ.....  
..... بارگاہ عشق و محبت میں حاضری دیتے ہیں.....

عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم!

يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِكَ وَسَلَّمَ

آپ مجھے میری جان، میرے مال، میرے اہل و عیال سے زیادہ محبوب ہیں:  
”اگر میں (روزانہ) آپ کی بارگاہ میں حاضری دے کر زیارت نہ کروں تو مجھے

خوف ہے کہ میں مرجاؤں گا۔“

وَلَوْ لَا إِنِّي آتِيكَ فَأَرَاكَ لَرَأَيْتُ أَنْ أَمُوتَ .

المواهب اللدنية، ۲: ۹۴

یہ عرض کرتے ہی آنکھیں چھلک پڑیں..... استفسار کرنے پر عرض کی میں سوچ رہا ہوں کہ ایک دن آپ دنیا سے تشریف لے جائیں گے..... ہم پر بھی موت واقع ہوگی..... جنت میں آپ تو انبیاء کے ساتھ بلند درجات پر فائز ہوں گے..... اور ہم اگر جنت میں

گئے بھی تو آپ کے مقام سے بہت دور ہوں گے..... یہ مکالمہ محبت سن کر پروردگار عالم نے روح الامین کو یہ نوید مسرت دے کر بارگاہ رسالت میں بھیجا۔

﴿وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾

النساء ۴: ۶۹

القرآن الحکیم

ہاں ہاں..... پھر وہ جائزہ وقت آیا..... جب سیدنا عبد اللہ بن زیدؓ کو..... کھیتوں میں کام کرتے ہوئے..... وصال ارتحال کی خبر پہنچی..... اس عاشق صادق نے بارگاہ الوہیت میں ہاتھ بلند کئے اور عرض کی:

”اے میرے رب عظیم.....! میری آنکھوں کی بینائی ختم کر دے..... تاکہ میں اپنے حبیب محمد ﷺ کے بعد کسی دوسرے دیکھ ہی نہ سکوں۔“

اللہ ﷻ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا۔

اللَّهُمَّ أَذْهَبْ بَصْرِي حَتَّى لَا أَرَى بَعْدَ حَبِيبِي مُحَمَّدٍ أَحَدًا فَكُفَّ

بَصْرَهُ

آپ سے ایسی کمال محبت کیوں نہ ہوتی..... آپ تو محمد ﷺ ہیں..... اور حمد..... محبت کے سوا متحقق نہیں ہو سکتی۔

ہاں ہاں..... اکثر اوقات..... محبت کے جذبات میں شدت آتی ہے تو تکلفات کے پردے مرنے ہو جاتے ہیں..... ہیبت و جلال منعدم ہو جاتا ہے۔ اب محبت ناقص ہو جاتی ہے.....

## ہیبت و جلال

آؤ..... ارباب فکر و نظر..... محبت کا نظارہ تو کیا..... ہیبت و جلال کا بھی مشاہدہ کرو..... باوصف اس کے..... کہ ہنس مکھ میں خوش اخلاقی کی منزل منتہی پر فائز ہیں..... لب ہائے مقدسہ پر اکثر اوقات دھیمی دھیمی مسکراہٹیں ڈیرے جمائے رکھتی ہیں..... دل آزار اور ناگوار بات سن کر بھی اکثر درگزر فرماتے ہیں..... بے تکلفی کے ان موجبات کے باوجود..... نگاہ تصور سے مشاہدہ کرو..... بارگاہ رسالت میں صحابہ کرام ساکن و صامت آپ کی گفتگو مبارک اسی قدر انہماک و استغراق سے سماعت کرتے ہیں..... جس طرح ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں..... اگر معمولی سی بھی حرکت ہوئی تو وہ اڑ جائیں گے۔

وَإِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلُوسًا هُ كَانَمَا عَلَى رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرُ .

الشفاء، ۲: ۳۱

جلاء الافہام، ۲: ۱۰

سعادت الدارین، ۳۸۴

سنو سنو.....! سیدنا عمر بن عاص صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں..... سید الکونین ﷺ سے زیادہ کوئی شخص مجھے محبوب نہ تھا، لیکن اگر میں آپ کا حلیہ مبارک بیان کرنا چاہوں تو نہیں کر سکتا، کیونکہ آپ کی ہیبت و اجلال کا یہ عالم تھا کہ کبھی آنکھ بھر کر آپ کو دیکھ نہ سکا.....

لَمْ أَكُنْ شَخْصًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ قَالَ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَصِفَ لَكُمْ لَمَّا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَمْلَأْ عَيْنِي مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ .

الشفاء، ۲: ۳۰

جلاء الافہام، ۳: ۱۰

سعادت الدارین، ۳۸۵

مدارج النبوت، ۱: ۵۳۹

عمدة القاری، ۱: ۱۴۴

## تعظیم و تکریم

آپ کی تعظیم و تکریم کی حکایت دل پذیر سننا چاہو تو..... سنو..... عروہ بن مسعود..... قوم قریش سے کہہ رہے ہیں..... میں نے قیصر و کسری کے دربار بھی دیکھے ہیں..... لیکن جو تعظیم و تکریم اور ہیبت و جلال..... دربار مصطفوی کا دیکھا ہے..... وہ کہیں بھی نظر نہیں آیا..... آپ کی تعظیم کے لئے صحابہ کرام کٹنگلی باندھ کر آپ کی طرف دیکھتے نہیں..... اور جب آپ اپنی نبی مبارک جھاڑتے ہیں آپ کے صحابہ اپنے ہاتھ دراز کر لیتے ہیں..... اور پھر اپنے چہروں اور سینوں پر مل لیتے ہیں..... جب آپ ﷺ وضو فرمانے لگتے ہیں تو آپ کے استعمال شدہ پانی کے حصول کے لئے جنگ کا سا منظر کھینچ جاتا ہے۔

يَا قَوْمُ وَاللَّهِ لَقَدْ وَفِدْتُ عَلَى كِسْرَى وَ قَيْصَرَ وَ الْمُلُوكِ فَمَا رَأَيْتُ  
مَلِكًا يُعْظِمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعْظِمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا وَاللَّهِ مَا يَحْدُونَ النَّظَرَ  
إِلَيْهِ تَعْظِيمًا لَهُ وَمَا يَتَّخِمُ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيَدْلُكُ بِهَا  
وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتُلُونَ عَلِيَّ وَضَوْئِهِ.

سعادت الدارين، ۳۸۶ جلاء الافہام، ۱۰۳ الشفاء، ۲: ۳۰

مدارج النبوت، ۱: ۵۳۹

جی ہاں..... اس قدر تعظیم و تکریم..... ہیبت و جلال کیوں نہ ہوتا یہ تو لوازمات حمد سے

ہیں..... اور آپ تو محمد ہیں..... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

## تو زندہ ہے واللہ

ہاں ہاں.....! جب میرے کریم آقا ﷺ کی حمد ثابت ہوگئی، تو یہ ہی حمد..... بانگ  
دہل اعلان کر رہی ہے..... کہ تاجدار کائنات ﷺ زندہ و جاوید ہیں..... اور سارا عالم ان  
کے فیوضات سے ہی زندہ ہے، کیونکہ..... حمد..... زندہ کے ساتھ خاص ہے اور..... مدح.....  
زندہ اور غیر زندہ کے ساتھ عام ہے **إِنَّ الْمَدْحَ قَدْ يَحْصُلُ لِلْحَيِّ وَلِغَيْرِ الْحَيِّ**  
**فَثَبَتَ أَنَّ الْمَدْحَ أَعَمُّ مِنَ الْحَمْدِ**

تفسیر الکبیر، ۱: ۲۱۸

سنو سنو.....! قرآن حمید فرقان مجید..... شہداء کی زندگی کا اعلان کر رہا ہے اور تنبیہ فر  
ما رہا ہے کہ ان کو مردہ نہ کہو..... زبان سے کجا..... دل میں بھی ان کی موت کا وہم نہ لاؤ.....  
**﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ط بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ**  
**يُرْزَقُونَ﴾**

آل عمران ۳: ۱۶۹

القرآن الحکیم

شہداء کو زندگی عطا ہوئی..... و انبیاء کے لئے بدرجہ اولیٰ ثابت ہو جائے گی..... اور سید  
الانبیاء ﷺ کی زندگی..... شک و شبہ سے بالاتر ہوگی..... کیونکہ کائنات و عالم بالا میں کسی کا رتبہ  
سرکار دو عالم ﷺ سے ارفع و اعلیٰ نہیں ہے۔

سنو سنو.....! حضور سید الکونین خاتم المرسلین ﷺ کا ارشاد گرامی کس قدر واضح ہے:

**الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ**

الخواص للفتاویٰ، ۲: ۲۶۴

الخصائص الكبرى، ۲: ۲۸۱

انبیاء کرام تو اپنی قبور میں حیات جاودانی کے ساتھ اللہ ﷻ کے حضور نماز ادا کرتے ہیں۔ اے ارباب عقل و دانش..... وہ تو روح کائنات ہیں روح نہ ہو تو بدن ناکارہ و متعفن ہو جاتا ہے..... یہ رنگینیاں یہ نزہتیں..... یہ ہوائیں..... یہ صدائیں..... ہر طرف زندگی ہی زندگی..... کتنی بڑی دلیل ہے..... کہ جسد کائنات میں روح کائنات موجود ہے.....

## جو تیری یاد میں گزر جائے

سنو سنو.....! زلف و لیل کے اسیر و.....! ہر دم حمد محبوب میں مصروف رہو..... کیونکہ حمد حبیب سے نہی وارد نہیں ہوئی..... بعض صورتوں میں مدح کی ممانعت آئی ہے۔  
إِنَّ الْحَمْدَ مَأْمُورٌ بِهِ مُطْلَقًا.

روح المعانی، ۱: ۷۰، الکبیر، ۱: ۲۱۷

جی ہاں..... حمد کسی بھی پہلو سے ممنوع و محذور نہیں ہے..... ان کا ذکر کرو..... ہر دم ذکر کرو..... ان کی یادوں کی خوشبوؤں سے فضائے دل معطر کرو..... ہر لمحہ آباد کرو..... شب و روز ان کے ہجر میں آنسو بہاؤ کیونکہ..... ”قابل دید ہے وہ آنکھ جو جو جتو ہے“  
دن وہی دن اور شب وہی شب ہے جو تیری یاد میں گزر جائے  
جی ہاں.....! وقت سحر کے حسین لمحات میں..... اشک ریزی کے سنگ..... بارگاہ  
صمدیت میں التجا کرو۔

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے  
کھلے آنکھ میری صلیٰ علی کہتے کہتے

## محسن اعظم

حضور سرور عالم ﷺ کی تعریف کرو، کیونکہ ان کا احسان تو ساری کائنات پر ہے۔ لفظ محمد ﷺ..... بڑا واضح اعلان کر رہا ہے کہ ساری کائنات ان کے احسان کی محتاج ہے، کیونکہ وہ محمد ہیں..... ﷺ اور حمد احسان کے بعد ہی ہوتی ہے۔

أَمَّا الْحَمْدُ فَإِنَّهُ لَا يَكُونُ إِلَّا بَعْدَ الْإِحْسَانِ

تفسیر الکبیر، ۱: ۲۱۸

جی ہاں..... کائنات کا ہر ہر وجود اپنے حدوث میں..... بقا میں..... مراتب کمال تک پہنچنے میں..... رحمت مصطفوی کا محتاج ہے..... سنو سنو.....! قرآن کریم اس راز سے نقاب کشائی کر رہا ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ الانبیاء ۲۱: ۱۰۷

کون ہے.....؟ جس پر میرے آقا ﷺ کا احسان نہیں.....؟ اور تو اور ہیں..... انبیاء کرام..... اور مرسلان عظام پر بھی فیوضات الہیہ کو دست مصطفیٰ نے تقسیم کیا ہے..... سنو سنو.....! غوث زماں عارف کامل سیدی عبد العزیز دباغ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

انبیاء..... اولیاء..... مومنین..... سب کے سب اپنی طاقت کے مطابق نور مصطفوی سے سیراب ہوتے ہیں..... ہاں ہاں..... کفار کے اجساد بھی اگر نور سے فیض حاصل نہ کرتے، تو بطن مادر میں ہی جہنم کی آگ ان کو بھسم کر دیتی..... سنو سنو.....! یہی وجہ ہے کہ جہنم

میں پھینکنے سے قبل ان سے نور مصطفوی چھین لیا جائے گا۔

إِنَّهُ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى وَسَقَى الْمَخْلُوقَاتُ وَالْأَنْبِيَاءُ وَالْمُؤْمِنُونَ  
مِنْ نُورِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كُلٌّ عَلَى قَدْرِ طَاقَتِهِ..... وَلَا تَخْرُجُ (جَهَنَّمُ  
إِلَيْهِمْ وَتَأْكُلُهُمْ حَتَّى يُنْزَعَ مِنْهُمْ ذَلِكَ النُّورُ الَّذِي صَلَّحَتْ بِهِ ذَوَاتُهُمْ .

حجة الله على العالمين، ۵۳

حضرت امام بوصیری علیہ الرحمہ کی صدائے عقیدت بھی سن لو:

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُولِ اللَّهِ مُلْتَمِسٌ  
غُرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِّنَ اللَّيْمِ  
وَكَلُّ آيِ اتَى الرُّسُلِ الْكِرَامِ بِهَا  
فَإِنَّمَا أَتَّصَلْتُ مِنْ نُورِهِ بِهِمْ

القصيدۃ البردہ ، شعر ۳۹-۵۲

**ترجمہ:** ”اللہ ﷻ کے تمام رسول آپ کے سمندر سے ایک چلو یا موسلا دھار

بارش سے ایک گھونٹ طلب کرنے والے ہیں.....

.....تمام معجزات جو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام لائے ان کو وہ آپ ہی کے نور سے  
حاصل ہوئے۔“

جی ہاں..... تو جب ساری کائنات پر ان کے احسان ہی احسان ہیں تو سب کے

سب ان کی تعریف میں رطب اللسان کیوں نہ ہوں..... ہاں ہاں..... آپ تو محمد ہیں



## کہ گمان نقص جہاں نہیں

ہاں ہاں..... سید البشر ﷺ..... محمد ہیں..... آپ کی صفات تو صفات کاملہ..... منزہ عن النقائص والعیوب ہیں..... کیونکہ حمد ہوتی ہی صفات کمال پر ہے..... جب صفات کاملہ ہیں، تو ذات بھی کاملہ ہے..... اور کاملہ تبھی ہوگی۔ جب ہر عیب بشریت سے پاک ہوگی.....

ہاں ہاں..... یہ ہی اہل ایمان کا عقیدہ ہے کہ آپ ہر نقص بشریت سے پاک ہیں۔

أَنْ تَكُونَ الصِّفَاتُ الْمَحْمُودَةُ صِفَاتِ كَمَالٍ

روح المعانی، ۱: ۷۰

اس حقیقت میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ آپ کی..... سب کی سب صفات..... صفات کاملہ ہیں..... اس لئے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کے اخلاق حمیدہ..... صفات حسنہ کو قرآن کہا ہے:

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ

السنن الكبرى للبيهقي، ۲: ۴۹۹

مسند احمد بن حنبل، ۶: ۹۱

اتحاف سادة المتقين، ۷: ۹۲-۳۱۸

دلائل النبوة للبيهقي، ۱: ۳۰۹

کنز العمال: ۱۸۳۷۸، ۱۸۷۱۸

الدر المنثور، ۶: ۲۱۰-۲۵۰

البدایہ و النہایہ، ۶: ۳۵

الادب المفرد للبخاری، ۳۰۸

الطبری، ۲۹: ۳

ابن کثیر، ۵: ۴۵۴، ۸: ۲۱۴

اور قرآن حکیم بانگ دہل اعلان کر رہا ہے کہ مجھ میں کوئی عیب..... کوئی ریب.....  
کوئی نقص نہیں..... سنو سنو..... قرآن حکیم سنو.....!

﴿وَالَمْ يَكُنْ لَكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ﴾.....

القرآن الحکیم البقرہ ۲: ۲-۱

آپ کی صفات قرآن میں..... اور قرآن ہر نقص سے منزہ ہے..... مبرا ہے.....  
نتیجہ صاف ظاہر اور واضح ہے، جس کا اعلان سیدنا حسان بن ثابت ؓ کر رہے ہیں

وَإِحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي وَأَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبْرَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

آپ ﷺ سے حسین تر میری آنکھوں نے کبھی نہیں دیکھا۔

آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔

آپ ﷺ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا۔

آپ ﷺ کو اس طرح پیدا کیا گیا جس طرح آپ چاہتے تھے۔

تبھی تو مالک ارض و سما آپ کے قول کو اپنا قول فرما رہا ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ، إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾

القرآن الحکیم النجم ۵۳: ۴-۳

تبھی تو مالک دو جہاں خالق کون کہاں آپ کے فعل کو اپنا فعل کہہ رہا ہے:

﴿وَمَا رَمَيْتْ إِذْ رَمَيْتْ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ﴾

القرآن الحکیم الانفال ۸: ۱۷

## جمال ہی جمال

سبحان الله سبحان الله ..... محمد ﷺ ..... وہی ذات ہے  
..... جس میں کمال ہی کمال ہو..... جمال ہی جمال ہو..... جس کی حیات طیبہ کا ہر لمحہ حسن ہی  
حسن ہو..... جن کی زندگی کا ہر ہر گوشہ..... سورج سورج چمکتا ہو..... چنکے اطوار حیات میں  
سے ہر ہر طور طریقہ..... چاند چاند ملتا ہو..... نام ہی ایسا ہے..... جو کمالات کی طرف اشارہ  
کر رہا ہے..... ارے یہ نام لے کر..... کوئی آپ کی برائی کیسے کرے؟..... کرے تو اپنی  
تکذیب خود ہی کرے..... یہ ہی وجہ ہے کہ..... کفار و مشرکین..... مخالفین معاندین آپ کی  
مذمت کرتے..... تو نام محمد سے نہیں..... بلکہ وہ بگاڑ کر اس نام کا مذمم بنا لیتے..... صحابہ  
کرام سماعت فرماتے..... چیں بہ چیں ہوتے..... آکر ان بد بختوں کی ہرزہ سرائی کا تذکرہ  
گوش گزار کرتے..... سید الکونین ﷺ فرماتے..... دیکھو دیکھو..... میرے مالک خالق  
نے قریش کی مذمت و لعنت سے مجھے کس طرح محفوظ کر لیا ہے..... وہ گالیاں مذمم کو دیتے ہیں  
..... وہ لعنتیں مذمم پر کرتے ہیں اور میں تو محمد ہوں..... ﷺ.....

أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يُصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتُمُونَ

مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ.

المشكوة، ۵۱۵

الصحیح البخاری، ۵۰۱:۱

کنز العمال، ۳۱۹۶۸

السنن الكبرى للبيهقي، ۲۵۲:۸

اتحاف سادة المتقين، ۱۶۱:۷

مسند الحمیدی، ۱۱۳۶

القرطبي، ۲۳۰:۲۰۰

دلائل ابو نعیم، ۶۱:۱

دلائل للبيهقي، ۱۰۲:۱

## لُغْوِي حُسْن

داناے سبل ..... ختم رسل ..... مولائے کل ..... ﷺ کا اسم گرامی محمد ہے اس کا مادہ اشتقاق ..... ح.م.د ہے اور باب تَفْعِيل ہے ..... باب تَفْعِيل کا ایک خاصہ کثرت و تکرار ہے ..... ہاں ہاں ..... کثرت مبانی، کثرت معانی پر دلیل ہے۔

كَثْرَةُ الْمَبَانِي تَدُلُّ عَلَى كَثْرَةِ الْمَعَانِي

اور صیغہ اسم مَفْعُول ہے۔

عشاق نے اپنے اپنے پیرایہ میں اس کے ایمان افروز معانی سے نقاب کشائی فرمائی۔ سیدنا محمد ﷺ ..... وہ ذات ہے، جس کے اوصاف حمیدہ بے شمار ہیں۔

مُحَمَّدٌ الَّذِي كَثُرَتْ خِصَالُهُ الْمَحْمُودَةُ

المفردات، ۱۳۱ المنجد، ۱۵۳

الصراح، ۱: ۲۳۷ السيرة الحلیه، ۱: ۸۹

سیدنا ..... محمد ..... ﷺ ..... وہ ذات اقدس ہے جن کی بار بار کثرت سے تعریف کی گئی ہو، جس کی کوئی حد ہی نہ ہو۔

وَمِنْهُ مُحَمَّدٌ كَانَهُ حَمْدٌ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ قُلْتُ إِلَى مَا لَا نِهَائَةَ لَهَا

منتہی الادب، ۱: ۲۷۳ لسان العرب، ۳: ۱۵۶

جواهر البحار، ۲: ۳۳۵-۳۵۹ روح البيان، ۷: ۲۲۰

السيرة الحلیه، ۱: ۸۷ جمع الوسائل، ۲: ۱۸۱

سیدنا ..... محمد ..... ﷺ ..... وہ ہستی ہیں جو تمام محاسن و کمالات اور محامد تعریفات

سے معمور ہیں۔

مُحَمَّدٌ هُوَ الْمُسْتَعْرَفُ لِجَمِيعِ الْمَحَامِدِ

روح البیان، ۲: ۱۰۳ معالم التنزیل، ۱: ۳۵۸

یہ اسم مبارک بباغ دہل اعلان کر رہا ہے کہ تاجدار مدینہ سرور سینہ ﷺ کے اوصاف..... محاسن..... مناقب و محامد..... فضائل و خصائل..... شمائل و فضائل..... اتنے کثیر ہیں..... جن کی کوئی بدایت، نہ نہایت، یہ احصاء و شمار کے پیمانوں سے بہت ہی ورا ہیں..... دفتروں کے دفتر ختم ہو گئے..... عمریں انتہا کو پہنچ گئیں..... لیکن تاجدار کائنات ﷺ کے ایک وصف کی توضیح کامل..... تشریح اکمل نہ ہو سکی۔

دفتر تمام گشت، پاپاں رسید عمر

ماہم چناں در اول وصف تو ماندہ ایم

اور

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے

تیری توصیف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

## کلمات اللہ

ہاں ہاں..... یہ اوصاف و کمال ہی تو ہیں..... جن کو قرآن حکیم..... کلمات اللہ سے

ملقب فرما رہا ہے.....

مدارج النبوت، ۱: ۱۴۳

ہاں ہاں..... عقل و خرد پر ناز کرنے والو..... قلم میں بنا لو..... زمین بھر کے درختوں کی قلمیں بنا لو..... سیاہی تیار کر لو..... زمین بھر کے سمندروں کی سیاہی تیار کر لو..... اوراق لے لو..... کائنات بھر کے اوراق لے لو..... اب بیٹھ جاؤ..... اور اوصاف مصطفیٰ ﷺ رقم کرو..... قلم گھس گھس کر فنا ہو جائیں گے..... سیاہی ختم ہو جائے گی..... اوراق لبریز ہو جائیں گے..... عمریں انتہا کو پہنچ جائیں گی..... لیکن یہ اوصاف و کمالات منتہی نہ ہو گے..... ارے یہ ختم بھی کیسے ہوں..... ان کو عطا فرمانے والا غالب بھی ہے اور حکیم بھی۔

﴿ وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ط إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴾

لقمن ۲۷:۳۱

القرآن الحکیم

جی ہاں..... تاجدار کائنات ﷺ تو چودہویں رات کا چاند ہیں..... جس طرف سے بھی دیکھو گے..... نور ہی نور نظر آئے گا..... ہاں ہاں جگر کائنات میں درخشاں سورج ہیں..... جس کے نور نے دنیا بھر کے مشارق و مغارب کو اپنے جلو میں لے رکھا ہے۔

كَالْبَدْرِ مِنْ حَيْثُ التَّفَّتْ رَأَيْتَهُ يَهْدِي إِلَى عَيْنَيْكَ نُورًا ثَاقِبًا

كَالشَّمْسِ فِي كَبِدِ السَّمَاءِ وَضَوْؤُهَا يَغْشَى الْبِلَادَ مَشَارِقًا وَمَغَارِبًا

اے اہل محبت..... کان لگا کر سنو، کیسی مدہوش کن صدا آرہی ہے:

﴿ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لَكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي

وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ﴾

الكهف ۱۰۹:۱۸

القرآن الحکیم

ترجمہ: تم فرما دو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں۔ جی ہاں! اسی لئے تو امام شرف الدین بو صیری رحمہ اللہ تعالیٰ یہ نغمہ محبت سکھا رہے ہیں:

دعویٰ نصاریٰ..... چھوڑ کر آپ کی عزت و عظمت میں جو ممکن ہو کہہ ڈالو..... کیونکہ فضائل مصطفیٰ ﷺ تو احصاء و استیفا سے ماورا ہیں..... ہاں مگر وہ نہ کہو، جو نصاریٰ نے کہا یعنی الوہیت آپ کے لئے ثابت نہ کرو۔

دَعُ مَا دَعَتْهُ النَّصَارَىٰ فِي نَبِيِّهِمْ  
وَاحْكُم بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيهِ وَاحْتَكِم  
فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ  
حَدٌّ فَيُعْرَبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٍ

القصيدۃ البردہ، شعر ۴۳-۴۵

ہاں ہاں..... سنو سنو..... سلف صالحین کے ارشادات گرامی سنو:

آپ کے اوصاف حسنہ تو گنتی و شمار..... احصاء استقصا کی حدود سے ماورا ہیں۔

فَاَوْصَافُهُ الْحَسَنَةُ لَا تَعْدُ وَلَا تُحْصَىٰ

جواہر البحار، ۳: ۳۳۰

الباجوری، ۲۲

اشعة المعات، ۴: ۴۶۹

شرح الشمائیل للمناوی، ۲: ۱۵۰

المرقاة، ۱۱: ۴۴

المواہب الدنیہ، ۴: ۴۶۹

کشف الغمہ، ۳: ۵۱

مرج البحرین، ۷۳

الزبدۃ، ۵۹

## خلق جمیل اور خلق عظیم

حضور سرور کائنات ﷺ کا اسم گرامی ..... محمد ہے ﷺ ..... یہ پاکیزہ کلام حمد سے مشتق ہے ..... حمد کا ایک معنی حق ادا کرنا ہے ..... اب محمد کا معنی ہوا جس کا حق پورا کر دیا گیا ہو ..... جی ہاں ..... یہ کتنی صداقت سے لبریز حقیقت ہے ..... کہ قدرت کی جانب سے انسان کو ..... جس سرحد کمال تک پہنچانا مقصود تھا ..... اور انسان کا رب کائنات پر ..... جو حق تخلیق مقرر تھا ..... وہ اس مقصود آفرینش ﷺ پر پورا کر دیا گیا ..... علم و عمل ..... خلق خلق ..... ذہن و کردار ..... ارتقاء ذہنی و عملی یہ دو چیزیں ..... خلاصہ انسانیت ..... اور تخلیق کائنات کا لب لباب ہیں ..... اول ثانی کے لیے بنیاد ہے ..... عمل، علم پر ..... کردار، ذہن پر ..... خلق، خلق پر قائم و استوار جس قدر کسی انسان کی خلقی کیفیت مکمل ہوگی ..... اسی قدر خلقی کیفیت راسخ و مستحکم ہوگی ..... ایک کا کمال دوسرے کے کمال کی علامت ..... اور ایک کا نقصان دوسرے کے نقصان کی نشانی ..... تاریخ اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے ..... کہ کردار و اخلاق کی تمام تر جہتوں کی تنظیم و استحکام کی جو مثال ..... رہبر دو عالم ﷺ نے پیش فرمائی ..... عالم انسانیت اس کی نظیر کبھی پیش کر سکی ہے نہ کر سکے گی ..... سنو سنو .....! عرش عظیم کی بلندیوں سے آنے والی صدائے دل پذیر اسی حقیقت پر شہادت بیان فرما رہی ہے

﴿ إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴾

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا

تیری خلق کو حق نے جمیل کہا

تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا



## مخلوق کامل

اے واصفان حبیب کبریا..... ﷺ..... گوش عشق و مستی سے سنو..... ”حمد“ کا  
معنی ”کسی کام کو بھرپور قدرت سے انجام دینا،، بھی ہے۔ نیزہ کا بھرپور وار پڑے..... تو  
عرب کا یہ محاورہ بہت مشہور ہے حَمْدٌ بَلَاءٌ ؕ (میں نے بھرپور وار کیا) اس معنی کے پیش  
نظر سرور کائنات ﷺ کی صورت جمیلہ اور سیرت طیبہ کی روشنی میں بانگ دہل کہا جاسکتا  
ہے..... محمد ﷺ کا معنی..... ”مخلوق کامل“ بھی ہے۔

جی ہاں.....! مدنی آقا ﷺ مخلوق کامل ہیں۔ وہ سارے فضائل و کمالات جو پر  
وردگار عالم نے متفرق طور پر سیدنا آدم ﷺ سے لے کر سیدنا عیسیٰ ﷺ تک  
سارے انبیاء کرام رسل عظام کو عطا کیے گئے، وہ یک جا کر کے اللہ ﷻ نے دامن مصطفیٰ ﷺ  
میں ڈال دیئے۔

سنو سنو.....! محقق عظیم سید محمود الالوسی، قطب الدین رازی  
رحمہما اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے رقمطراز ہیں: وہ سارے خصائص و کمالات جو دیگر انبیاء  
اکرام میں متفرق طور پر موجود تھے، آپ ﷺ نے ان سب کو اپنی سیرت طیبہ میں جمع فرمایا  
وَ حَصَلَ تِلْكَ الْأَخْلَاقُ الْفَاضِلَةُ الَّتِي فِي جَمِيعِهِمْ فَاجْتَمَعَ فِيهِ مِنْ  
خَصَائِلِ الْكَامِلِ مَا كَانَ مُتَفَرِّقًا فِيهِ.

الکبیر، ۱۳: ۷۱

جواہر البحار، ۳: ۲۴۵-۴: ۱۳۰

روح المعانی، ۷: ۲۱۷

جی ہاں کسی حقیقت پسند نے کیسی حقیقت کی ترجمانی کی ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ پید بیضا داری

آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

## سلسلہ اوصاف و محامد

جی ہاں..... محمد کا معنی ہے الَّذِي يُحْمَدُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ..... ”سلسلہ

اوصاف و محامد،،..... اور سنو..... اس سلسلہ کی ابتدا ازل سے ہے..... اور انتہا ابد تک ہوگی

..... اسم گرامی کے معنوی حجاب تلے..... حضور سرور کائنات ﷺ کا زندہ جاوید معجزہ

..... ابتداء عالم ہست و بود سے اپنی حقانیت پر شواہد پیش کر رہا ہے..... اور قیامت کے بعد تک

پیش کرتا رہے گا..... انسانی عقل و خرد دنگ ہے..... کہ اس سلسلہ اوصاف و محامد کی نہ ابتدا نظر

آتی ہے..... نہ انتہا..... اور نہ آئے گی زمانہ جوں جوں..... ترقی کی راہوں پر گامزن ہو رہا

ہے..... اور انسانیت جیسے عروج کی طرف مائل بہ پر عاز ہو رہی ہے.....

یہ اعتقاد و محبت ہی نہیں..... بلکہ عظیم ترین حقیقت ہے کہ اسی قدر کمالات مصطفوی

سے حجابات مرتفع ہو رہے ہیں..... ساری انسانیت..... مسلم ہو یا کافر..... جس قدر بحر تاریخ

کی گہرائی میں اتر رہی ہے..... اسی قدر سیرت طیبہ کو گوہر آبدار ساحل پر چشم انسانیت کو ورطہ

حیرت میں ڈال رہے ہیں..... مادی ترقی و عروج کے ساتھ ساتھ..... اضطراب و التہاب کی

لہریں لمحہ بہ لمحہ شدت اختیار کر رہی ہیں..... جس کے آگے روحانیت کے بندھ باندھنے کی لحظہ

لحظہ احتیاج و ضرورت بڑھ رہی ہے..... اور اس کے لیے انسانیت بے اختیار کاسہ گدائی لئے

جانب گنبد خضر ابڑھ رہی ہے..... اور زبان حال سے اعتراف کر رہی ہے کہ سکون قلب و روح

اسی دہلیز سے میسر آسکتا ہے۔

سو یہ اسم گرامی ایسا معجزہ ہے کہ اس کیفیت انسانیت سے چودہ صدیاں پیشتر نقاب سر رکا چکا ہے..... دنیا کی عمر جس قدر بھی دراز ہو..... کمالات نبوت کا اعتراف کئے بغیر کوئی چارہ نہ ہوگا۔

## مجموعہ خوبی

سبحان الله سبحان الله!..... یہ نام نامی اسم گرامی..... نہ صرف اپنی معنوی وسعتوں کی جہت سے صفت نبوت پر دال ہے..... بلکہ اس حقیقت کو بھی آشکارا کرتا ہے..... کہ ختم نبوت کا تاج بھی انہیں کے سر اقدس پہ سجا ہے..... اخلاقی معراج و کمال..... انبیاء کرام علیہم الصلوہ والسلام کی ممتاز اور مخصوص صفت ہے..... لیکن سیدنا آدم عليه السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ عليه السلام تک..... اپنے کمال علمی اور عروج علمی کی کسی ایک جہت میں مفرد تھے..... لیکن مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ اور صورت طیبہ کا ایک گوشہ ایسے نقطہ عروج پر ہے جہاں تک طائر عقل و فہم کی رسائی ممکن ہے اور دائرہ عبودیت میں نہ ہی جس سے بڑھ کر عروج ممکن و متصور ہے..... آپ پر ہی کمال کل کی انتہا..... اور معارف کا اختتام ہے، جس کے بعد نہ کسی نبی کی حاجت ہے اور نہ رسول کی ضرورت..... جی ہاں.....! خلق و خلق میں یہ رفعتیں کیوں نہ ہوں..... آپ تو محمد ہیں صلی اللہ علیہ وسلم..... مجموعہ خوبی..... اور مخلوق کامل..... اعداء اسلام نے بارہا جستجوئے تنقیص میں..... میدان تاریخ سیرت پر سر پٹ عقل کے گھوڑے بھگائے..... لیکن خائب و خاسر..... نا کام و نامراد پلٹے اور اعتراف

کمال پر مجبور ہو گئے..... سر ولیم میور..... اور مار گو لیسٹ جیسے تشدد بھی بے اختیار پکاراٹھے کہ خواجہء حجاز ﷺ کی تعلیمات..... اور آپ صد اقتوں کی انتہا پر متمکن ہیں..... زمانہ نبوت میں..... سخت ترین دشمن مذموم عزائم سے..... بارگاہ حسن اکمل میں حاضر ہوتے اور ایک نظر کی بھی تاب نہ لاسکتے۔

## بے اختیار تعریف

اے غلامان خواجہء حجاز ﷺ..... گوشِ محبت و عقیدت سے سنو.....! حضور سرور کائنات ﷺ کا اسم گرامی..... محمد..... تحمید سے مشتق ہے..... اور تَحْمِيدُ باب تَفْعِيلِ کا مصدر ہے..... جس کا ایک خاصہ..... بے ساختگی ہے..... کہ کسی فعل کی ایجاد اس طور پر تسلیم کی جائے..... گویا کسی مخفی یا ظاہر قوت نے اس کو منصبہ شہود پر آنے کے لیے مجبور کر دیا ہے..... جیسے صرف پھیر دیا..... کسی طاقت و قوت نے بے اختیار پھیر دیا..... اسی خاصہ کی روشنی میں لفظ محمد..... کا معنی ہوگا..... ”جس کی تعریف و توصیف بے اختیار کی گئی ہو، یہ معنی اسی قوتِ جاذبہ اور کشش کو بیان کرتا ہے..... جو ذاتِ اقدس کے ہر پہلو میں بدرجہ اتم موجود تھی..... تبھی تو یہود کے نامور عالم عبد اللہ بن سلام..... جو نبی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے..... چہرہ انور کی نورانیت دیکھتے ہی..... بے اختیار وہ بے ساختہ پکاراٹھے،

اتنا نور بھرا چہرہ..... کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ .

سنو سنو.....! سیدنا حارث بن عمر والسہمی اپنا مشاہدہ بیان کر رہے

ہیں۔

منی کے مقام پر میں سید العالمین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپ کی زیارت کے لئے مختلف لوگ آرہے تھے..... دیہاتی لوگ آتے..... جو نبی چہرہ انور پر نگاہ پڑتی..... بے اختیار پکاراٹھتے..... یہ تو برکتوں سے لبریز چہرہ ہے۔

فَتَجِيءُ الْأَعْرَابُ فَإِذَا رَأَوْا وَجْهَهُ قَالُوا هَذَا وَجْهٌ مُّبَارَكٌ .

ابو داؤد، ۱: ۲۴۳

## ہر پہلو قابل تعریف

باب تَفْعِيل کی ایک خصوصیت..... سب جہتوں کا استقصا ہے..... جیسے قَتْلَهُ تَقْتِيلاً..... یعنی خوب قتل کیا..... اس خاصہ کی روشنی میں..... اسم گرامی کا معنی ہوا..... ”جس کا جز جز قابل تعریف ہو..... اصلاح نفس..... تدبیر منزل و مدن کی وہ کوئی شاخ ہے، جس کا اعلیٰ نمونہ ذات اقدس میں موجود نہیں..... انبیاء و رسل کا نورانی سلسلہ ایک خاص ترتیب و نظام کے ساتھ ہے..... ہر ایک کسی نہ کسی اخلاقی عرفانی یا انتظامی کمال کی معیت میں جہان آب و گل میں ظاہر ہوئے۔ یہ سلسلہ مقدسہ جب اپنی انتہا کو پہنچا..... ضرورت ہوئی کہ انسانیت کے سامنے ایک ایسا نمونہ کامل پیش کیا جائے..... جو ان تمام صفات کا مجمع اور فضائل کا آئینہ ہو..... جن کی حیات طیبہ میں بیک وقت..... عناصر کی جدت طرازیوں..... ابرو باد کی تہہ دستیاں..... عالم قدس کے انفاس پاک..... توحید ابراہیم..... حسن یوسف..... صبر ایوب

.....گریہ یعقوب.....عجزہ طرازی موسیٰ.....جانوازی عیسیٰ.....موسیٰ نہ مستی.....مسیحانہ  
اخلاق.....نظر آئیں.....بلکہ ان تمام اوصاف میں اپنے متقدمین سے بالاتر ہو۔ آئیے  
آئیے.....کتب سیراٹھائیے.....مدنی آقا ﷺ کی حیات طیبہ کے ایک ایک گوشہ پر  
.....سیرت کا ہو یا صورت کا مستقل باب ہیں۔

## خوش تدبیری

سبحان اللہ سبحان اللہ.....! نور مجسم رحمت عالم ﷺ..... کا اسم گرامی  
محمد ہے..... جس کا مادہ ”حمد“ ہے..... خوش تدبیری..... اور حسن اسلوب کے موقع پر  
بولا جاتا ہے..... اس مفہوم کی روشنی میں..... اسم گرامی کا معنی ہوگا..... جن کے ساتھ خوش  
تدبیری اور حسن اسلوب نے ترقی کی..... آپ کی تعلیم..... آپ کا لایا ہوا دین..... خدا کی  
خاص مرضی سے..... اور خاص تدبیر سے پورے عالم میں پھیل گیا جس کی سرعت اور رفتار ترقی  
سے ہمیشہ کائنات متحیر رہے گی.....

## تو تنہا داری

سبحان اللہ سبحان اللہ.....! مادہ اشتقاق کے اعتبار  
سے..... مفہیم و معانی کی جو وسعت اور فضائل و شمائل پر جو دلالت اسم  
رسالت..... محمد ﷺ کے دامن میں ہے..... وہ انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
اسمائے مبارکہ میں سے..... کسی میں بھی نظر نہیں آتی..... دیکھو دیکھو..... الطاف خداوندی کی  
جولانیاں دیکھو۔

- آدم : (گندم گوں) : جسمانی رنگت پردال ہے۔
- نوح : (آرام) : باپ نے آرام و راحت کا موجب قرار دیا۔
- اسحق : (ہنسنے والا) : ہشاش بشاش چہرے پردال ہے۔
- یعقوب : (پیچھے آنے والا) : اپنے بھائی عیسو کے ساتھ تو ام پیدا ہوئے۔
- موسیٰ : (پانی سے نکالا ہوا) : ان کا صندوق پانی سے نکالا گیا۔
- یحییٰ : (عمر دراز) : عمر کی طوالت پردال ہے۔
- عیسیٰ : (سرخ رنگ) : چہرے کی رنگت پردال ہے۔
- ہاں ہاں پڑھو..... غور سے پڑھو..... ایک بار پھر پڑھو..... سب اسمائے  
طیبہ..... ایک ایک وصف..... اور وہ بھی جسمانی وصف پردال ہیں۔
- اور محبوب کائنات ﷺ کا اسم مبارک..... محمد ﷺ..... (جن کی بار بار  
تعریف کی جائے، جن کے خصال محمودہ کثیر ہوں) ہر ہر نوع کے..... ہر ہر وصف پردال ہے

### 3

## نہ آدم یافتے توبہ

1۔ کلید بخشش

2۔ گلزارِ ہست و بود

3۔ وصیت ابو البشر ﷺ

4۔ نہ نوح از غرق نجینا

5۔ صدائے دلنواز

6۔ تسخیر کائنات

7۔ چاہِ کنعان

8۔ دعائے خلیل

9۔ لاکھوں برس پہلے



اگر نام محمد ﷺ را نیاوردے شفیق آدم  
نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق نچینا

نہ ایوب از بلا راحت، نہ یوسف حرمت و حشمت  
نہ عیسیٰ راجح آمد، نہ موسیٰ را ید بیضا

ز سر سینه اش جامی، آلم نشوخ لک بر خواں  
ز معراجش چہ می پرسی کہ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى

علامہ عبد الرحمن جامی رحمہ اللہ تعالیٰ

## کلید بخشش

سبحان الله سبحان الله.....! یہ نام نامی اسم گرامی کیسی عظمتوں کا امین ہے

.....جی ہاں..... ابو البشر سیدنا آدم..... ﷺ..... حکمت الہیہ سے..... مشیت

ایزدی کے تحت..... لغزش کے مرتکب ہوئے تو بارگاہِ صمدیت میں عرض کنا ہوئے:

..... اے پروردگار عالم! رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لِي

اپنے محبوب کریم..... ﷺ..... کے توسلِ جلیلہ اور تفضلِ نبیلہ سے مجھے بخشش کی

خیرات عطا فرما۔ پاکگاہِ جلال و جبروت سے آواز آتی ہے:

محمد..... ﷺ..... کون ہیں؟ اے ابو البشر! (ﷺ) تو نے انہیں کیسے

پہچانا.....؟ عرض کی..... اے پروردگار عالم.....! جب تو نے میری خلقت تام کی..... اپنے

دستِ قدرت سے میری تخلیق مکمل فرمائی اور میرے نفسِ عنصری میں طائرِ روح نے پرواز

شروع کی، تو میں نے اپنے سر کو اوپر اٹھایا۔ میری نگاہِ پایہِ عرش پر جا رکی، وہاں میں نے لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ مکتوب دیکھا

رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِكَ فَإِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

میں فوراً پہچان گیا کہ اس نام والے کو تیری بارگاہ میں انتہائی کرامت حاصل ہے

اور تیرے دربار میں ساری مخلوق سے بڑھ کر اس نام والے کی تعظیم و تکریم ہے۔ کیونکہ تو نے

اس کے نام نامی کو اپنے اسمِ مقدس کی مقارنت و مقاربت عطا فرمائی ہے۔

سنو سنو.....! پاکگاہِ جلال و جبروت سے عنایتوں سے لبریز صدائے مسرت آرہی

ہے۔ دیکھو دیکھو.....! دریائے رحمت جوش میں آرہا ہے..... ہاں ہاں.....! جو نبی ابو

البشر یہ فرماتے ہیں، ابر کرم بھاگ کر اپنے دامن رحمت میں سمیٹ لیتا ہے.....

نَعْمُ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ

ہاں ہاں.....! اے ابو البشر.....! ہماری چادر مغفرت نے تیری لغزش کو

ڈھانپ لیا..... اے ابو البشر.....! یہ ذات بابرکات آپ کی ذریت سے ختم نبوت

کی مسند پر فرش ہے..... اگر یہ ہستی مقدس نہ ہوتی تو تجھے بھی پردہ عدم سے منصہ وجود پر نہ

لایا جاتا: وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَلَوْلَا هُ لَمَا خَلَقْتُكَ .

الخصائص، ۱: ۶ الکنز المدفون، ۱۸۸ حجة الله على العالمين، ۲۱۰-۲۲۹

الوفاء، ۱: ۳۳ نسيم الرياض، ۲: ۲۲۴ مطالع المسرات، ۱: ۱۰۱

وفاء الوفاء، ۴: ۱۳۷۲ شفاء السقام، ۱۶۱-۱۶۲ المستدرک، ۲: ۶۱۵

مجموعۃ الفتاوی، ۲: ۱۵۰ جواهر البحار، ۲: ۳۷۰ سعادت الدارين، ۳۸۸

الباجوری علی البرد، ۲۶: ۲۶ القرطبي، ۱: ۳۲۴ مدارج النبوة، ۱: ۴۶۱

اگر نام محمد رانیا وردے شفیع آدم نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق نچینا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## گلزار هست و بود

دیکھو دیکھو..... چشم تصور سے..... دیکھو..... پروردگار عالم نے سیدنا آدم ﷺ کو

خلعت وجود عطا کی..... اپنی نگاہیں واکیں..... عرش الہی پر یہ اسم مبارک مرقوم پایا..... عرض

کی..... مولائے کریم..... تیری بارگاہ قدس میں مجھ سے مکرم بھی کوئی ذات ہے.....؟ فرمایا:

ہاں.....! یہ اسی ذات محترم کا نام ہے..... جو تیری اولاد سے ہوں گے..... لیکن میری بارگاہ میں تجھ سے زیادہ قدر و منزلت کے حامل ہوں گے..... اے ابو البشر! اگر یہ نہ ہوتے، نہ آسمان ہوتے نہ زمین..... نہ جنت نہ دوزخ..... اور پھر آپ کی پسلی سے سیدہ حوا علیہا السلام کو پیدا کیا..... ہم جنس کو دیکھا..... قلبی میلان ہوا..... عرض کی: رحیم و کریم پروردگار..... ان کو میری زوجیت میں دے دو..... فرمایا پہلے حق مہر..... ادا کرو..... باری تعالیٰ کیا ادا کروں؟ ابو البشر.....! اس اسم والے پردس مرتبہ تحفہ درود بھیجو.....

گلستان انسانیت میں یہ رنگا رنگا پھول جو ورطہ حیرت میں ڈال رہے ہیں، یہ اسی نام کا تصدق ہیں..... یہ اسی نام والے کا توکل ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ حَوَاءَ مِنْ ضِلْعِهِ رَفَعَ بَصْرَهُ فَرَأَى خَلْقًا مَّا يَشْبَهُهُ خَلْقٌ وَقَدْ رَكِبَ اللَّهُ فِيهِ شَهْوَةً.

فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ يَا رَبِّ مَا هِيَ؟

قَالَ: حَوَاءُ

قَالَ: فَزَوَّجْنِيهَا قَالَ فَاْمَهْرُهَا

قَالَ: وَمَا مَهْرُهَا؟

قَالَ: اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ صَاحِبِ الْاِسْمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ.

## وصیت ابو البشر

سنو سنو.....! اسم رسالت کس قدر عظیم تر ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اولاد کو اس نام پاک کے ذکر کی وصیت کر رہے ہیں..... وصیت کیوں نہ ہو..... انبیاء کرام کو نبوتیں، رسولوں کو رسالتیں اسی نام والے کے تصدق سے ملی ہیں۔

اے اولاد آدم.....! تم بھی لمحہ لمحہ ان کو یاد کرو..... تمہیں بھی کائنات کی جمیع نعمتیں ان کے دامن اقدس سے میسر آئی ہیں..... جی ہاں، ابو البشر ﷺ..... شیث الطیب ﷺ کو فرما رہے ہیں:  
اے میرے لخت جگر..... اے میرے نور نظر..... میرے بعد..... خلافت و جانشینی کی مسند پر فروکش ہو گئے..... سنو.....!

عمار تقوی..... عروہ ثقی..... کو تھامے رکھنا..... جب بھی تم خدا کا ذکر کرو..... ساتھ ہی اسم محمد کو یاد کرنا..... یہ اسم گرامی..... میری تخلیق سے قبل پایہ عرش پر لکھا ہوا تھا..... اور میں نے اسے کائنات بالا کی ہر چیز پر دیکھا ہے۔،

إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ عَلَيَّ آدَمَ عَصِيًّا بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ  
ابْنِهِ شَيْثٌ فَقَالَ يَا بَنِيَّ أَنْتَ خَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي فَخُذْهَا بِعِمَارَةِ التَّقْوَى وَالْعُرْوَةِ  
الْوُثْقَى فِكُلَّمَا ذَكَرْتَ اللَّهَ فَادْكُرْ إِلَيَّ جَنْبِهِ اسْمُ مُحَمَّدٍ فَإِنِّي رَأَيْتُ اسْمَهُ  
مَكْتُوبًا عَلَيَّ سَاقِ الْعَرْشِ وَأَنَا بَيْنَ الرُّوحِ وَالطِّينِ

المواهب مع الزرقانی، ۳: ۱۵۶، ۵: ۲۴۳

الخصائص الكبرى، ۱: ۶

مدارج النبوت، ۱: ۴۶۱

## نہ نوح از غرق نجینا

سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ.....! اس نام اقدس کی برکات کا بادل تو اہم سابقہ پر بھی چھم چھم برسا ہے، تو امت مصطفوی پر یہ بارش کیوں نہ جل تھل کرے گی.....؟

کفار کی ہلاکت و بربادی کے لئے طوفان کی آمد آمد ہے..... نوح نجی اللہ

..... ﷺ کو حکم دیا جا رہا ہے: ایک ہزار ایک سو بیس تختے ترتیب دو، اور ہر تختہ پر ایک نبی کے اسم گرامی کو لکھو..... نجی اللہ..... ﷺ تعمیل حکم الہی میں سب ہی تختوں پر نام لکھ چکے ہیں..... جو نبی صبح صادق اپنے رخ سے شب و بجزور کا نقاب سر کا کر دیکھتی ہے..... تمام کے تمام اسمائے گرامی جو ہو چکے ہیں..... نوح ﷺ دوبارہ لکھ رہے ہیں..... پھر جو نبی عروس دلہن گھونگھٹ اٹھاتی ہے، تختے صاف ہو جاتے ہیں۔ استعجاب و اضطراب کی ممتزج کیفیت کے ساتھ متفکر ہیں۔

حکم الہی پہنچتا ہے..... اے نوح.....! ہمارے نام سے افتتاح کرو..... اور ہمارے محبوب ﷺ کے نام پر اختتام کرو..... اس طرز پر تعلیم الہی کے مطابق جب تمام اسمائے مبارک نقش ہو چکے، تو آواز آئی اے نوح..... اب ہاں اب تمہاری کشتی پایہ تکمیل کو پہنچی..... يَا نُوحُ الْآنَ قَدْ تَمَّتْ سَفِينَتُكَ

الکنز المدفون، ۱۸۸، الخصائص الكبرى، ۷: ۱، معارج النبوة، ۲: ۳۱

یہ اسم رسالت کا ہی فیضان تھا کہ اس ہلاکت خیز طوفان سے محفوظ سفینہ نوح کنارے لگا۔۔۔۔

عَنْ خَوَاصِّ اسْمِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سَفِينَةَ نُوحٍ قَدْ جَرَتْ بِهِ

الزرقانی علی المواہب، ۱۵۶:۳

اگر نام محمد رانیا وردے شفیج آدم

نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق نچینا

## صدائے دلنواز

سیدنا داؤد عليه السلام..... صحیفہ سماوی..... زبور..... کی تلاوت کرتے ہیں..... ایک نور عظیم کا مشاہدہ کرتے ہیں..... محراب خوشی و مسرت سے محور قص ہو جاتا ہے..... قلب و جگر میں راحت و اطمینان کے گلاب کھل اٹھتے ہیں۔

اے رب ذوالجلال..... یہ نور عظیم..... کیسا ہے؟

پانگاہ جلال و جمال سے..... ندا آتی ہے:

یہ نور محمدی ہے..... جس کے طفیل سے گلستان کائنات کو وجود پہنایا گیا ہے.....

سیدنا داؤد عليه السلام..... یہ ندائے محبت سن کر پکار اٹھتے ہیں:

یا محمد..... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو طائران فضا..... جنگل کے وحوش و بہائم..... کوہ دشت..... صحراء و بن..... زمزمہ

خوال ہوتے ہیں:

اے داؤد..... آپ نے سچ فرمایا۔ صَدَقْتَ يَا دَاوُدُ.....

معارج النبوت، ۲:۳۶

ہاں ہاں.....! سنو سنو..... قرآن حکیم سے صدائے دلنواز آرہی ہے۔

﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرُ﴾ سبا ۳۴: ۱۰

ترجمہ: بیشک داؤد کو ہم نے اپنا بڑا فضل عطا فرمایا۔ اے پہاڑو، اے پرندو! اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو۔

## تسخیر کائنات

اہل نظر..... روزن عشق سے..... قرطاس تاریخ پر..... نظر کے گھوڑے دوڑا کے  
دیکھو..... اہل خرد و دانش..... اس نام نامی اسم گرامی..... کا باران برکات..... کس چیز پر نہیں  
رسا۔ سیدنا سلیمان..... تمام روئے زمین پر حکمرانی کرتے تھے..... جن و  
نس..... چرند و پرند..... سب کے سب..... خدمت اقدس..... میں دست بستہ نظر آتے ہیں  
..... یہ شاہی حکمرانی..... یہ تعظیم و ادب یہ شان شوکت..... یہ کروفر..... تو آپ کی اس انگشتی  
کا تصدق ہے..... جس پر نام اقدس مرقوم منقوش ہے..... وَكَانَ بِهِ انْتِظَامَ مُلْكِهِ.....  
ہاں ہاں..... تبھی تو جو نہی یہ انگشتی اتارتے..... شاہی امور میں تغیر و تبدل..... اور  
حاصلات حکومت دگرگوں ہونے لگتے.....

وَكَانَ عِنْدَ نَزْعِهِ يَتَنَكَّرُ عَلَيْهِ أَمْرُ النَّاسِ

ہاں ہاں یہی..... انگشتی..... چند ایام کے لئے گم جاتی ہے، تو ساتھ ہی شاہی بھی  
ختم ہو جاتی ہے..... اور جو نہی واپس ہوتی ہے وہی راج و بادشاہت کے پرچم لہرانے لگتے  
ہیں۔ سیدنا سلیمان..... بھی اس حقیقت باہرہ..... سے آشنا تھے..... تبھی تو ادب و



احترام کا یہ عالم تھا کہ قضائے حاجت..... اور مباشرت کے وقت، یہ انگشتری اتار لیتے تھے۔

يَنْزَعُهُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَإِذَا جَامَعَ .

جی ہاں.....! میری مدنی سرکار..... ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

كَانَ نَقْشُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ .

ترجمہ: اس کا نقش لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ تھا۔

الكنز المدفون، ۱۸۸ حجة الله على العالمين، ۲۱۱ سعادت الدارين، ۳۸۸

## چاہ کنعاں

حکمت الہیہ..... کے بھی عجیب سر بستہ راز ہیں..... ماہ کنعاں..... فرزندِ یعقوب

ﷺ سیدنا یوسف علیہ السلام چاہ کنعاں میں ہیں..... یہ عجیب و غریب..... ابتلاء و آزمائش ہے

..... اب احوال غیبیہ کے چہروں سے دبیز پردے سرک رہے ہیں..... درجاتِ جنت..... حور

قصور..... کا مشاہدہ فرما رہے ہیں..... عرشِ علا کو ملائکہ کی نوری جماعت کے جلو میں دیکھ رہے

ہیں..... عرشِ الہی کے گردا گرد تجمید و تقدیس کے..... نورانی ماحول کا نظارہ کرتے ہیں

..... ملائکہ کا ایک جم غفیر..... انبوء کثیر..... بحر استغفار میں غرق ہے..... اور اب مقصود کائنات

ﷺ اور آپ کی امت کے بارے میں استفسار ہوتا ہے..... پانگاہِ رافت و رحمت سے آواز

آ رہی ہے: ”وہ تو نبی رحمت ہیں..... وہ تو شفیع امت ہیں۔“

اے پروردگار عالم.....! ان کے تصدق سے ﷺ اس ابتلاء میں کامرانی عطا

فرما..... بس یہ کہتے ہی..... اسم گرامی..... نام نامی کی برکت سے..... چاہ کنعاں میں ایک

درخت پھوٹ رہا ہے..... برگ بار پیدا ہو رہے ہیں..... اس درخت کے پھل پک رہے ہیں  
ہاں ہاں..... اسی ذات قدسی صفات کی برکات سے اس کنوئیں سے نجات ملتی  
ہے..... اور اسی ہستی مقدس کے تفضل سے منازل رفیعہ اور مقامات مدیہ پر جلوہ گر ہوئے ہیں  
اے مرد مسلمان.....! تو بھی چاہ دنیا میں پڑا ہے..... ارے یہ تو کمرہ امتحان  
ہے..... تیری منزل مقصود تو زلف و ایل کی گھنیری چھاؤں والے فرادیس بہشت ہیں..... اسی  
نام اقدس کا صدقہ مانگ، کامیابیاں اور کامرانیاں تیرے قدم چومیں گی۔ معارج النبوت، ۲: ۳۴

## دعائے خلیل

سبحان اللہ سبحان اللہ.....! سیدنا ابراہیم خلیل اللہ ﷺ  
..... کے ذکر پاک کو دوام و استمرار حاصل ہے..... جب تک تاجدار حرم پر ﷺ درود  
وسلام کے برگہائے گلاب نچھاور ہوں گے..... اس اعزاز و اکرام میں سیدنا ابراہیم  
خلیل اللہ ﷺ شامل ہوں گے..... یہ اعزاز..... عظیم اعزاز ہے..... لیکن یہ اعزاز عظیم  
..... اسی نام اقدس..... محمد ﷺ کے وسیلہ سے میسر ہوا.....

سیدنا ابراہیم خلیل اللہ ﷺ نے عالم رویا میں..... جنت و بہشت کو دیکھا  
..... عجیب و غریب منظر تھا..... جنت کے ہر درخت پر..... یہ ہی اسم گرامی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ..... کے ضمن میں اپنی کرنوں سے نگاہ کائنات کو خیرہ کر رہا ہے۔

جبرائیل سے یہی استفسار کیا گیا..... جنت کے ہر شجر پر یہ کن کا نام ہے۔ تعارف  
ہوا ہوگا..... ضمن امت مصطفیٰ ﷺ کا بھی تذکرہ ہوا ہوگا۔ تبھی پروردگار عالم کی بارگاہ قدوسیت

میں..... عرض پرداز ہیں..... اے رب کریم امت مصطفیٰ ﷺ کی زبانوں پر میرا ذکر جاری کر دے۔ اے لوگو.....! یہ ابدیت ذکر..... اسی نام اقدس کا ہی صدق ہے۔

رَأَى الْجَنَّةَ فِي الْمَنَامِ وَعَلَى أَشْجَارِهَا مَكْتُوبٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ  
رَسُولُ اللَّهِ وَسَأَلَ جِبْرَائِيلَ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَهُ عَنْ حَالِهِ فَقَالَ يَا رَبِّ اجْرِ  
ذِكْرِي عَلَى لِسَانِ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ

سعادۃ الدارین، ۴۰۴

## لاکھوں برس پہلے

سنو سنو.....! رب کائنات اپنے کلیم سے ارشاد فرما رہا ہے..... اے میرے کلیم  
.....! جو مجھے میرے حبیب محمد ﷺ عدم آگہی کی صورت میں ملے گا..... اس کو میں جہنم  
کی دہکتی ہوئی آگ میں جلاؤں گا۔ مَنْ لَقِينِي وَهُوَ جَاهِلٌ بِمُحَمَّدٍ أَدْخَلْتُهُ النَّارَ.  
اے رحیم کریم پروردگار.....! وہ محمد ﷺ کون ہیں.....؟ جن سے آشنائی  
جنت..... اور عدم آگہی جہنم ہے..... اور صدائے محبت آئی..... اے میرے کلیم..... اس ذات  
اقدس سے بڑھ کر کوئی ذات میری بارگاہ میں مکرم محبوب نہیں ہے..... سنو سنو.....! ان کا نام  
نامی اسم گرامی اپنے نام اقدس کے ساتھ..... آسمان و زمین..... شمس و قمر..... کی تخلیق سے  
لاکھوں برس پہلے..... عرش علی کی رفعتوں پر لکھا۔

يَا مُوسَى وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا خَلَقْتُ أَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْهُ كَتَبْتُ اسْمَهُ مَعَ  
اسْمِي عَلَى الْعَرْشِ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ بِالْفِي  
أَلْفِ سَنَةٍ. زرقانی علی المواہب اللدنیہ، ۳: ۱۵۶ حجة الله على العالمين، ۳۰

## 4

گتتی تسکین ہے وابستہ تیرے نام کے ساتھ

1۔ وجہ تسکین قلوب

2۔ اضطراب عرش

3۔ التجائے عرش

4۔ اختلاج قلب

صَلِّ عَلَيَّ هِيَ نَامِ مُحَمَّدٍ فِي كَيْفِ الْاَثَرِ  
دِرْمَانِ دَلِّ عَلِيٍّ وَ حَزِينِ مَلُولِ كَا

داغ دهلوی۔ ۱۹۰۵ء

نبی کے نام کی لذت پہ ہو دور و دو سلام  
زبان کو لطفِ شرابِ طہور ملا ہے

ماہر القادری

کتنی تسکین ہے وابستہ تیرے نام کے ساتھ  
نیند کانٹوں پہ بھی آجاتی ہے آرام کے ساتھ

## وجہ تسکین قلوب

زندگی..... تو دکھوں کی مالا ہے..... زندگی تو کانٹوں کی بیج ہے..... زندگی..... تو غموں اور آہوں کا نام ہے..... زندگی..... تو دکھوں کا افسانہ ہے..... زندگی تو کرب کی حکایت ہے..... عدم اطمینان اور بے سکونی زندگی کا ہی دوسرا نام ہے..... جسے دیکھو..... وہی آفت رسیدہ..... جسے پوچھو..... وہی مارگزیدہ..... جسے ملو..... وہی لرزیدہ و ترسیدہ..... ہر جگہ آسمان زندگی پر کرب کے بادلوں کے ہی گہرے سائے ہیں..... کتنوں کا نشیمن زندگی کرب و آلام کی برقِ خاطر ہے..... خاکستری کر رہی ہے..... کتنوں کی فصلِ نشاط کو سیلابِ غم بہا کر لے گیا..... کتنوں کے گھر پریشانیوں کی آندھیاں اجاڑ گئیں..... ہر کوئی سکون کی جستجو میں ہے..... ہر کوئی اطمینان کی تلاش میں سرگرداں ہے..... ہر ایک قرار دل کے پیچھے مارا مارا پھر رہا ہے..... لیکن یہ گوہرِ نایاب ہو گیا ہے..... ہزار ڈھونڈنے سے ہاتھ نہ آیا۔

یہ گمشدہ ہیرا کیسے ملا.....؟ اس کی تلاش تو چمکتے ہوئے سکون میں ہو رہی ہے..... اس کو تو قصورِ محلات میں ڈھونڈا جا رہا ہے..... اس کی جستجو تو گاڑیوں..... بلوں اور فیکٹریوں میں ہو رہی ہے..... اے سکونِ قرار کے متلاشیو.....! سنو سنو.....! صحیفہٴ قدس کی پکار تمہاری تلاش کی راہوں کی راہنمائی فرما رہی ہے اور جھنجھوڑ جھنجھوڑ کروا کر رہی ہے۔

خبردار! خبردار.....! دل کا اطمینان تو فقط نامِ حبیب میں ہے..... ذکرِ حبیب میں

ہے..... ﷺ ﴿..... لَا يَذُكِرُ اللَّهُ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ (الرعد ۱۳: ۲۸)

ہاں ہاں.....! یہ صداقت ہی صداقت ہے، الجھ کیوں رہے ہو؟

ذکر اللہ..... تو تا جدار مدینہ کا ہی اسم گرامی ہے..... ﷺ

فَعَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (ال.....) قَالَ هُوَ مُحَمَّدٌ.....

ﷺ..... وَأَصْحَابِهِ..... مطالع المسرات، ۱۱۷ مواعظ اللدنیہ، ۳: ۱۳۰

## اضطراب عرش

سبحان اللہ سبحان اللہ.....! سید الکونین ﷺ..... کا اسم مبارک تسکین

جان حزیں ہے..... اس مقدس اسم سے..... اضطراب کی شدید آندھیاں تھم جاتی ہیں.....  
بے قراریاں کوچ کر جاتی ہیں.....

دیکھو دیکھو.....! طول و عرض و عمق کی جہت سے..... کائنات کا عظیم ترین فرد  
عرش ہے..... خالق کائنات نے اس کو پرودہ و جوہر پر ظاہر کیا..... یہ عرش عظیم..... خوف زدہ  
ہے..... رعب و جلال سے کانپ رہا ہے..... اب ایک پایہ پر..... لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... رقم کیا  
جاتا ہے..... ہیبت میں اضافہ ہوتا ہے..... ارتعاش و ارتعاد میں..... شدت کی لہریں جنم لیتی  
ہیں..... اسی حالت غیر میں ہی..... مُحَمَّدٌ رُسُولُ اللَّهِ..... ﷺ دوسرے پائے پر نقش کیا  
جاتا ہے..... فوراً اضطراب، سکون میں..... اور بیقراری، طمانیت میں بدل جاتی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ الْعَرْشَ اضْطَرَبَ فَلَمَّا كَتَبَ عَلَيْهِ اسْمَ مُحَمَّدٍ

ﷺ فَسَكَنَ

الکنز المدفون، ۱۸۷	الخصائص الكبرى، ۱: ۷	شیخ زادہ علی البردة، ۷۱
جواهر البحار، ۲: ۳۳۸	سعادۃ الدارین، ۳۹۲	شجرة الکون، ۱۷
السيرة النبویه، ۱: ۷	السيرة الحلییه، ۱: ۲۴۳	مخزن چشت، ۷۳

## التجائے عرش

ارے دیوانو.....! ارے مستانوں.....! محبت کے کانوں سے وجد آفریں کلمات  
سماعت کرو..... جو عرش عظیم نے اس حوالے سے..... تاجدار کائنات ﷺ کے حضور  
پیش کئے..... اے میرے آقا..... آپ کا اسم مبارک میرے قلب حزیں کے لئے  
امان ہے..... میرے سر کے لئے طمانیت..... میرے قلق کے لئے حرز جاں ہے..... جب  
آپ کے اسم اقدس کی برکات اس قدر ہیں..... تو پھر آپ کی رس بھری نگاہوں کے فیوضات  
کا عالم کیا ہوگا.....؟ میری جانب بھی نگاہ کرم فرمائیے..... آپ کے سر اقدس پر تور حـمـة  
للعالمین کا تاج ہے، اپنی رحمت کاملہ سے میرا دامن حیات لبریز فرمائیں.....

فَكَانَ اسْمُكَ اَمَانًا لِقَلْبِي وَطَمَانِيْنَةً لِّسِرِّي وَرُقِيَّةً لِقَلْقِي فَهَذِهِ بَرَكَةٌ  
وَضَعِ اسْمِكَ عَلَيَّ فَكَيْفَ اِذَا وَقَعَ جَمِيْلٌ نَظْرِكَ اِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ  
الْمُرْسَلُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنْ نَّصِيْبٍ فِيْ هَذِهِ اللَّيْلَةِ .

شجرة الكون، ۱۷

## اختلاج قلب

جی ہاں..... اسم رسالت میں سکون ہی سکون ہے..... یہ اسم گرامی..... بدن کی  
بیقراری..... کے لئے بھی باعث سکون ہے..... اور روح کے اضطراب کے لئے بھی..... اس  
لیے کہ..... بے قراری اور بے سکونی..... اصل کی دوری سے ہوتی ہے..... ہر چیز جب اپنی  
اصل پر پہنچتی ہے..... تو دولت سکون سے اپنا دامن لبریز کر لیتی ہے..... پرویس میں آدمی بے



قرار ہوتا ہے..... ویس میں آکر مطمئن ہو جاتا ہے..... دریاؤں کا پانی بے گھر ہوتا ہے..... بہتا ہے..... بے قرار ہوتا ہے..... مگر سمندر کا پانی پرسکون ہوتا ہے، کیونکہ یہ اپنے وطن میں ہوتا ہے..... حضور سرور کائنات ﷺ..... ساری کائنات کی اصل ہیں..... اس سے چین آنا ہی چاہیے۔

کسی کو اختلاج قلب کا مرض ہو تو مریض اپنے دل کی جگہ پر یہ آیت انگلی سے لکھ لے یا لکھو الے:- ﴿الَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾

اور یا محمد ﷺ کی بار بار تلاوت کرے..... اِنْ شَاءَ اللَّهُ الْعَزِيزُ.....

اختلاج قلب سے آرام آجائے گا۔ شان حبیب الرحمن، ۸۳

سبحان الله سبحان الله..... سید الکونین ﷺ کا اسم

گرامی..... بے قرار دلوں کا سکون ہے..... انسان اول سیدنا آدم ﷺ کو زمین پر اتارا

گیا..... آپ تنہائی اور اکیلے پن سے وحشت محسوس کرنے لگے..... جب اسرائیل ﷺ

اترے..... اذان کہنے لگے..... جب شہادت ثانیہ..... أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

کے کلمات ادا کئے..... تو پوچھنے لگے، یہ محمد ﷺ کون ہیں.....؟ یہ سوال کر کے یہ یقین

حاصل کرنا مقصود ہوگا کہ کیا یہ وہی ذات اقدس ہے، جن کے اسم گرامی کو آسمان کی ہر شی پر لکھ

دیا گیا ہے:

نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرَائِيلُ فَنَادَى بِالْأَذَانِ (أَشْهَدُ أَنْ

مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ) قَالَ آدَمُ وَمَنْ مُحَمَّدٌ..... ﷺ

الخصائص الكبرى، ۱: ۸

السيرة الحلیبیه، ۱: ۲۴۳

اس اسم مبارک سے سیدنا آدم علیہ السلام کو سکون عطا ہوا۔

## 5

# تَسْمُوا بِاسْمِيْ

1۔ حسن انتخاب

2۔ اعجاز اسم رسالت

3۔ نوید جنت

4۔ دوبار تقدیس

5۔ جہالت

6۔ توہین عشق

7۔ برکات

8۔ اولاد زریںہ

9۔ فراوانی رزق

10۔ پیش گوئی

11۔ اعزاز ہی اعزاز

فَإِنَّ لِي ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِيَّتِي  
مُحَمَّدًا وَهُوَ أَوْ فِي الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

امام محمد شرف الدین بوصیری علیہ الرحمہ

میرا نام محمد ہونے کی وجہ سے آپ سے میرے لئے امان ہے۔  
اور آپ تو وعدہ وفا کرنے میں اوفی الخلق ہیں۔

منظوم ترجمہ:

آپ سے ہے عہد اور ہے نام کی نسبت حضور  
آپ ہیں وعدہ وفا رکھیں گے محشر میں بھرم

## حسن انتخاب

گلشن زیست میں..... شاخ تمنا پر..... جو نہی گل گلاب کھلتا ہے..... والدین اعزہ اقارب کے چہروں پر..... سچی مسرتیں رقص کرنے لگتی ہیں..... لبوں پر مسکراہٹیں بکھرتی ہیں..... جبینتیں خوشیوں سے چمکتی ہیں..... آنکھوں میں عجیب سا خمار نظر آتا ہے..... ہر طرف سے مبارک و تہنیت کی خلوص بھری..... صدائیں آتی ہیں..... اور پھر اظہار محبت کی پہلی جہت آشکار ہوتی ہے..... سرگوشیاں ہونے لگتی ہیں..... والدہ ماجدہ..... والد گرامی..... پھوپھیاں..... خالائیں..... بہن بھائی..... سبھی اپنے اپنے پسندیدہ نام تجویز کرنے لگتے ہیں۔

اے ملت اسلامیہ.....! تم فخر کرو..... کہ تمہیں اس نبی رحمت ﷺ کی امت ہونے کا شرف حاصل ہے..... تمہارے قلوب و ارواح میں..... عشق مصطفیٰ ﷺ کے حسین قہقہے جگمگ کر رہے ہیں..... اپنے اسلاف کی راہوں پر گامزن رہو..... ان کی ہر ہر ادا سے..... عشق و مستی جھلکتی تھی..... خوبصورت نام رکھو..... نام کا نام والے پر اثر ہوتا ہے..... تبھی تو حضور سرور کائنات ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے مبارکہ کو معنوی روشنی میں تبدیل کر دیا..... جی ہاں.....! ایسے نام رکھو..... جن میں ظاہری حسن ہو..... صوتی جمال ہو..... معنوی کمال ہو..... تو ایمان سے جواب دو..... کیا اسم محمد ﷺ کے علاوہ کوئی نام ایسا ہے..... جو ان صفات مذکورہ کا کما حقہ امین ہو.....

سنو سنو.....! اپنے بچوں کا یہ نام رکھنا تقاضائے عقل و عشق بھی ہے اور فرمان

مصطفوی کی تمغیل بھی ہے..... محبوب خدا امام الانبیاء ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں: ”میرے نام پر نام رکھو“

یہ ہمارے سلف صالحین کا معمول تھا اور ہے۔

تَسْمُوْا بِاِسْمِیْ .

الصحيح للمسلم، ۲: ۲۰۶

الصحيح البخاری، ۲: ۹۱۴

ابن ماجہ، ۲۶۵

تلخیص ابن حجر، ۳: ۱۴۴

الدارمی، ۲: ۲۹۴

زجاجة المصابیح، ۴: ۳۷

مشکوٰۃ، ۴۰۷

الادب المفرد، ۸۳۶-۸۳۷

الجامع الصغير ۳۲۹۹

الوقاء، ۱: ۱۰۵

الکامل لابن عدی، ۱: ۲۸۱

علل الحديث للرازی، ۱: ۲۲۵

کنز العمال، ۷-۴۵۲-۴۵۲۶۲

مصنف عبد الرزاق، ۱۹۸۶۶-۱۹۸۶۷

دلائل النبوة للبيهقي، ۱: ۱۶۲

اتحاف سادة المتقين، ۵: ۳۸۸ الشفاء، تاريخ بغداد، ۳: ۱۲۷، ۱۱: ۲۶۴

مسند احمد بن حنبل، ۲: ۲۴۸-۲۶۰-۲۷۰-۲۷۰-۴۵۷-۴۶۱-۴۷۰-۴۹۱-۴۹۹-۵۱۹

۳: ۱۱۴-۱۲۱-۱۸۹-۲۹۸-۳۰۱-۳۱۳-۳۶۹-۳۷۰-۳۸۰

## اعجاز اسم رسالت

سبحان الله سبحان الله .....! اس بابرکت نام کی خالق  
ارض و سماء کے دربار میں کس قدر قدر و منزلت ہے ..... اسے اہل قلب و نظر دیکھو یہ حسین نام  
پروردگار عالم کو کتنا عزیز ہے ..... چشمان تصورات کے درتپے وا کرو ..... اور محبت و مسرت کی  
نظر سے ایمان پرور منظر کا نظارہ کرو۔

روز قیامت ..... میدان محشر میں ..... ایک منادی ندا کر رہا ہے ..... اے محمد  
..... اٹھیے اور بغیر حساب و کتاب جنت الفردوس میں تشریف لے جائیے ..... یہ اعلان فرحت  
و مسرت تو فی الحقیقت سرور کون و مکان، سیاح لامکان ﷺ کی ذات بابرکات والا صفات کو  
ہوگا، لیکن ایک عجیب و غریب سماں بندہ جائے گا ..... جب یہ مسرت انگیز اعلان ..... یہ مژدہ  
جانفزا سن کر ہر وہ شخص جس کا نام محمد ہے اس خیال سے کھڑا ہو جائے گا ..... کہ یہ پکار  
اس کے لئے ہے۔ اب کیا ہوگا ..... محبت الہی کے سمندر میں جوش آئے گا ..... میرا رحیم و  
رحمن پروردگار اسم محمد ﷺ کی برکت سے ہر ایک کو جنت میں بغیر حساب کتاب دخول  
کی سعادت عظمیٰ سے نواز دے گا۔

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ  
بِغَيْرِ حِسَابٍ فَيَقُومُ كُلُّ مَنْ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ يَتَوَهُمُ أَنَّ النِّدَاءَ لَهُ فَلِكِرَامَةِ مُحَمَّدٍ  
لَا يُمْنَعُونَ .

السيرة الحلبية، ۱: ۹۲، اللالی المصنوعه، ۱: ۱۰۵ قال هذا معضل سقط منه عدة رجال

## نوید جنت

محمد نام والو.....! احمد نام والو.....! دیکھو تم پر الطاف خداوندی کیسے چھم چھم برس رہا ہے..... رحمت خداوندی تمہیں کس طرح اپنی آغوش میں چھپا رہی ہے۔

سید الکونین ﷺ کے لیہائے مقدس پر یہ کیسا مسرت انگیز مژدہ جانفزا چل رہا ہے..... اور ہاں ہاں..... محبت مصطفیٰ ﷺ میں مدہوش والدینو.....! اپنے فرزندوں کا نام محمد اور احمد رکھ کر..... اپنی محبت و عقیدت پر مہر تصدیق ثبت کرنے والو.....! دیکھو دیکھو.....! تمہاری محبت و کرامت کی کس منزل رفیع پر متمکن کر رہی ہے..... ہاں ہاں..... اتنا بلند مقام..... جی ہاں..... اپنے فرزند دلہند کا نام میرے ساتھ دوستی اور محبت کی بناء پر میرے نام پر رکھتا ہے..... وہ اور اس کا فرزند..... جنت میں داخل ہوں گے.....

مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا حُبَّالِي وَتَبَرُّكَأ كَانَ هُوَ وَمَوْلُودُهُ فِي

الْجَنَّةِ .

سعدت الدارين، ۳۹۳

السيرة الحلبية، ۱: ۹۲

الباجوري على البرد، ۸۶

جز ابن بکیر (سعدت الدارين) ۳۹۵

زرقانی علی المواهب اللدنیہ، ۵: ۲۰۱

اللالی المصنوعه، ۱: ۱۰۶ قال هذا مثل حديث ورد في الباب واسناده حسن

## دوبار تقدیس

نسبتیں خالق ارض و سما کو بڑی عزیز ہیں..... محبوب خدا ﷺ کی ہر ہر ادا اللہ تعالیٰ کو بڑی محبوب ہے..... آپ ﷺ سے منسوب ہر ہر چیز پر رحمت کی گھٹائیں موسلا دھار برتی ہیں..... یہ ہی محبتوں کا تقاضہ ہے..... سنو سنو.....! حضور سرور کائنات ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

”جس دسترخوان پر بیٹھ کر لوگ کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد کا نام ہو، وہ ہر روز دوبار مقدس کئے جائیں گے“

مَا طَعِمَ عَلَى مَائِدَةٍ وَلَا جَلَسَ عَلَيْهَا وَفِيهَا اسْمِي إِلَّا قُدِّسُوا كُلُّ يَوْمٍ

مَرَّتَيْنِ

اللآلی المصنوعه، ۱: ۱۰۱، قال هذا الاسناد رجاله ثقات

زرقانی علی المواہب اللدنیہ ۲: ۳۰۲ مدارج النبوت، ۱: ۲۴۷

الباجوری علی البردہ، ۸۶

## جہالت

جی ہاں..... کتنی واضح حقیقت ہے کہ جب اس مقدس کی برکات کی کوئی انتہا نہیں..... اس کی برکت سے ہر دکھ کا بادل چھٹ جاتا ہے..... ہر غم کی آندھی رک جاتی ہے..... روز محشر نجات و بخشش کا سبب بن جاتا ہے۔ یہ نام رکھنے کی تعلیم خود سرور عالم نبی اکرم ﷺ دیتے ہیں..... پھر محبتوں اور



عقیدتوں کا یہی تقاضا ہے کہ نام رکھا جائے..... اس نام مقدس کی بے شمار برکات..... غیر محدود فضائل..... لا محدود انوار کے پیش نظر خدا جانے کتنے مفسرین، محدثین، متکلمین، فقہاء کرام، اولیاء عظام اور سلف و صالحین کا یہی نام ہے..... اب بھی اگر کوئی اپنی اولاد میں سے کسی کا نام اس نسبت پاک سے محمد نہ رکھے، تو یہ جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟ سنو سنو.....! اسی لیے تو حضور سرور کائنات، فخر موجودات ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں:

مَنْ وُلِدَ لَهُ ثَلَاثَةٌ أَوْلَادٍ فَلَمْ يُسَمِّ أَحَدَهُمْ مُحَمَّدًا فَقَدْ جَهِلَ.

(عن ابن عباس)

السيرة الحلبية: ۹۲/۱

سعدت الدارين: ۳۹۳

جز ابن بکیر بحوالہ سعدت الدارين: ۳۹۵ الالائی المصنوعه، ۱: ۱۰۱

وقال هذا المرسل يعضد حديث ابن عباس ويدخله في قسم المقبول

## توہین عشق

محببتوں میں صداقتوں اور سچائیوں کی شیرینی ہو..... اور دامن زینت ادب و احترام سے تہی ہو..... یہ ناممکن ہے جیسے رات کو سورج کا طلوع ہونا، ناممکن..... محبوب کا احترام امر فطری ہے..... بلکہ محبت جب روح کی پاتال میں اترتی ہے..... تو محبوب سے منسوب ہر ہر شے محبوب اور دل نشیں ہو جاتی ہے..... محبوب سے تعلق رکھنے والی ہر چیز کے روبرو جبین احترام خراج محبت پیش کرتی ہے، کیونکہ حقیقت میں یہ محبوب کی ہی تعظیم و تکریم ہوتی ہے، چاہنے والوں نے تو محبوب کی گلیوں میں گزرنے والے کتوں کے بھی پاؤں کو چوما ہے۔

سو اے اہل محبت.....! جب اسی نسبت عظیمہ سے کسی کا نام رکھا جائے تو اس نام والے کا ادب کرو، احترام کرو..... اس کی توہین و تحقیر سے احتراز کرو..... ہر اس چیز کو بجالاؤ جس میں تعظیم و تکریم ہو..... اور ہر اس امر سے احتراز کرو جس میں اہانت کا کوئی پہلو ہو۔  
سنو سنو.....! ارشاد مصطفوی سنو:

إِذَا سَمَّيْتُمْ مُحَمَّدًا فَلَا تَضْرِبُوهُ وَلَا تَحْرَمُوهُ.

اللآلی المصنوعہ، ۱: ۱۰۳

قال قبل ذکر ہذین الحدیثین لکن ہنا حدیثین فی المعنی لابس بہما  
زرقانی علی المواہب اللدنیہ، ۵: ۳۰۲

و تَسْمُونَهُمْ مُحَمَّدًا اِنَّهُمْ تَسْبُونَهُمْ. السیرۃ الحلبیہ، ۱: ۹۲

## برکات

اے حاکموں.....! عاڈلو.....! منصفو.....! مدبرو.....! اپنے مشوروں میں محمد نامی لوگوں کو ضرور شامل کر لیا کرو..... اسی نام نامی..... اسم گرامی کے تصدق سے تمہیں رائے سدید کی توفیق عطا کی جائے گی..... وگرنہ صواب و درستی سے محروم ہو جاؤ گے۔

مَا اجْتَمَعَ قَطُّ فِيْ مَشُوْرَةٍ فِيْهِمْ رَجُلٌ اِسْمُهُ مُحَمَّدٌ لَّمْ يَدْخُلُوْهُ فِيْ مَشُوْرَتِهِمْ اِلَّا لَمْ يُبَارَكْ فِيْهِمَا.

السیرۃ الحلبیہ، ۱: ۹۲ سعادات الدارین، ۳۹۳ جز ابن بکیر بحوالہ سعادت

الدارین، ۳۹۵ مدارج النبوة، ۱: ۲۴۷ زرقانی علی المواہب اللدنیہ، ۵: ۳۰۲

## اولاد نرینہ

اے فرزند ان آدم.....! اگر تمہاری شاخ زیست..... اولاد کے گلابوں کی بہاروں کو  
ترس رہی ہے..... اگر دامن زیست اولاد کی نعمت سے ابھی محروم ہے..... تو نا امید ہونے والی  
کوئی بات نہیں..... آؤ ایک آسان عمل عرض کروں..... آپ صدق دل سے عمل کریں..... ان  
شاء اللہ رحمت و کرم کا بادل چھم چھم برسے گا..... وقت مباشرت اللہ ﷻ سے عہد کرواے  
باری تعالیٰ! میری رفیقہ حیات کا دامن زیست اگر سرسبز ہوا تو نو مولود کا نام میں تیرے حبیب  
پاک ﷺ کی نسبت سے محمد رکھوں گا۔

مَا مِنْ مُسْلِمٍ دَنَا مِنْ زَوْجَتِهِ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ حَمَلَتْ مِنْهُ يُسَمِّيهِ مُحَمَّدًا  
إِلَّا رَزَقَهُ اللَّهُ ذَكَرًا.

سلف صالحین ارشاد فرماتے ہیں کہ حمل کے ماہ اول سے لے کر وضع تک ناف کے  
اوپر یہ لکھو..... اعتقاد صحیح ہو تو یقیناً ان شاء اللہ تعالیٰ امید بر آئے گی.....  
إِنْ كَانَ هَذَا وَلَدًا فَأَسْمِيهِ مُحَمَّدًا.

سعادت الدارین: ۶۵۵

ایک دوسری جگہ پر یہ عبارت رقم کرنے کی ہدایت عطا کی گئی ہے۔

مَنْ كَانَ فِي هَذَا الْبَطْنِ فَأَسْمُهُ مُحَمَّدٌ

## فراوانی رزق

افلاس تنگ دستی کے پائوں کے درمیان پسے والو.....! مفلسی اور قلاشی کے نوکیلے سنگریزوں پر شام و سحر لوٹنے والو.....! غربت و بد حالی کی جلتی دوپہر میں پابرہنہ خوشحالی کی باد بہاری کے انتظار میں چلنے والو.....! حسرت و یاس، امید و بیم کے سنگ..... محنت و مشقت کی سنگلاخ چٹانیں توڑنے والو.....! سنو سنو.....! خوشحالی کا کتنا سادہ اور آسان نسخہ..... حکیم کائنات ﷺ اپنی زبان اقدس سے بیان فرما رہے ہیں:

”جس گھر کوئی فرد محمد نامی ہوگا..... اللہ ﷻ اس گھر میں برکتوں کی فراوانی فرمائے گا“ وَمَا كَانَ اسْمُ مُحَمَّدٍ فِي بَيْتٍ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ فِي ذَالِكَ الْبَيْتِ بَرَكَاتًا. سنو سنو.....! اہل مکہ اس حقیقت کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہے ہیں:

”جس گھر میں کسی کا نام محمد ہوگا..... اس گھر میں اولاد کی فراوانی ہوگی، مال کی فراوانی ہوگی..... اس نام اقدس کی برکات اسی گھر تک محدود نہ رہیں گی بلکہ لگ بھگ پڑوسی بھی فیض یاب ہوں گے۔“

مَا مِنْ بَيْتٍ فِيهِ اسْمُ مُحَمَّدٍ إِلَّا نَمَى وَرُزِقُوا وَرُزِقَ جِيرَانُهُمْ.

جی ہاں.....! حضور سرور کائنات ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں:

”جس گھر میں میرا نام ہوگا..... وہاں فقر و فاقہ ڈیرہ نہ ڈالیں گے“

لَا يَدْخُلُ الْفَقْرُ بَيْتًا فِيهِ اسْمِي.

سعادۃ الدارين، ۳۹۳، اللالی المصنوعہ، ۱: ۴: ۱۰

معارج النبوة، ۲: ۸۲

جز ابن بکیر بحوالہ سعادۃ الدارين، ۳۹۹

## پیش گوئی

شمع جمال مصطفوی کے پروانوں.....! غور تو کرو.....! اس نام اقدس کی تو ہر جہت ہی نرالی ہے..... کیسا اعجاز ہے..... اور یہ کیسی عقل و خرد کو دنگ کرنے والی حقیقت ہے۔ اس نام اقدس کے چہار دانگ عالم میں شہرے ہیں..... ہر نبی و رسول اسی نام والے کی خوشخبریاں سنارہا ہے..... ہر الہامی و آسمانی کتاب میں اس کا ذکر ہے۔ لیکن کوئی باپ کوئی ماں..... اپنے کسی لخت جگر، نور نظر کا یہ نام نہیں رکھ رہی..... کیوں؟ ہاں ہاں سوچو..... فقط اس لئے کہ اس کی حفاظت و نگرانی خداوند قدوس فرما رہا ہے۔

جی ہاں..... صبح سعادت..... اپنے رخسار درخشندہ سے..... شقاوت کے دبیز نقاب سے اٹھنے والی ہے..... ستاروں کی تک و تابلی دلیل صبح روشن بنتی جا رہی ہے..... وہ مقدس لمحات قریب سے قریب آ رہے ہیں..... جب کوہ فاران سے..... نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ..... اس خاکدان گیتی کو روشن روشن کر دے گا..... پوری کائنات ایڑیاں اٹھا اٹھا کر..... مطلع انسانیت سے آفتاب رسالت کے طلوع کی منتظر ہے..... مجروح بدن انسانیت سے..... عالم قدس سے شفا اترنے والی ہے۔

باعث ایجاد عالم کے ظہور کی بشارتیں زبان زد خواص و عام ہیں..... شرق و غرب..... بحر و بر..... اور تمام اقطار دہر میں منادی ہو رہی ہے کہ تاجدار کونین ﷺ تشریف لارہے ہیں..... خیر مقدم کے لئے کائنات اپنی نگاہوں کے فرش بچھا رہی ہے..... مکہ کی وادیوں..... ام القسری کے کہساروں..... اور حرم کے بام و در پر..... چمنستان فردوس کی بہاروں کا غلاف چڑھایا جا رہا ہے..... سیارہ فلک کے پہر داروں کو خبردار کیا جا رہا ہے کہ خسرو کائنات کے

طلعت زیبا سے خاکدان گیتی کا ذرہ ذرہ منور ہونے والا ہے۔

ابھی جب اس نام اقدس کا چرچا ہر جگہ ہو رہا ہے..... ان کے فضائل و محاسن کو کائنات..... رشک اور حیرت سے لبریز نگاہوں سے تک رہی ہے، تو اب عرب لوگ اس سنہری امید پر اپنے فرزندوں کے نام محمد رکھ رہے ہیں..... اس لئے کہ شاید اس دریکتا سے ہمارا دامن حیات لبریز ہو۔

بنو تمیم ایک مختصر سے قافلہ کو..... سرزمین شام پر ایک ویرانی خوشخبری دے رہا ہے۔ جلد ہی تم میں نبی رحمت ﷺ کی ولادت باسعادت ہو رہی ہے۔ بھاگو بھاگو..... ان کے دامن اطاعت سے وابستہ ہو کر..... کشتکول زیست..... رشد و ہدایت سے لبریز کر لو..... وہ ختم نبوت کی مسند عظیمہ پر جلوہ فگن ہوں گے..... ان کا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ ہوگا..... باران رحمت جھوم جھوم کر برسا..... چاروں کو فرزند عطا ہوئے..... تو چاروں نے ہی..... ان چاروں کا نام محمد رکھا۔

أَمَّا أَنْتَ سَيِّعَتْ فِئْكُمْ وَشَيْكََا نَبِيٌّ فَسَارِعُوا إِلَيْهِ وَخُذُوا بِحِظِّكُمْ مِنْهُ  
تُرْشِدُوا فَإِنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَاسْمُهُ مُحَمَّدٌ

حياة الحيوان الكبرى ۱۰: ۱۶۱

السيرة الحلبية ۱۰: ۸۹-۹۱

الوفا ۶۷

ہاں ہاں..... اے مشتاقان جمال مصطفوی..... دیکھو یہ بھی کیسا اعجاز ہے..... ان دنوں تقریباً پندرہ بچوں کا یہ نام رکھا گیا..... کئی مدعیان نبوت پیدا ہوئے لیکن محمد نام والوں میں سے کسی کو بھی توفیق میسر نہ آئی کہ وہ نبوت کا دعویٰ کرے..... اس لئے اللہ ﷻ کو یہ ہرگز گوارا نہ تھا کہ نبوت مصطفوی میں ذرہ برابر بھی التباس پیدا ہو۔

## اعزازہی اعزاز

سبحان اللہ سبحان اللہ .....! محمد نام والو! سرشاری و مسرت میں رقص  
کناں ہو جاؤ سید البشر ﷺ بنفسہ ارشاد فرما رہے ہیں ..... روح القدس جبریل امین  
آئے ..... عرض پرواز ہوئے: یا محمد ﷺ رب العالمین آپ کو سلام کہتا ہے ..... اور فرماتا  
ہے ..... مجھے میری عزت کی قسم ..... مجھے میرے جلال کی قسم ..... جی ہاں شانِ صمدیت کے مالک  
رب دو جہاں نے دو قسمیں یاد فرمائیں ..... قسم تو کلام میں تقویت و تاکید کرنے کے لیے ہوتی  
ہے ..... تو تاکید و تقویت کے لیے یہی کافی نہ تھا کہ یہ فرمانِ عالی شان رب دو جہاں کا ہے .....  
جی ہاں اس نسبت شریفہ اور اضافت مدیفہ کے بعد کسی کلمہٴ تاکید کی ہرگز ضرورت نہ تھی ..... لیکن  
محببتوں کے اپنے تقاضے ہوتے ہیں جو قوانین و اصول سے بے نیاز ہوتے ہیں ..... یہ تو رازِ محبت  
ہے کہ خطابِ محبوب کے ساتھ ہو یا محبوب کی کسی عظمت کا مظہر ہو تو قسمیں یاد کی جاتی ہیں۔ سو  
اے اہل محبت! اس خطابِ محبت کو سماعت فرماؤ:

اے محبوبِ پاک جس شخص کا نام آپ کے نام پر ہوگا، اس کو میں دوزخ کا عذاب نہ دوں گا۔  
اتَانِي جِبْرَائِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ  
لَكَ فَبِعِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا أُعَذِّبُ مَنْ يُسَمِّي بِاسْمِكَ بِالنَّارِ.  
جی ہاں .....! خالقِ ارض و سما کو اس نام کی بڑی لاج ہے۔

گوشِ ہوش سے سماعت کرو ..... پانگاہِ رحمت سے آواز آرہی ہے:  
میری محبت کو یہ ہرگز گوارا نہیں کہ کسی کا وہی نام ہو جو میرے محبوب کا نام ہو ..... اور  
میں اس کو عذابِ دوں۔ اَسْتَحْيِ أَنْ أُعَذِّبَ بِالنَّارِ مَنْ اسْمُهُ اسْمٌ حَبِيبِي

# 8

## دعائے خلیل اور نوید

### مسیحا

1۔ عجیب و غریب خواب

2۔ ندائے غیب آتی ہے

3۔ فرش پہ طرفہ دھوم دھام

4۔ کتب ہنود



یکا یک ہوئی غیرت حق کو حرکت  
بڑھا جانب بوقبیس ابر رحمت  
ادا خاک بطحانے کی وہ ودیعت  
چلے آتے تھے جس کی دینے شہادت  
ہوئی پہلوائے آمنہ سے ہویدا  
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

(الطاف حسین حالی)

## عجیب و غریب خواب

سیدنا عبد المطلب وادی نیند میں مستغرق ہیں..... ایک عجیب و غریب خواب دیکھتے ہیں..... ان کی پشت سے چاندی کی ایک نورانی سفید زنجیر ظاہر ہو رہی ہے۔ اس کا ایک کنارہ آسمان کی رفعتوں کو چھو رہا ہے..... دوسرا کنارہ زمین کی پاتال میں اتر رہا ہے..... ایک طرف نے مشرق تک اپنی وسعت کے جال پھیلا دیئے ہیں..... دوسرے کنارے نے مغرب کو اپنی آغوش میں سمیٹ لیا ہے..... پھر یہ سلسلہ مقدسہ ایک درخت کا روپ دھار چکا ہے۔ اس کے ہر ہر پتہ پر نور کی راجدھانی اور حکمرانی ہے..... اہل مشرق اس کے ساتھ معلق ہو رہے ہیں۔

آپ یہ خواب بیان کرتے ہیں تو تعبیر دی جاتی ہے..... آپ کے گلشن حیات میں ایک ایسا گل سرسبد کھلے گا کہ ساری کائنات اس کے دامن کرم کی محتاج ہوگی..... عالم زیریں و بالا کی جمیع مخلوق ان کی تعریف و ثنا میں رطب اللسان ہوگی۔

فَعَبَّرَتْ لَهُ بِمَوْلُودٍ يَكُونُ مِنْ صُلْبِهِ يَتَعَلَّقُ بِهِ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ  
وَيُحَمِّدُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

سیدنا عبد المطلب کو یقین کامل تھا کہ گلستان ہاشمی کے اس فقید المثل گل گلاب کی تعریف میں عرشی و فرشی سب زمزمہ سنج ہوں گے..... تبھی تو آپ کا نام محمد رکھا..... جس کا معنی..... بار بار تعریف کیا گیا..... حالانکہ آپ کے آباء و اجداد میں سے کسی کا بھی یہ نام نہ تھا۔

قِيلَ لَهُ لِمَ سَمَّيْتَهُ مُحَمَّدًا وَلَيْسَ اسْمًا لِأَحَدٍ مِّنْ آبَائِهِ فَقَالَ إِنِّي  
لَأَرْجُو أَنْ يَحْمَدَهُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

مطالع المسرات، ۸۲	نسیم الرياض، ۲: ۳۸۲	مدارج النبوة، ۱: ۴۵۵
شواهد النبوة، ۶۴	زرقانی علی الموطا، ۴: ۴۳۳	اوجز المسالك، ۱۵: ۳۷۸
روح المعانی، ۳: ۷۳	اشعة اللمعات، ۴: ۴۸۱	حجة الله علی العالمین، ۲۰۶
الخصائص الكبرى، ۱: ۴۲	جواهر البحار، ۲: ۳۵۸	السيرة الحلیه، ۱: ۸۷-۸۸
سعدت الدارین، ۳۸۷	مخزن چشت، ۸۸	الزرقانی علی المواهب

۱۱.۴:۳

سیدنا عبد المطلب کا یہ خواب اور تقاؤل کس قدر سچا ہے..... کتب سیر شاہد  
ہیں کہ ازل سے کائنات کا ذرہ ذرہ آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہے اور ابد الابد تک  
آپ کی شان اقدس کے ڈنکے بجتے رہیں گے۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پر طرفہ دھوم دھام  
کان جدھر لگائے تیری ہی داستان ہے

## ندائے غیب آتی ہے

تاخدار کائنات..... عَلَيهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمَاتُ..... اپنی والدہ محترمہ کے

بطن اقدس میں

ہیں..... تو ہاتھ غیبی بشارت دے رہا ہے.....

آمنہ.....! مبارک ہو.....! تمہارے بطن اقدس میں..... امت کے سردار ہیں

..... جب وہ جلوہ فگن ہوں، تو ان کا اسم گرامی..... محمد رکھنا..... ﷺ

اِنَّكَ قَدْ حَمَلْتِ بِخَيْرِ الْبَرِيَّةِ وَسَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ فَاِذَا وَلَدْتِيْهِ فَسَمِيْهِ

مُحَمَّدًا .

اشعة اللمعات، ۴: ۴۸۱

مدارج النبوة، ۱: ۴۵۵

جواهر البحار، ۲: ۲۵۹

حجة الله على العالمين، ۲۲۴-۱۱۳

المواهب اللدنية مع الزرقاني، ۳: ۱۱۵

سعادت الدارين، ۳۸۷

السيرة الحلية، ۱: ۸۷-۸۹

## فرش پر طرفہ دھوم دھام

جی ہاں..... چونکہ ولادت باسعادت سے قبل ہی..... والدہ محترمہ کو عالم غیب سے سعادت مند لخت جگر کی نوید مسرت مل گئی تھی..... اور نو مولود کے نام کی بھی تعلیم دے دی گئی..... یہی وجہ ہے کہ وقت ولادت ہی..... یہ نام نامی..... اسم گرامی..... محمد ﷺ رکھ دیا گیا.....

سنو سنو.....! خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق ؓ کہ لخت جگر..... سیدالکو

نین، ختم المرسلین ﷺ کی زوجہ مطہرہ..... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان اقدس سے سنو:

مكة المكرمة کی..... سرزمین پر ایک یہودی ایام زندگی بسر کرتا تھا..... شب ولادت باسعادت، قریش کی ایک مجلس میں ان سے استفسار کرتا ہے..... کیا آج رات تم میں سے کسی کی گوڈمرو مولود سے لبریز ہوئی..... جواب نفی میں ملا..... تو کہنے لگا..... سنو.....! آج

کی شب سعادت میں اس امت اخیرہ کے نبی منصہ وجود پر جلوہ فگن ہو چکے ہیں..... وہ قبیلہ قریش سے ہوں گے..... ان کے کاندھے پر مہر نبوت ہے..... ہر قریشی مسرت و شادمانی کے سنگ..... کشاں کشاں اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا..... ہر ایک نے اہل خانہ کو نوید مسرت سنائی۔

سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب ﷺ کو فرزند عطا ہوا..... انہوں نے جس کا نام نامی اسم گرامی محمد رکھا..... ﷺ.....

أَخْبَرَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ أَهْلَهُ فَقَالُوا لَقَدْ وُلِدَ اللَّيْلَةَ لِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ غُلَامٌ سَمَّوهُ مُحَمَّدًا .

کبھی نے اس یہودی کو نو مولود کی خبر دی..... یہودی نے ان کی رفاقت میں آ کر فرزند عبداللہ..... ﷺ..... کی زیارت کی..... کمر اقدس پر مہر نبوت کا مشاہدہ کرتے ہی ہوش و حواس کھو بیٹھا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ ہوش آنے پر کہنے لگا:

اللہ کی قسم.....! آج سے بنو اسرائیل سے نبوت چلی گئی.....

وَاللَّهِ لَقَدْ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ .

اے معشر قریش.....! تم ان کی ولادت پر خوشیاں منا رہے ہو..... سنو.....! اس کو تم

سب پر غلبہ و نصرت نصیب ہوگی اور ان کا شہرہ چار دانگ عالم میں پھیل جائے گا۔

أَفْرِحْتُمْ بِهِ يَوْمَ عَشْرِ قُرَيْشٍ أَمَا وَاللَّهِ يَسْطُونَ عَلَيْكُمْ سَطْوَةً يَخْرُجُ

خَبْرُهَا مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ .

سبحان الله سبحان الله.....! سید الکونین ﷺ کا اسم گرامی محمد.....

پیاء کرام علیہم السلام..... پر نازل ہونے والی کتابوں اور صحیفوں پر موجود تھا.....

سنو سنو.....! قرآن حکیم فرقان عظیم..... ارشاد فرما رہا ہے:

القرآن الحکیم

﴿ إِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوْلِيْنَ ﴾

بعض مفسرین کرام نے کہا..... ضمیر منصوب..... حضور نبی کریم ﷺ کی

سرف راجع ہے۔ سنو سنو..... مقاتل بن سلیمان کہتے ہیں..... زبور شریف میں میں

نے خود لکھا ہوا دیکھا.....

إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَمُحَمَّدٌ رَسُولِي .

السيرة الحلبية، ۱: ۲۳۵-۲۴۰

جی ہاں.....! زبور شریف میں یہ بھی ہے:

يَا دَاوُدُ سَيِّئِي مِنْ بَعْدِكَ إِسْمُهُ أَحْمَدُ وَمُحَمَّدُ .

السيرة الحلبية، ۱: ۲۳۵-۲۴۰

سبحان الله سبحان الله..... یہ اسم گرامی توراہ شریف میں بھی ہے۔

مُحَمَّدٌ ﷺ حَيْبُ الرَّحْمَنِ السيرة الحلبية، ۱: ۲۴۰

اسی طرح توراہ میں ہے: بِمُؤَذِّمًا

عبرانی زبان میں اکثر وال کی جگہ ذال بولا جاتا ہے۔

اب اس کلمہ کے اعداد..... اسم محمد ﷺ کے ہی اعداد ہیں:

$$92 = +4 + 1 + 40 + 4 + 1 + 40 + 2$$

اور بہت ممکن ہے کہ محمدی کا تلفظ عبرانی میں بموذ ماذ ہو، کیوں کہ ادائی میں اس قدر تغیر عبرانی زبان میں موجود ہے۔

حجة الله على العالمين، ۱۱۲

جی ہاں..... سید الکونین ﷺ کا اسم گرامی انجیل میں بھی ہے۔  
المنحمننا..... اس کا معنی سریانی زبان میں محمد ﷺ ہے۔

السيرة الحلبية، ۱: ۲۳۵

اسی طرح کتاب مقدس میں ہے:

فار قلیط                      بار قلیط

اس کا معنی سریانی زبان میں محمد ﷺ ہے۔

سیدنا عیسیٰ ﷺ فرماتے ہیں:

”اے اللہ.....! اپنے رسول کو بھیج.....“

”اے محمد ﷺ..... دنیا کی نجات کے لئے جلد آئیے۔“

انجیل برنباس باب ۹۷ (منہاج القرآن، جون ۱۹۹۱ء)

بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے..... ایک نبی سیدنا حنوق ﷺ ہیں..... ان

کے صحیفہ میں ہے

جَاءَ اللَّهُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ وَاسْتَعْلَنَ الْقُدُّوسُ مِنْ جِبَالِ فَارَانَ

وَانْكَسَفَتْ إِلَىٰ بِهَاءِ مُحَمَّدٍ ﷺ

حجة الله على العالمين، ۱۰۲-۱۰۳ ارمان نعت، ۳۰

سیدنا زکریا بن یوحنا علیہ السلام کی کتاب میں ہے:

هَذَا قَوْلُ الرَّبِّ فِي زُرْبَايَا يَعْنِي مُحَمَّدًا صلى الله عليه وسلم

سیدنا سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں: اور وہ بالکل محمد صلى الله عليه وسلم ہے..... یہ

ہے میرا دوست..... میرا محبوب..... اے یروشلم کی بیٹیو.....

## - کتب ہنود

ہندوؤں کی مذہبی کتب میں بھی یہ نام بکثرت موجود ہے۔

۱۔ ایک بدیسی رسول اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے گا، اس کا نام محمد صلى الله عليه وسلم ہے

علیہ والہ وسلم ہوگا (بھاگوات پران پرو ۳ - کھنڈ ۳ - ادھیا ۳ - شلوک ۵ - ۷)

۲۔ سام دید پر پھانک ۲ - وشنی ۶ - منتر ۸ -) میں آپ کا اسم گرامی محمد صلى الله عليه وسلم ہے

والہ وسلم آیا ہے

۳۔ اے لوگو کان کھول کر سن لو محمد صلى الله عليه وسلم کے لوگوں میں مبعوث ہوگا، اس

کی بلند و بالا حیثیت آسمانوں کو چھو لے گی۔

اتھروید کھنڈ - ۲۰، سوکت - ۱۲۷، منتر ۱ - ۳)

۴۔ اس کے دین جاری رہنے تک جو کوئی خدا تک پہنچنا چاہے گا۔ بغیر محمد صلى الله عليه وسلم کے

والہ وسلم کے وسیلہ کے پار نہ ہوگا۔

(پوتھی راسنگ رام، کانڈ ۶، اسکند - ۱۲)

۵۔ کوئی شخص بغیر نام محمد کے جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔ صلى الله عليه وسلم



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

# 7

## اعجاز فی اعجاز

- 1- نعرہ مستانہ
- 2- سیدہ زینب کا استغاثہ
- 3- گرہ کھل گئی
- 4- ہر بت تھر تھرا کر گر گیا
- 5- دل کی دنیا زیروزبر
- 6- کس قدر معتبر
- 7- اب نہ سرد ہوگا
- 8- حفاظت کی انوکھی تدبیر

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو  
چمن دھر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو  
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو  
بزم تو حید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے

نبض ہستی پیش آما داہ اسی نام سے ہے

(علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ)

## نعرہ مستانہ

مصائب و آلام کی چکی کے..... دو پاٹوں میں پسے والو..... جو مصائب کے  
گبیہر بادل..... مطلع زیت پر چھا جائیں..... تو..... محبت و عقیدت سے یا محمد  
ﷺ پکار لیا کرو..... اس نام کی برکت سے مصیبت کے بادل چھٹتے رہے ہیں..... اِنْ شَاءَ  
اللّٰهُ الْعَزِيزُ چھٹ جائیں گے..... ہاں ہاں..... مشکل لمحات زندگی میں..... یہ نعرہ مستانہ  
لگانا شعار مسلمین ہے۔

جی ہاں..... روزن تاریخ سے دیکھو..... اور اپنے بھولے بسرے شعار کو حرز جاں بنا  
لو..... یمامہ کا دن ہے..... عجیب پریشانی کا عالم ہے..... سیلمہ کذاب کے ساتھ..... خاتم  
الانبیاء ﷺ کے دیوانے..... جنگ لڑ رہے ہیں..... ادھر چند لوگ ہیں..... ادھر چالیس  
ہزار..... جنگ کی بھٹی گرم ہو گئی..... مسلمانوں کا حوصلہ پست ہو رہا ہے..... پائے استقامت  
میں تزلزل پناہور ہا ہے..... اور دیکھو دیکھو..... دشمن کی جسارت کہ سپہ سالار سیدنا خالد  
بن ولیدؓ کے خیمہ تک آن پہنچا..... سیدنا خالد بن ولیدؓ نے اس شدت کا مشاہدہ  
کیا..... تو نعرہ مستانہ لگایا..... یا محمد ﷺ ان دنوں یہ ہی نعرہ مسلمانوں کا شعار تھا:

وَ كَانَ شِعَارُهُمْ يَوْمَئِذٍ يَا مُحَمَّدًا ﷺ

البدایة و النہایہ، ۶: ۳۲۴

اس نعرہ مستانہ نے مسلمانوں کے اجسام میں بجلی بھردی..... جو صلے بلند ہوئے اور  
ایسی جرأت و بہاوری اور استقامت کے جھنڈے گاڑے، جو قیامت تک لہراتے رہیں گے

.....اہل اسلام قلت عدد کے باوجود کامیاب و کامران ہوئے اور..... مرتد دین کثرت عدد کے باوجود..... خائب و خاسر.....

## سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا استغاثہ

ہاں ہاں.....! دیکھو دیکھو..... میدان کربلا کے دہکتے سنگریزوں پر بھتیجیوں..... بھائیوں..... بھانجیوں..... اور بیٹوں کے خون سے داستان عشق و محبت تحریر کی جا رہی ہے..... اپنے خون کی روشنائی بھی ان میں شامل ہے..... اور خاندان نبوت نے تسلیم و رضا کی انتہا کر دی..... اور ازلی بد بختوں نے ظلم و ستم اور جو روجفا کی..... کوئی کسر نہ چھوڑی.....

دیکھو دیکھو..... اہل بیت مصطفیٰ ﷺ کے پاکیزہ اجساد خاک و خون میں غلطیدہ..... بے آب و گیاہ صحرا میں پڑے ہیں..... اعضاء بدن بکھرے پڑے ہیں..... حرم بیت نبوی..... اسیری کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں..... مصائب و آلام کی بھی انتہا ہوگی اس کھٹن لمحہ میں..... جگر گوشہ بتول..... نواسہ رسول..... سیدنا امام حسین ﷺ کی ہمیشہ محترمہ سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ نام مبارک پکار رہی ہیں:

يَا مُحَمَّدَا يَا مُحَمَّدَا. صَلَّى عَلَيْكَ اللَّهُ وَمَلِكُ السَّمَاءِ. هَذَا  
حُسَيْنٌ بِالْعَرَا. مُزْمَلٌ بِالِدِمَا. مُقَطَّعُ الْأَعْضَاءِ يَا مُحَمَّدَا. وَبَنَاتِكَ سَبَايَا.  
وَذُرِّيَّتِكَ مُقْتَلَةٌ تَسْفِي عَلَيْهِ الصَّبَا. الْبَدَايَةِ وَالنَّهَائَةِ ۸۰: ۱۹۳

غموں کے دھارے کے ساتھ بہتے ہوئے یہ اسم مبارک پکارنا ہمیشہ سے پاکیزہ نفوس کا معمول رہا ہے۔

## گرہ کھل گئی

سبحان اللہ، سبحان اللہ.....! یہ اسم مبارک..... بیدار کرتا ہے..... خفتہ  
بخت بیدار کرتا ہے..... سوئی قسمت بیدار کرتا ہے..... مردہ روح کو بالیدگی عطا کرتا ہے.....  
سنو سنو.....! ہیشم بن ہنش کہتے ہیں..... ہم سیدنا عبد اللہ بن  
عمرؓ کے پاس تھے..... ان کا پاؤں سن ہو گیا..... کسی شخص نے کہا:..... اے ابن عمر  
(ؓ) اپنے محبوب ترین شخص کا نام لو..... آپ نے فوراً نعرہ مستانہ بلند کیا:

یا محمد.... ﷺ..... پاؤں یوں بیدار ہوا، جیسے اس کی گرہ کھول دی گئی ہو

فَخَدَرْتُ رَجُلَهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَذْكَرُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ

يَا مُحَمَّدُ فَكَأَنَّمَا نَشَطُ مِنْ عِقَالٍ. الاذکار، ۲۷۱

اے مرد مسلمان..... آج امت مسلمہ اجتماعی غفلت و مردگی کا شکار ہے..... اہل  
اسلام کے اس قدیم شعار کو اپنالو..... اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بیداری و زندگی عطا ہوگی۔

## ہر بت تعراتہرا کر گئی

تاجدار کائنات..... ﷺ کی رضاعت کی سعادت..... سیدہ حلیمہ سعیدیہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا..... کے ہاتھ آئی..... زمانہ رضاعت میں آپ نے شق صدر اور  
دوسرے عجائب و غرائب کا مشاہدہ کیا..... دل سہم کر رہ گیا..... فیصلہ کیا کہ..... اس در یتیم ﷺ  
کو ان کے دادا کے سپرد کر دیا جائے..... تاجدار کائنات..... ﷺ کی معیت و سنگت  
میں عازم سفر ہوئے..... باب مکہ پر پہنچے تو وہاں کے لوگوں کی ایک جماعت کے روبرو

آپ کو جلوہ فگن کیا..... اور قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئیں..... لوٹیں تو..... سرور کائنات ﷺ..... موجود نہ تھے..... خوف و ہراس..... حزن و ملال..... کے گہرے اور گہیہر بادل..... آسمان دل پر چھا گئے..... یہ گریہ زاری اور اضطراب و بے قراری دیکھ کر..... ایک ضعیف شخص کا دل پیجا.....

کہنے لگا..... حلیمہ.....! دل تھوڑا نہ کر..... میں تیرے فرزند کی جستجو کرتا ہوں..... غور سے دیکھو..... یہ ضعیف شخص..... صنم اعظم ہبل کے پاس جا رہا ہے..... اپنے عقیدہ باطلہ کی بنا پر ہبل کا طواف کر رہا ہے اس کے سر پر بوسہ دے رہا ہے..... دست بدستہ عرض کناں ہے..... میرے آقا.....! آپ کا لطف و احسان و فضل و امتنان قریش سے کبھی منقطع نہ ہوا..... کوئی حاجت مند اس آستانہ سے بے نیل و مرام واپس نہیں لوٹا..... سعیدیہ کا بیٹا محمد ﷺ اسے واپس کر دے۔

نگاہ کائنات نے دیکھا کہ یہ نام زبان پر آنے کی دیر تھی..... ہبل اور دوسرے سارے اصنام منہ کے بل گر پڑے اور آپ کے فضائل و شمائل میں رطب اللسان ہو گئے۔  
معبودان باطلہ..... پکاراٹھے..... اے شیخ.....! ہماری ہلاکت و بربادی تو ان ہی کے ہاتھوں مقدر ہے..... اس کا پروردگار اسے ضائع نہ کرے گا۔

اے شاہراہ زیست کے حیران و اجنبی مسافر..... تیرے نہاں خانہ دل میں بھی کئی بت اپنے تسلط جمائے ہوئے ہیں..... خواہشات نفسانیہ کے ہبل..... دنیا پرستی کے لات..... حصول جاہ و جلال کے عزی..... محبت و مال و منال کے منات..... جو روز بروز..... جہنم زندگی کو..... دربار الہی سے برگشتہ کر رہے ہیں.....

سوائے قوم ہاشمی..... اگر کعبہ قلب کی اس نجاست غلیظہ سے طہارت و پاکیزگی مقصود ہے..... تو اخلاص و عشق کی وارفتگیوں کے سنگ اسم گرامی دم بدم پکارا کرو.....

معارج النبوت، ۲: ۱۳۱

## دل کی دنیا زیر و زبر

رحمۃ اللعالمین..... ﷺ..... اسم گرامی..... بھی معجزہ ہے..... دیکھو دیکھو..... روزن تاریخ سے دیکھو..... ایک یہودی توراہ مقدس کی تلاوت کر رہا ہے۔ اچانک نگاہیں..... اسم محمد..... ﷺ..... پر گڑ جاتی ہیں..... دل بد بخت حسد و کینہ کے الاؤ میں جل رہا ہے..... تبھی تو اس اسم پاک کو کھرچ رہا ہے۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ اگلے دن یہی اسم گرامی دو جگہ پر ہے..... پھر مٹا دیتا ہے..... دوسرے روز اسی صفحہ پر چار جگہ درج ہے۔ بد بخت پھر رگڑ رہا ہے..... تیسرے روز آٹھ جگہ پر ہے۔ ایک بار بغض و عناد کے ہاتھوں مجبور ہو کر یہی عمل پھر دہرا رہا ہے..... چوتھے روز بارہ جگہ پر یہی نام نامی ہویدا ہے۔ اب کی بار دنیا ئے دل میں انقلاب پیا ہوتا ہے۔ اسم رسالت کا بڑھتا ہوا ظہور..... حریم خانہ دل میں عشق مصطفیٰ کی چنگاری کا سبب بنتا ہے اور رفتہ رفتہ یہی چنگاری شعلہ جوالہ کا روپ دھار لیتی ہے..... اب خوش بختی کا ستارہ اوج ثریا کے سنگ چمک رہا ہے..... عشق مصطفیٰ سے لمحہ لمحہ بے قرار دل کے سنگ شہر شام سے کشاں کشاں..... بطحا اقدس کی طرف گامزن ہے..... آنکھیں جمال مصطفیٰ کے جاموں سے سیرابی کے لیے ترس رہی ہیں مدینہ اقدس کی فضاؤں میں داخل ہوتے ہی دل و جان پر ایک عجیب سی کسک چھا رہی ہے..... حیدر کو ارا..... جائزہ خبر سنا رہے ہیں، جس سے دل ملبہب لخت لخت کہ ہمارے آقا..... ﷺ..... تو رفیق اعلیٰ کی بارگاہ میں پہنچ چکے ہیں..... رسول اللہ



..... ﷺ کے بدن اقدس سے مشرف ایک کپڑا سیدنا حیدر کرار ..... سے لے کر سونگھتا ہے۔  
گنبد خضرا پر حاضر ہو کر کلمہ طیبہ پڑھتا ہے، اور شکستہ دل کے ساتھ آہ و فغاں کے ہمراہ بارگاہ الوہیت  
میں ہاتھ اٹھا رہا ہے۔

اے رب دو جہاں .....! اگر میرا اسلام تیری بارگاہ میں مقبول ہے، تو اپنے حبیب کریم  
..... ﷺ کے پاس بلا لے ..... اتنا کہا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک پروانہ شمع مصطفیٰ گنبد خضرا کے روبرو  
دیوانہ وار فدا ہو گیا۔ حیدر کرار ..... نے غسل دیا اور جنت البقیع میں دفن کر دیا۔

نزہة المجالس، ۲: ۸۹

## کس قدر معتبر

جنت الفردوس میں کسی کو بھی کنیت سے پکارا نہ جائے گا ..... لیکن سنو سنو .....!  
نسبت مصطفیٰ ..... ﷺ کس قدر معتبر ہے ..... کتنی عظیم تر ہے ..... جب نسبتیں، سب نسبتیں  
منقطع ہو چکی ہیں، تب بھی اس نام کی نسبت کا بڑا اعزاز ہے ..... بڑا اکرام ہے۔

ہاں ہاں .....! بہشت بریں کے باغات میں سبھی کو ان کے اعلامِ اصلیہ کے ساتھ  
ندا ہوگی ..... لیکن ابوالبشر کو وہاں بھی ..... ابو محمد ..... کہہ کر خطاب ہوگا .....

لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا يُدْعَى بِاسْمِهِ وَلَا يُكْنَى إِلَّا آدَمُ فَإِنَّهُ يُدْعَى

عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ تَعْظِيمًا لَهُ وَتَوْقِيرًا لِلنَّبِيِّ ﷺ

الزرقانی علی المواہب، ۳: ۱۵۶

لسیرة الحلیہ، ۱: ۹۲

## اب بھی نہ سرد ہو گا

سبحان اللہ سبحان اللہ .....! اس نام اقدس کی برکات ..... تو حد ادراک سے

ہی ماورا ہیں ..... کون سا وہ کرم ہے ..... جو اس کی نسبت سے نہیں برستا ..... کون سی وہ نعمت ہے جو اس کے تفضل سے دامن حیات کو لبریز نہیں کرتی۔ اعمال بد کی پاداش میں ..... حفاظ قرآن کے ایک گروہ کو جہنم میں ..... داخل کیا جا رہا ہے ..... اسم رسالت کو ان کی لوح ذہن سے محو کر دیا گیا ہے۔ ہاں ہاں ..... دیکھو دیکھو ..... اس نام اقدس کو ..... دربار ایزدی میں ..... کیسی شرافت و عظمت حاصل ہے ..... رحمت الہی کو یہ بھی گوارا نہیں کہ ..... ذہن کی تختی پر نام حبیب ﷺ مرسم ہو ..... اور اسے دوزخ کا عذاب دیا جائے۔

جی ہاں ..... انعقاد محشر کا سبب ہی فقط شان محبوبی ..... کا اظہار ہونا ہے۔ جبرائیل امین ان عذاب الہی میں گرفتار ..... حفاظ قرآن ..... کے ذہنوں سے محو شدہ نام محمد ﷺ کو اجاگر کر رہے ہیں ..... نقوش اسم رسالت لوح قلب و ذہن پر ابھر رہے ہیں ..... اور جو نبی زبان پر یہ نام آتا ہے ..... نار دوزخ سرد ہو جاتی ہے اور جہنم سے نجات کا پروانہ مل جاتا ہے۔

ان قَوْمًا مِّنْ حَمَلَةِ الْقُرْآنِ يَدْخُلُونَهَا فَيُنْسِبُهُمُ اللَّهُ تَعَالَى اسْمَ مُحَمَّدٍ (قلب ﷺ) حَتَّى ذَكَرَهُمْ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَذَكُرُونَهُ فَتُخَمِدُ النَّارُ وَتَنْزَوِي عَنْهُمْ

مطالع المسرات، ۸۸ زرقانی علی المواہب، ۳: ۱۶۳ ترجمہ:

حاملین قرآن سے ایک جماعت جہنم میں داخل ہوگی، اللہ تعالیٰ ان کو اسم محمد ﷺ بھلا دے گا، حتیٰ کہ جبرائیل علیہ السلام ان کو یاد کرائیں گے، وہ یاد کریں گے، تو جہنم سرد ہو جائے گی اور ان سے لپیٹ لی جائے گی۔

## حفاظت کی انوکھی تدبیر

سنو سنو..... اسم مصطفوی کے اعجاز سنو..... علامہ دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ ”حیاء

الحيوان الكبرى“..... میں فرماتے ہیں..... دن کی ابتدا میں کہہ لیا کرو،

عَقَدْتُ لِسَانَ الْحَيَّةِ وَزُبَانَ الْعُقْرَبِ وَيَدَ السَّارِقِ بِقَوْلِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ . سعادت الدارين ، ۶۵۵

سانپ اور بچھو اور چور سے محفوظ رہو گے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ.....! اس اسم گرامی کی برکات کا ابر جو دو کرم کس کس پر

نہیں برسا..... اس کے آفاقی سایہ نے کائنات بھر کو اپنے انوار میں سما رکھا ہے..... قبیلہ بکسر

بن وائل کے سردار حارثہ کی فوج کا..... فارس کی عظیم الشان فوج سے ٹکراؤ ہوا..... ابھی حارثہ

دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوا تھا..... لیکن دل کے آنگن میں محبت رسول کی چنگاری دہی

تھی..... حارثہ کی فوج کمزور..... نہات کمزور..... مقابلہ پر ایک طاقتور فوج..... حارثہ حیران و

پریشان..... سوچوں کے دریا میں غرق..... کچھ اور تو نہ سوچھا..... ایک عجیب سوچ کی قوس و قزح

آسمان قلب و نظر پر عیاں ہوئی..... اعلان کر دیا..... تمہارا شعار محمد ﷺ ہے اللہ

اکبر..... فارس کی طاقتور فوج سے مقابلہ ہوا..... آن کی آن میں..... عظیم فوج دم دبا کر بھاگ

نکلی..... اور اس اسم مقدس کے تصدق سے..... حارثہ کو فقید البشال فتح نصیب ہوئی..... کامیابی و

کامرانی نے بڑھ کر اس کے قدم چوم لیے۔

تاجدار کائنات ﷺ نے سماعت فرمایا..... تو اعلان کیا:

”میری وجہ سے ہی ان کو کامیابی حاصل ہوئی۔“ الخصائص الكبرى ،

# 8

## حرف حرف روشنی

- 1۔ وہی اول وہی آخر
- 2۔ حیات قلوب مومن
- 3۔ اسرار محبت
- 4۔ حسن تلفظ
- 5۔ تقسیم عجیب
- 6۔ خُلِقْتَ مُبْرَأً مِّنْ
- 7۔ برزخ کبری
- 8۔ خزانہ غیب
- 9۔ حروف کافیف
- 10۔ درخشندہ حروف
- 11۔ دو جہاں کی سیادت
- 12۔ میم ثانی کی توسیط
- 13۔ زفرق تا بقدم
- 14۔ جواہر ہی جواہر

میم سے ہیں محبوب وہ رب کے  
حائے حاکم عجم و عرب کے  
دوسری میم سے مالک سب کے  
دال سے داتا دونوں جہاں کے  
جو د ہے ان کا عام  
شہد سے پیٹھا محمد نام

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

علامہ محمد بشیر کوٹلی لوہاراں

## وہی اول وہی آخر

ہاں ہاں..... گلستان اسمائے مصطفیٰ ﷺ..... میں حکم اور نکہت کے شگفتہ پھول ہی پھول ہیں..... سید البشر ﷺ..... کا اسم گرامی احمد ﷺ ہے..... جس کی ابتداء الف سے ہے اور اس کا مخرج مبتداء الخارج ہے..... اور یہ الف عشاق کی توجہ اس امر کی طرف دلا رہا ہے..... کہ اس اسم پاک کا مسمی بھی مبتداء ہے..... جی ہاں..... مبتداء کائنات ہے..... سنو سنو.....! یہ کیسی ایمان پرور صدا آرہی ہے

﴿وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ القرآن الحکیم الانعام، ۶: ۱۶۳

ہاں ہاں..... محتاج الیہ..... محتاج سے ہمیشہ مقدم ہوتا ہے..... اور تاجدار مدینہ ﷺ کی ساری کائنات..... رحمت کی بھیک میں محتاج ہے..... اور آپ کی ذات والا صفات محتاج الیہ ہے.....

سنو سنو.....! صد اقتوں سے لبریز کلام سنو.....!

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ القرآن الحکیم الانبیاء، ۲۱: ۱۰۷

شہنشاہ عرب و عجم..... ﷺ..... سے کائنات کے وجود اول سے سوال ہو رہا ہے..... آپ ارشاد فرما رہے ہیں: ”میرا نور“

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي . مدارج النبوة، ۱: ۷ مرقاة المفاتیح، ۱: ۱۶۷

خیر الوری..... علیہ التحیة والثناء کا اسم گرامی..... محمد..... ﷺ ہے۔ اس کا پہلا حرف میم ہے..... در میم کا مخرج ختام الخارج ہے..... تو یہ پہلا حرف نظر و فکر کو ایک نیا

نکتہ ودیعت کر رہا ہے..... کہ اس کا مسمی ختم نبوت کے لعل بدخشاں تاج سے مشرف ہے۔

﴿وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ القرآن الحکیم الاحزاب ۳۳: ۴۰

ہاں ہاں.....! صدائقوں سے لبریز زبان اقدس کے کلمات سنو.....

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

ابو داؤد، ۲: ۲۲۸

الترمذی، ۲: ۴۵

المسلم، ۲: ۲۴۸

الطبرانی، ۶: ۲۵۲

مجمع الزوائد، ۹: ۲۶۹

مسند احمد، ۲: ۳۹۸

## حیاتِ قلبِ مومن

ہاں ہاں..... میری سرکار..... ﷺ کے اسم گرامی کا حرف کئی نکات کا

حامل ہے..... ایک صاحب ذوق عربی شاعر کیا خوب نکتہ سنجی کر رہا ہے۔

مُحَمَّدٌ مِيمُهُ مَوْتُ لِلْكَفْرِ حَيَاتُ الْقَلْبِ لِلْمُؤْمِنِ بِحَاهُ

وَمِيمٌ ثَانِيٌ مَوْجُ الْمَوَاهِبِ وَدَالٌ خَيْرٌ دَالٍ لَأَسْتَبَاهُ

وَمَنْ يَكْفُرُ بِهِ تَبَّتْ يَدَاؤُهُ شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ مَلَا ذِمَّةُ

محمد کا ميم، کفر کے لئے موت ہے اور حا، قلب مومن کے لئے زندگی ہے

دوسرا ميم، بخشائش کی موج ہے اور دال، بلاشبہ بہترین دال ہے

گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے اور جائے پناہ

جو آپ کا انکار کرے اس کے دونوں ہاتھ تباہ ہوں

## اسرار محبت

اے مشتاقان جمال مصطفوی..... اندازہ تو کرو..... اسرار محبت بھی کتنے نرالے ہوتے ہیں..... پروردگار عالم نے مکان و لامکان کی وسعتوں میں..... اسم رسالت کو اسم جلالت کی معیت و مقارنت کا اعزاز و شرف تو عطا کیا ہی ہے..... دیکھو کیسی مناسبت بھی عطا کر دی.....

- |                                    |   |
|------------------------------------|---|
| تو اسم رسالت میں بھی چار           | ۱۔ اسم جلالت میں چار حرف ہیں              |
| تو اسم رسالت بھی نقاط سے خالی      | ۲۔ اسم جلالت نقاط سے خالی ہے              |
| تو اسم رسالت میں بھی ایک شد        | ۳۔ اسم جلالت میں ایک شد ہے                |
| تو اسم رسالت میں بھی ایک سکون      | ۴۔ اسم جلالت میں ایک سکون ہے              |
| تو اسم رسالت میں بھی دو حرف احاد   | ۵۔ اسم جلالت میں دو حرف احاد (ا، ہ)       |
|                                    | (ح، د)                                    |
| تو اسم رسالت میں بھی دو حرف عشرات  | ۶۔ اسم جلالت میں دو حرف عشرات (ل، ل)      |
|                                    | (م، م)                                    |
| تو اسم رسالت میں بھی ایک جنس کے دو | ۷۔ اسم جلالت میں ایک جنس کے دو حرف (ل، ل) |
|                                    | حرف (م، م)                                |
| تو اسم رسالت کے اعداد بھی          | ۸۔ اسم جلالت کے اعداد بھی جفت (۶۶)        |
|                                    | جفت (۹۲)                                  |





اسی طرح اسم رسالت:

محمد ﷺ

م می م ح ا م می م م می م

م می ح ا م می م م می م

30+4

1+8+10+40

21=3+4

1+8+1+4

3=2+1

## حسن تلفظ

ہاں ہاں..... اے رخ والضحیٰ کے دیوانو.....! اسم رسالت کا تلفظ بھی حکمت سے خالی نہیں ہے..... اسم جلالت کے تلفظ کے وقت دونوں ہونٹ جدا ہوتے ہیں اور اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ خالق مخلوق میں فاصلے ہی فاصلے ہیں، اور اسم رسالت کے تلفظ کی ابتداء میں ہی یہ باہم مل جاتے ہیں جو اس خاکدان گیتی کی تیرہ وتار یک مخلوق کو پکار پکار کہہ رہے ہیں کہ یہ فاصلے اگر سمیٹنا چاہتے ہو تو دامن مصطفوی سے لپٹ جاؤ..... بحر تو حید میں غوطہ زنی چاہتے ہو، تو محبت مصطفیٰ ﷺ کا طوق گلوئے نیاز مندی کی زینت بنا لو..... وہلیز مصطفوی پر جبین نیاز رکھے بغیر وصول الی اللہ کا تصور ہی باطل ہے۔

﴿إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾

آل عمران ۳: ۳۱

القرآن الحکیم

ہاں ہاں..... رسالت تو نام ہی خالق مخلوق کے درمیان رابطہ ہے۔

## تقسیم عجیب

اس نام اقدس کو..... اسم باری تعالیٰ کے ساتھ..... اشتقاق میں بھی مناسبت ہے  
..... شاعر مصطفیٰ..... سیدنا حسان بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں:

وَ شَقَّ لَهُ مِنْ اِسْمِهِ لِيُجَلَّهُ  
فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَ هَذَا مُحَمَّدٌ

دیکھو دیکھو..... تاجدار کائنات..... صلی اللہ علیہ وسلم..... پر باران رحمت و عنایت کس طرح  
جھوم جھوم کر برس رہا ہے کہ آپ کے نام اقدس کو اپنے اجلال و کرام کے لیے..... اپنے نام  
سے نکالا.....

نگاہ محبت اٹھاؤ..... صاحب عرش، محمود ہے..... اور صاحب فرش، محمد  
ہے..... صلی اللہ علیہ وسلم..... حمد سے چار اسماء مشتق ہیں:

(1) محمود..... یہ رب العالمین جل جلالہ..... اور رحمۃ اللعالمین میں مشترک ہے  
..... یہ دونوں کے کمال محمودیت پر دال ہے..... اگرچہ دونوں کی محمودیت میں عظیم فرق ہے۔  
(2) حمید..... یہ رب العالمین جل جلالہ کے ساتھ مختص ہے..... اس نام پاک کے دو  
معنی ہیں..... اور دونوں معنوں کے بدلے میں..... حبیب معظم نور مجسم..... صلی اللہ علیہ وسلم..... کو دو نام  
عطا فرمائے۔

(3) حمید..... میں معنی فاعلیت کا اعتبار ہو..... ”بہت تعریف کرنے والا“ بھی کس کی بہت  
تعریف کرنے والا.....؟ اس کا جواب..... لفظ..... محمد..... عطا کر رہا ہے..... ”بہت ہی

تعریف کیا گیا۔“

اے پیارے مصطفیٰ..... علیک الصلوٰۃ والسلام..... اگر میں حمید ہوں  
..... تعریف کرنے والا..... تو آپ محمد ہیں..... ﷺ..... ”بکثرت اور بار بار تعریف  
کئے گئے۔“

- تمہارے برابر میں کسی کی تعریف نہیں کرتا۔

(4) حمید..... میں معنی مفعولیت کا اعتبار ہو..... ”بہت تعریف کیا گیا“..... بھئی کس سے  
بہت تعریف کیا گیا..... اس کا جواب لفظ احمد مرحمت فرما رہا ہے۔

یعنی اے میرے محبوب پاک..... ﷺ..... اگر میں حمید ہوں..... ”بہت  
تعریف کیا گیا“..... تو آپ احمد ہیں..... ”بہت ہی تعریف کرنے والے“  
تمہارے برابر میری کوئی تعریف نہیں کر سکتا۔

خُلِقْتَ مُبْرَأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ

سَبَّحَانَ اللّٰهُ سَبَّحَانَ اللّٰهُ.....! اسم رسالت کی ہر جہت ہی نرالی ہے.....!

نوکھی ہے..... ہر پہلو ہی شان اعجازی کا مالک ہے..... اسم رسالت کی..... اسم جلالت کے  
ساتھ..... یہ بھی مناسبت ہے کہ دونوں ہی معنی پر دلالت کے لیے حروف کے محتاج نہیں ہیں۔  
جی ہاں.....! اکثر کلمات..... حروف کی توڑ پھوڑ..... اور..... شکستگی سے بے معنی و

مہمل ہو جاتے ہیں..... لیکن اے اسم رسالت..... فداک ابی و امی و روحی..... تو  
اپنے مسمی کی طرح بے نظیر ہے..... بے مثال ہے.....

ہاں ہاں.....! اسم جلالت..... مِنْ حَيْثُ الْمَجْمُوعِ..... صفات متعددہ پر دال ہے..... اور شکستگی سے ایک ایک صفت کا آئینہ ہو جاتا ہے۔

(1) پہلا حرف میم جدا کرو..... تو باقی حمد رہ جائے گا..... جو آپ کے پیکر تعریف و توصیف ہونے کا اعلان کر رہا ہے..... اور اس اعلان کی حقانیت پر کائنات سفلی و علوی..... کا ذرہ ذرہ..... شاہد صادق ہے..... دلیل ناظر ہے۔

(2) دوسرا حرف حا بھی منقطع کر لو، تو باقی مدرہ جائے گا..... مد کا معنی کھینچنا ہے..... جی ہاں..... آپ ہی عصیان و سرکشی..... کی دلدل غلیظہ سے انسانیت..... کو کھینچ کر..... وصول الی اللہ کی منزل پر فائز کر رہے ہیں..... ہاں ہاں..... یہ سب حق ہے..... حقیقت ہے..... نبوت و رسالت نام ہی اس کا ہے۔

﴿دَاعِيَا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ﴾

القرآن الحکیم الاحزاب ۴۶:۳۳

جی ہاں..... مدنی آقا..... ﷺ..... تو پروانوں کی طرح..... جہنم کی وادیوں میں گرنے والوں کو ازار بندوں سے کھینچ کر..... دردناک عذاب سے محفوظ فرما رہے ہیں۔

﴿أَنْتُمْ تَقْتَحِمُونَ فِي النَّارِ كَالْفَرَاشِ وَأَنَا آخِذُكُمْ بِحُجَزِكُمْ هَلُمُّوا إِلَيَّ﴾

القرآن الحکیم

(3) تیسرا حرف، میم علیحدہ کر دیں..... تو باقی دال ہے..... دال کا معنی رہنمائی کرنیوالا ہے..... سوچ کیا رہے ہو.....؟ گمراہی اور جہالت کے اندھیر اور گبیہر جنگل میں..... برگشتہ بھٹکے ہوئے انسان کو راہ مستقیم پر گامزن فرمانے والے یہی تو ہیں۔

فقط اتنا ہی..... بلکہ..... آپ کی ذات..... ذات خداوندی پر دال ہے۔ آپ کی صفات، صفات الہیہ پر دال ہیں..... کیونکہ آپ ہی تو..... رب کائنات کے مظہر اتم ہیں..... کان لگا کر سنو، آواز آرہی ہے

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ﴾ القرآن الحكيم النساء، ۴: ۱۷۴  
حرف آخر کو باقی رکھ کر..... فقط حاکو جدا کریں..... تو باقی..... ممد..... اس کا معنی ہے مدد کرنے والا..... اور عطائے خداوندی سے..... آپ ہمیشہ سے اپنے چاہنے والوں کی مدد فرماتے رہے ہیں..... مصائب و آلام کی شمشیر و سناں سے لخت لخت..... آپ کے آستانہ اقدس میں ہی پناہ لیتے ہیں۔

## برزخ کبری

اسی میم مشدود..... میں ایک اور نکتہ بھی کار فرما ہے۔  
میم کا تعلق اول ح سے..... اور تعلق ثانی دال سے۔  
ح سے حق کی طرف اشارہ ہے کہ مدنی تاجدار..... ﷺ کا تعلق اول..... تو  
اللہ ﷻ سے ہے..... اگر ہدایت اہل دنیا آپ سے متعلق نہ ہوتی، تو اس کی طرف اصلاً متوجہ نہ ہوتے.....

## خزانہ غیب

سنو سنو.....! صحیفہ رشد و ہدایت سنو.....!

﴿عِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ﴾

الانعام ۶: ۵۹

القرآن الحکیم

غیب کی چابیاں اسی کے پاس ہیں.....

ایک بار پھر کان لگاؤ:

﴿ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ﴾

الشوری، ۴۲: ۱۲

الزمر، ۲۹: ۶۳

القرآن الحکیم

آسمانوں اور زمینوں کی چابیاں اسی کے لئے ہیں..... مفتح اور مقالید کا معنی.....

چابیاں..... ہیں..... بھئی چابیاں ہیں..... تو تالا بھی ہوگا..... چابیاں اور تالا بھی ہے..... تو

کھلے گا بھی..... وگرنہ بے فائدہ ہے..... تو کون سی وہ ذات ستودہ صفات ہے..... جن کو یہ

چابیاں عطا کر دی جائیں گی..... تاکہ وہ زمین و آسمان کے خزانوں کو جی بھر کر سمیٹ لیں.....

اور آگے امت میں تقسیم فرمائیں..... مفتح کا اول و آخر..... م. ح..... اور مقالید کا اول و

آخر..... م. د..... اس جواب دے رہا..... کہ..... سیدنا محمد ﷺ..... ہاں ہاں.....

جی بھی تو..... مدنی سرکار، احمد مختار ﷺ..... تحدیث نعمت کے طور پر ارشاد فرما رہے

ہیں:

أُوتِيَتْ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ

جواهر البحار، ۲: ۱۲۸

الوفاء، ۱: ۳۶۳

مسند احمد بن حنبل، ۲: ۳۹۶

مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کر دی گئیں۔

پھر ارشاد فرماتے ہیں:

أُوتِيَتْ بِمَقَالِيدِ الدُّنْيَا عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقَ جَاءَنِي بِهِ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ

قَطِيفَةٌ مِّنْ سُنْدُسٍ .

الوفاء، ۱: ۲۷۴

الزرقانی علی المواہب، ۵: ۲۶۰

مجمع الزوائد، ۹: ۲۰

حجة الله على العالمين، ۳۱ جواهر البحار، ۲: ۱۲۸

ایک چتکبرے گھوڑے پر مجھے دنیا کی چابیاں عطا کی گئیں، جسے جبریل (

الطیة) لائے، جس پر ریشم کا کپڑا تھا۔

## حروف کا فیض

سبحان الله سبحان الله..... پروردگار عالم نے بعض انبیاء کرام کو آپ کے

نام اقدس کا ایک ایک حرف عطا فرمایا۔

میم..... آدم، ابراہیم، اسمعیل، موسیٰ، سلیمان، مسیح،

اسموئیل اور ارمیا..... علیہم السلام کو

ح..... نوح، صالح، یحییٰ، اور اسحاق علیہم السلام کو۔

دال..... آدم ہود، داؤد، اور ادریس..... علیہم السلام کو۔

## در خشنده حروف

ہاں ہاں.....! حروف مقطعات کی طرح..... ایک ایک حرف متعدد معنی و مفاہیم پر

دال ہے۔

میم..... محبوبیت..... محمودیت..... اور مصطفائی پر دال ہے۔

ح..... جمادیت..... حمایت امت..... پر دال ہے۔



دال..... دعوت..... پر..... دال ہے۔

اس قیاس پر یہ اسم شریف..... آپ کے دو سو تترالیس (243) صفات کا اجمال

ہے..... دوسوان میں سے بمصدر میم..... چونتیس بمصدر حا..... اور نو بمصدر

دال ہیں۔

## دو جہاں کی سیادت

میم اول، اعداد کی جہت سے چالیس برس

حا..... حکومت

میم ثانی..... ملک آخرت

اور دال..... دنیا کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

گویا اسم رسالت اشارہ کر رہا ہے:

کہ تاجدار کائنات ﷺ کو چالیس برس میں دنیا و آخرت عنایت ہوئی۔

## میم ثانی کی تو سیط

اے اہل نظر.....! غور کرو..... اے اہل فکر.....! فکر کرو..... اسم رسالت میں میم

ثانی کی تو سیط و تشدید..... میں کیسا عجیب و غریب نکتہ ہے..... حرف مشدود کا تعلق پہلے سے بھی

ہوتا ہے..... اور بعد والے سے بھی..... لیکن..... پہلے سے تعلق پہلے ہوتا ہے اور بعد والے

سے بعد..... اور بعد والے کا تعلق پہلے سے..... فقط اس حرف مشدود کے واسطے ہوتا

ہے۔

ہاں ہاں.....! یہ حقیقت تو اظہر من الشمس ہے۔  
ادھر اللہ سے واصل، ادھر مخلوق میں شامل  
خواص اس برزخ کبریٰ میں تھا حرفِ مشدود کا

جی ہاں.....! دنیوی و اخروی نعمتوں کی برسات فقط ان پر ہی ہوتی ہے..... اور پھر  
پوری کائنات میں تقسیم ان کے ہاتھ سے ہوتی ہے..... ﷺ

## زفرق تا بقدم

سبحان اللہ سبحان اللہ.....! سید دو عالم ﷺ کی..... سیرت مطہرہ کا ہر ہر  
باب اسرار و رموز..... حکم و عبر کا گنجینہ ہے..... صورت مقدسہ کا ہر پہلو درخشندہ ہے کہ زمانہ  
بھر کے فلاسفہ حقیقت مصطفوی کے بحر بے کنار کے ساحل پہ کھڑے انگشت بدنداں دھیمے  
دھیمے..... ہولے ہولے..... زبان حال سے گنگنار ہے ہیں۔

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگر م

کر شمع دامن دل می کشد کہ جائیں جا است

اسم رسالت..... محمد ﷺ کے ہر حرف کی تابندگی چشمان دو عالم کو خیرہ کر

رہی ہے..... کہ ان میں اسرار ہی اسرار پنہاں ہیں..... اشارات ہی اشارات مضمحل ہیں۔

”میم“ سے ملکوتِ اعلیٰ کی طرف اشارہ ہے..... جی ہاں.....! اللہ رب العزت کی

عطا سے ملکوتِ اعلیٰ پر ان کی ہی حکمرانی ہے..... تبھی تو عالم قدس کا ایک ذرہ بھی ایسا نہیں جس

پر حضور سید دو عالم ﷺ کا اسم گرامی منقوش نہ ہو۔

”ح“ سے حفظ و حیات کی طرف اشارہ ہے..... جی ہاں! حفظ یعنی لوح محفوظ کے علوم کی نسبت ایک جز ہیں..... جی ہاں! کائنات بھر میں جو رنگینی حیات ہے۔ وہ اسی ذات اقدس کی وجہ سے ہے..... جی ہاں! بدن کائنات کی وہ روح ہیں..... ﷺ

”حا“..... کے بعد دونوں میم..... ملکوت ظاہر اور ملکوت باطن پر دال ہیں..... جی ہاں!..... ملکوت ظاہر و باطن پر ان کی سلطنت ہے۔

”دال“..... دوام کی طرف اشارہ ہے..... جی ہاں!..... ہر گھڑی ان پر جو رب کریم کی عنایات چھم چھم برس رہی ہے..... وہ دائم مستمر ہیں..... ان میں انقطاع و انفصال ہر گز نہیں۔

سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ..... رب العالمین کے دربار سے ان پر..... ہمہ وقت ہمہ انعم دینوی و اخروی کی برسات ہو رہی ہے..... اور ان کے دربار رسالت سے ہمہ وقت..... ہر ایک کو..... سب کچھ مل رہا ہے..... یہی تو وہ عطاء جلیل ہے..... یہی وہ تقسیم عظیم ہے..... جس کا ذکر ہادی دو عالم شفیع معظم ﷺ اپنی زبان اقدس سے خود فرما رہے ہیں:

إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي.

تقسیم فقط میں کرنے والا ہوں اور اللہ ﷻ عطا کرنے والا ہے۔

## جواہر فی جواہر

سبحان اللہ سبحان اللہ..... جس قدر بحر اسم نبوت میں غوطہ زنی ہوگی

۔ جواہر ہی جواہر..... ہاتھ لگیں گے..... عشاق کے دل..... گلاب بنتے جائیں گے.....

حرف اول ”میم“ کا معنی..... محو الکفر بالاسلام ہے..... جی ہاں.....! یہ

فاران کی چوٹیوں سے ابھرنے والا نور ہی تھا، جس نے کائنات کفر کی شب و بچور کو..... اسلام کی صبح روشن کا روپ دیا۔

سنو سنو.....! عقیدت و محبت کے سنگ سنو.....

رحمت کائنات..... ﷺ..... خود ارشاد فرما رہے ہیں:

میں تو ماحی ہوں، جس سے کفر مٹ جائے گا۔

حرف اول ”میم“ کا معنی..... مَحُو سَيِّئَاتٍ مِّنْ اَتْبَعَهُ ہے.....

جی ہاں.....! یہ کتنی بڑی صداقت ہے..... کہ ان کے تصدق..... ان کے پیرو

کاروں کی خطائیں اور لغزشیں محو ہوتی ہیں..... یہ سلسلہ انسان اول سے آغاز پذیر ہوا..... آج

تک جاری ہے..... اور قیامت تک مستمر و دائم رہے گا۔

حرف اول ”میم“ کا معنی..... مِّنَ اللّٰهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ

رَسُوْلًا ہے..... جی ہاں.....! کائنات بھر میں رب کائنات کے کروڑوں فضل و احسان ہیں

لیکن فضل عظیم، احسان عظیم فقط مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس ہے..... ہاں ہاں..... ان کے

تصدق سے ہی تو تمام تر نعمتوں کو وجود ملا۔

لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ النَّارَ .

الموضوعات الكبير، ۱۰۱

حرف اول ”میم“ کا معنی..... ملک امتہ ہے..... جی ہاں.....! وقت ولادت ہی حضور سید دو عالم ﷺ کو اپنی امت..... جمیع کائنات..... کا مالک و قابض بنا دیا گیا..... سنو سنو.....! والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشاد گرامی سنو:

ولادت کے بعد نظر پڑی تو دیکھا..... حضور سرور کائنات ﷺ سجدہ ریز ہیں..... اور ندائے غیب آرہی ہے..... نو مولود کو مشارق و مغارب کی سیر کرا دو تا کہ ساری امت آپ کے اسم گرامی کو جان لے اور صفات کمال کو پہچان لے۔

طُوفُوا بِمُحَمَّدٍ شَرْقَ الْأَرْضِ وَغَرْبَهَا لِيَعْرِفُوهُ بِاسْمِهِ وَنَعْتِهِ وَصُورَتِهِ

الخصائص الكبرى، ۱: ۴۸

اس صدائے دلنواز کے بعد نظروں سے اوجھل ہو گئے..... ایک وجد آفریں..... ایمان افروز اعلان کے سنگ دوبارہ ظاہر ہوئے۔

سبحان الله سبحان الله.....! شاہ بزم ہستی..... ﷺ..... دنیا پر قابض ہو گئے..... ایک ذرہ بھی ایسا نہیں رہا، جو آپ کے قبضہ میں داخل نہ ہوا ہو۔

بَخُ بَخُ قَبْضُ مُحَمَّدٍ عَلَى الدُّنْيَا كُلِّهَا وَلَمْ يَبْقَ خَلْقٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِلَّا

دَخَلَ فِي قَبْضَةٍ

جواهر البحار، ۳: ۳۳۴

حرف اول ”میم“ کا معنی..... مقام محمود..... جی ہاں.....! میدان محشر میں مقام محمود پر آپ ہی جلوہ فگن ہوں گے، جہاں اولین و آخرین ان کی تعریف میں رطب اللساں شفاعت کے خواں ہوں گے۔

حرف ثانی ”حا“ سے مراد..... حکمہ بین الخلق ہے..... جی ہاں.....! جو کاروبار حیات میں سید دو عالم ﷺ کو حکم تسلیم نہیں کرتا..... اور آپ کے فیصلہ پر دل و جان سے مطمئن نہیں ہوتا.....

رب کائنات فرماتا ہے:

وہ ایمان سے ہی محروم ہے.....

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيْ  
نَفْسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَسَلِمُوا تَسْلِيمًا﴾

النساء ۴:

القرآن الحکیم

حرف ثانی ”حا“ سے مراد ”حیات امت“ ہے..... سنو سنو.....!

شاعر مشرق محمد اقبال علیہ الرحمة فرماتے ہیں۔

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو

چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو

یہ نہ ساتی ہو تو پھرے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو

بزم تو حید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے

نبض ہستی پیش آمادہ اسی نام سے ہے

حرف ثالث ”میم“ سے..... مَغْفِرَةُ اللَّهِ تَعَالَى لِأُمَّتِهِ ہے۔

جی ہاں.....! زندگی بھی رُوفِ رَحِيمِ نَبِيِّ كَرِيمٍ ﷺ..... اپنی امت کے لئے

بخشش کی دعائیں فرماتے رہے۔

وقت ولادت ہی صفیہ بنت عبد المطلب نے متحرک ہونٹوں کے قریب کان

کئے..... تو آواز آرہی تھی:

اے میرے پروردگار.....! میری امت کو بخش دے.....

اے میرے رب.....! میری امت بخش دے.....

رَبِّ اُمَّتِي رَبِّ اُمَّتِي

معارج النبوت، ۲: ۹۸

سبحان الله سبحان الله.....! بعد از وصال بھی زبان اقدس پر یہی

دعا جاری تھی..... صحابی رسول سیدنا قثمؓ اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ میں سب سے

آخر میں قبر انور سے نکلا۔ چہرہ والضحیٰ پر نگاہ محبت جمی، تو دیکھا ہونٹ ہل رہے

تھے..... کان لگائے تو آواز آرہی تھی:

رَبِّ اُمَّتِي رَبِّ اُمَّتِي

مدارج النبوة

اور سنو سنو.....! میرے مدنی تاجدار ﷺ فرماتے ہیں:

”قبر میں مجھ پر تمہارے اعمال پیش کئے جائیں گے اگر اچھے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ

کی حمد کروں گا برے ہوں گے تو استغفار کروں گا۔“

تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَجَدْتُ خَيْرًا حَمِدْتُ

اللَّهُ.

وَإِنْ وَجَدْتُ سُوءًا اسْتَغْفَرْتُ لَكُمْ.

الصاوی، ۲: ۱۶۷

حرف ثالث ”میم“ سے مراد..... ”مناوی الموحدین“ ہے.....

جی ہاں۔۔۔۔! وہی تو حید کے جام بھر بھر کے پلانے والے ہیں.....

حرف رابع ”دال“ سے مراد..... الداعی الی اللہ تعالیٰ.....

سید البشر ﷺ کی سیرت طیبہ کی اسی جہت پر قرآن کریم مہر تصدیق ثبت کر رہا

ہے۔

﴿ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ﴾

الاحزاب ۳۳: ۴

القرآن الحکیم

سبحان الله سبحان الله.....! معلم کائنات ﷺ نے دعوت الی اللہ

کا حق ادا کر دیا..... سنو سنو.....! یہ دعوت پھلوں کی بیج پر نہ تھی..... یہ دعوت مداحوں کے جھمکنے

میں نہ تھی..... یہ دعوت چاہنے والوں میں نہ تھی..... یہ دعوت ایسے ماحول میں نہ تھی..... جہاں

دعوت دیتے ہی عداوتوں کا..... کدورتوں کا سیلاب اٹھ پڑا..... حسد کینہ کی آندھیاں چڑھ

دوڑی تھیں..... راہوں میں کانٹے بچھنے لگے تھے..... نماز کی حالت میں کمر اقدس پر غلاظت



رکھی جانے لگی تھی..... تھیں..... بازاروں سے گزرتے وقت سرانور پر گندگی پھینکی جانے لگی تھی..... گلی کوچوں میں..... دشنام طرازیوں شروع ہو گئی..... العیاذ باللہ العیاذ باللہ..... یہ داعی، مجنون ہے..... شاعر ہے..... ساحر ہے..... افسانہ گو ہے..... ماننے والوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا..... قتل کے منصوبے ہونے لگے تھے..... عزیز واقارب شمشیر و سناں لے کر میدان جنگ میں کود پڑے تھے..... وہ کونسا ظلم ہے جس کی انتہا نہ ہوئی..... لیکن پائے مبارک میں ذرہ برابر بھی لغزش نہ آئی..... چشم فلک نے دیکھا..... کرب آلام گپیہر تاریک بادلوں میں بھی دعوت و ارشاد کا تسلسل ایک لمحہ کے لئے بھی منقطع نہ ہوا..... اور پھر چشم فلک نے یہ حیرت انگیز منظر بھی دیکھا کہ وہ جانی دشمن اشارہ ابرو پر جانیں تک قربان کرنے کے لئے تیار رہتے۔

ہاں ہاں.....! دعوت و ارشاد کا یہ انوکھا انداز کیوں نہ ہوتا.....؟ آپ کے اسم گرامی کا ایک ایک حرف اس حقیقت باہرہ کو بیان کرتا ہے۔

حرف رابعہ ”دال“ سے مراد دَلِيلُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَى الْجَنَّةِ ہے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ.....! وہ انسانیت کو جہنم کی طرف جانے

والے راستوں سے ہٹا کر شاہراہ جنت پر گامزن کر رہے ہیں۔

جی ہاں.....! وہ دنیا میں بھی جنت کی طرف راہنمائی کرتے ہیں اور آخرت میں بھی

ان ہی کے ترق سے ان کی امت جنت میں داخل ہوگی۔

# 9

## عدد عدد روشنی

1- یہ ہی ہے اصل عالم ﷺ

2- تو تنہا داری ﷺ

3- بعد از خدا بزرگ توئی

4- چار کی بہاریں

5- (92) امتیازات

6- اسم اعظم

عدو نکالو ہر چیز کے چوگن کر لو وائے  
دوملا کے چچکن کر لو بیس کا بھاگ جگائے  
باقی بچے کونوگن کر لو دواس میں اور ملائے  
کہت کبیر سنو بھئی سادھو نام محمد آئے

﴿ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴾

(کبیر داس)

## یہ ہی ہے اصل عالم

مدنی آقا ﷺ..... اصل کائنات ہیں..... اساس کائنات ہیں..... مقصود

کائنات ہیں.....

لولاک کا عظمتوں والا سہرا ان کے سر ہے..... ہاں ہاں ہاں.....! جی جی تو..... میرے آقا ﷺ

کا اسم گرامی بھی اصل کائنات ہے..... جس طرح مسمی بحکم حدیث کُلُّ الْخَلَائِقِ مِنْ

نُورِی..... ساری کائنات کی اصل ہے..... یہی شان ان کے اسم گرامی کی ہے..... ﷺ.....

ہاں جس طرح فرع کے تجزیہ سے اصل باقی رہ جاتی ہے، اسی طرح ہر شے کے نام

کا بقاعدہ ذیل تجزیہ کرنے سے نام پاک کے اعداد (92) باقی رہ جاتے ہیں۔

کسی شے کے اعداد کو چوگنا کر لو، حاصل میں دو جمع کر لیں، پھر حاصل کو پانچ گنا کر

لیں۔ اب حاصل کو بیس پر تقسیم کر لیں۔ بقیہ نوگنا کر کے دو جمع کر لیں، تو حاصل 92 ہوگا۔ یہ

ہی اعداد اسم گرامی محمد ﷺ کے ہیں۔

عدد نکالو ہر چیز کے چوگن کر لو وائے

دوملا کے چکن کر لو بیس کا بھاگ جگائے

باقی بچے کو نوگن کر لو دو اس میں اور ملائے

کہت کبیر سنو بھی سادھو نام محمد آئے

﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

## تو تنہا داری

کائنات میں افراد کی درجہ بندیاں ہیں..... ساری کائنات کا حسن انسان میں یکجا ہے..... ساری کائنات کا حسن انبیاء و رسل میں ہے..... اور سارے انبیاء کے حسن کا اجتماع ذات مصطفوی میں ہے..... ہاں ہاں.....! وہ تمام کمالات و امتیازات..... معجزات و خصوصیات..... خصائل و شمائل..... محاسن و مناقب..... فضائل و فواضل..... جو انفرادی طور پر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عطا کئے گئے..... وہ سب کے سب پیکر مصطفیٰ ﷺ میں یکجا و مجتمع نظر آتے ہیں۔

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعداد کم بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ ان میں جو رسول ہیں وہ تین سو تیرہ ہیں..... رسول نبی سے اس جہت میں ممتاز ہوتا ہے کہ وہ مستقل شریعت کا حامل ہوتا ہے۔

رسول انبیاء کرام کے سردار ہیں..... رسولوں کی تعداد 313 ہے اور تین سو چودھویں ذات میرے آقا ﷺ کی ہے اور بسط کے اعتبار سے یہ ہی عدد اسم محمد کا ہے..... گویا یہ بابرکت نام اس جانب اشارہ کر رہا ہے کہ سارے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کمالات، اسی ہستی مقدس میں مجتمع ہیں۔

میم: م+ی+م 90 40+10+40

ح: ح+ا 9 1+8

میم: م+ی+م 90 40+10+40

90 40+10+40 میم: م+ی+م

35 30+1+4 دال: د+ا+ل

## بعد از خدا بزرگ توئی

دیکھو دیکھو..... اعداد اسم محمدی کے کمال کے جلوؤں کا مشاہدہ کرو..... میرے کریم

آقلاﷺ کے اسم گرامی کے اعداد..... 92..... ہیں۔

اکائی 2 ہے اور اپنی زبان حال سے اعلان کر رہی ہے:

”بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر“

دہائی 9 ہے اور اس کی یہ خصوصیت ہے کہ سارے پہاڑے میں کہیں بھی فنا نہیں

ہوتا..... دیکھے اور عقل کی کسوٹی پر پرکھیے:

$$9=2+7 \quad 27=3 \times 9 \quad 9=1+8 \quad 18=2 \times 9$$

$$9=4+5 \quad 45=5 \times 9 \quad 9=3+6 \quad 36=4 \times 9$$

$$9=6+3 \quad 63=7 \times 9 \quad 9=5+4 \quad 54=6 \times 9$$

$$9=8+1 \quad 81=9 \times 9 \quad 9=7+2 \quad 72=8 \times 9$$

$$9=9+0 \quad 90=10 \times 9$$

میرے کریم آقلاﷺ کے نام کی دہائی کو ایسی بقا ملی ہے، تو ذات کا عالم کیا ہوگا؟

## چار کی بہاریں

سبدار اللہ سبدار اللہ..... نام اقدس کے حروف شریفہ چار ہیں..... اور

چار کے عدد کا..... کائنات زیریں و بالا میں راج لگتا ہے۔

مقرب فرشتے چار ہیں جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل علیہم الصلوٰۃ

والسلام

سیدنا نوح، سیدنا ابراہیم

مدنی سرکار ﷺ کے علاوہ

سیدنا موسیٰ، سیدنا عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام

صاحب شرائع پیغمبر بھی چار

تورات، زیور، انجیل، قرآن مجید

آسمانی کتب بھی چار

ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، حیدر

خلفاء راشدین بھی چار

کوار ﷺ

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ

عمدہ عبادات مقصودہ بھی چار

نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ

سلاسل صوفیہ بھی چار

ابو حنیفہ، محمد بن ادریس شافعی، مالک، احمد

مہندین امت بھی چار

بن حنبل ﷺ

پانی، مٹی، آگ، ہوا

عناصر انسان بھی چار

وجود کے لئے موقوف علیہ چار۔ مادی، صوری، فاعلی، غائی

شرق، غرب، شمال، جنوب

جہات عالم بھی چار

دریائے بہشت بھی چار  
انہار بہشت بھی چار  
فرائض وضو بھی چار  
فرائض روزہ بھی چار  
اجتناب

شہد، شیر، آب، شراب  
زنجبیل، سلسبیل، ریحق، تسنیم  
منہ دھونا، ہاتھ کہنیوں تک، مسح سر، پاؤں ٹخنوں تک  
نیت، جماع سے اجتناب، کھانے سے اجتناب، پینے سے

غسل مسنون بھی چار  
پہشتوں میں سر امیں چار  
بہشت کے باغ بھی چار  
لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
قرآن پاک میں  
بنو آدم کے افضل گروہ بھی چار  
کلمات مبارک عند اللہ بھی چار

غسل جمعہ، غسل احرام، غسل عید الفطر، غسل عید الاضحیٰ  
دار الحیوان، دار الخلد، دار المقام، دار السلام  
جنت النعیم، جنت الفردوس، جنت العدن، جنت الماوی  
جو حصن امان ہے، اس کے کلمات بھی چار  
کہ مفتاح خزانہ قرآن ہے، اس کے کلمات بھی چار  
اس نام اقدس کا نزول بھی چار بار  
نبی، صدیق، شہید، صالح  
سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلهَ اِلاَّ اللهُ، اللهُ اَكْبَرُ

## بانوے (92) امتیازات

سبحان الله سبحان الله .....! اسم رسالت محمد ﷺ کے حروف  
ابجد کے اعتبار سے 92 اعداد ہیں ..... اور یہ عدد ان خصوصیات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں  
کہ جن سے ..... سید الکونین ﷺ ..... کو نوازا گیا۔



30 1- پارہ ہائے قرآن

30 2- روزہ ہائے رمضان

17 3- رکعات صلوات

2 4- آسمان سے دو وزیر جبرائیل، میکائیل علیہما السلام

إِنَّ اللَّهَ أَيَّدَنِي بِأَرْبَعَةِ وُزَرَاءَ اثْنَيْنِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ

2 5- زمین سے دو وزیر: ابوبکر، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما

وَاثْنَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ.

الطبرانی، ۱: ۱۷۹ جواہر البحار، ۲: ۱۳۸

4 6- اہل عبا: علی، فاطمہ، حسن، حسین

7 7- سبع مثانی:

(92) ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ﴾

القرآن الحکیم الحجر ۱۵: ۸۷

## اسم اعظم

اسم اعظم کے فضائل ان گنت ہیں۔ اسمائے باری تعالیٰ میں کونسا اسم..... اسم اعظم ہے۔ سلف صالحین نے اپنے مشاہدات اور دلائل کی بنیاد پر مختلف آرا پیش کی ہیں ایک رائے یہ ہے کہ ہر شخص کے لئے وہی اسم..... اسم اعظم ہے..... جس کے اعداد اس شخص کے نام کے اعداد کے برابر ہوں گے..... اگر ایک اسم پاک کے اعداد کم ہوں تو اسمائے باری تعالیٰ سے

ایک سے زائد اسماء ملحوظ ہوں گے۔

جس شخص کا نام ”محمد“ ہو اس کے لئے اسم اعظم کونسا اسم ہوگا؟

اس مقدس اسم کے اعداد 92 ہیں

1- باسط و دود

$$92 = 4 + 6 + 4 + 6 + 9 + 60 + 1 + 2$$

سید مصطفیٰ البکری فرماتے ہیں کہ محمد نامی شخص کو چاہیے کہ وہ ان اسماء کا ورد کرے۔

2- امان:  $92 = 50 + 1 + 40 + 1$

اول دائم

$$92 = 40 + 10 + 1 + 4 + 30 + 6 + 1$$

3- حی وہاب واجد ولی

$$92 = 10 + 8 + 10 + 6 + 5 + 1 + 2 + 6 + 1 + 3 + 4 + 6 + 30 + 10$$

شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

جس شخص کا نام محمد ہو..... وہ سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی، معوذتین اور سورہ الم

نشرح بالترتیب 92 بار پڑھ کر ان اسمائے گرامی کا ورد کرے..... اس کی ریاضت کرے

..... بعد ازاں بارگاہ کبریا میں انہیں اسماء کی مناسبت سے دعا کرے، مثلاً

يَا حَيُّ اَحْيِ ذِكْرِي يَا وَهَّابُ هَبْ كَذَا

يَا وَاجِدُ اَوْجِدْ كَذَا يَا وِليُّ تو لِنِي

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى دعا قبول ہوگی۔

سعدت الدارين، ۳۹۴

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

# 10

## نقش نقش روشنی

- 1- کیا صورت زیبائی ہے
- 2- تسہیل ولادت
- 3- نوبتی بخار
- 4- بو اسیر
- 5- مرض جو بھی ہو
- 6- نا جائز محبت
- 7- حافظہ
- 8- چچک
- 9- جنون مرگی وغیرہ
- 10- دیو پری
- 11- عوالم ملک و ملکوت
- 12- تسخیر قلوب
- 13- تعظیم آدم
- اور دیدار مقدس

لَهُ اسْمٌ صَوَّرَ الرَّحْمَنُ رَبِّي  
خَلَا يُقَهُ عَلَيْهِ كَمَا تَرَاهُ  
لَهُ رِجْلٌ وَفَوْقَ الرَّجْلِ ظَهْرٌ  
وَتَحْتَ الرَّأْسِ قَدْ خُلِقَتْ يَدَاهُ

زرقانی، ۳: ۱۵۴

”آپ کے اسم پر رحمن نے اپنی مخلوق کی تصویر  
بنائی، جس طرح آپ دیکھتے ہیں۔  
اس کے پاؤں ہیں، اس کے اوپر پشت ہے  
اور سر کے نیچے دونوں ہاتھ پیدا کئے“

## کیا صورت زیبائی ہے

بارگاہ خالق ارض و سما میں اس نام کی بڑی قدر و منزلت ہے.....

قرآن حکیم فرقان مجید میں ابدالآباد تک محفوظ ہے.....

انجیر کی قسم..... زیتون کی قسم..... طور سینا کی قسم..... اس امن والے شہر کی قسم

..... بیشک ہم نے انسان کی تخلیق کے سر احسن تقویم کا سہرا سجایا..... یہ احسن تقویم کیا ہے

.....؟ جس کی خاطر رب العالمین نے تمام کبریائیوں..... عظمتوں..... رفعتوں..... اور

بلندیوں کے مالک ہونے کے باوصف..... ایک..... دو..... تین..... نہیں، بلکہ چار قسمیں یاد

فرمائیں..... احسن تقویم کے حسن و جمال رعنائی و زیبائی..... پر اس سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں

ہو سکتی..... متصور ہی نہیں.....

ہاں ہاں.....! شمع مصطفوی کے گرد منڈلاتے ہوئے جان نثار کرنے والے

پروانوں..... لوح ذہن پر مرتسم کر لو..... یہ احسن تقویم تو..... نقش اسم محمد ﷺ ہے۔

سر میم کی طرح گول..... ہاتھ حا کی طرح..... پیٹ میم ثانی کی طرح..... اور

پاؤں دال کی طرح.....

﴿خَلِقَ الْخَلْقَ عَلَى صُورَةِ مُحَمَّدٍ فَالرَّأْسُ مُدَوَّرٌ كَالْمِيمِ وَالْيَدَانِ كَالْحَاءِ

وَالْبَطْنُ كَالْمِيمِ وَالرِّجْلَانِ كَالدَّالِ﴾

الکتر المدفون، ۱۸۷

معارج النبوة، ۲: ۸۲

دقائق الاخبار، ۶

جواہر

شجرة الكون، ۷

مطالع المسرات، ۸۴

البحار، ۲: ۳۳۶-۳۳۷

مخزن چشت، ۷۲ المواہب مع الزرقانی، ۳: ۱۵۴

یا اللہ.....! یہ کیا ماجرا ہے..... اہل جہنم کو جہنم واصل کرنے سے قبل ان کو شکل انسانیت سے محروم کیا جا رہا ہے..... احسن تقویم کی چادر عظمت اتار کر ان کو میدان حشر میں رسوا کیا جا رہا ہے..... اجنبث الحیوانات..... خنزیر کی شکل میں ان کو بدلا جا رہا ہے۔  
ارے یہ سب کچھ تو..... نقش اسم محمد ﷺ کی تکریم و تعظیم ہے..... کیا یہ رحمت خداوندی کو گوارہ ہو سکتا ہے..... کہ شکل..... اسم محمد ﷺ جیسی ہو اور جہنم میں داخل کیا جائے۔

﴿وَلَا يُحَرِّقُ أَحَدٌ مِّنَ الْكُفَّارِ عَلَىٰ صُورَتِهِ بَلْ تُبَدَّلُ صُورَتُهُ عَلَىٰ صُورَةِ

الْخَنزِيرِ﴾ دقائق الاخبار، ۶ المواہب مع الزرقانی، ۳: ۱۵۴

جی ہاں.....! سید الکونین، رحمۃ اللعالمین..... ﷺ کا اسم گرامی شان اعجازی کا مالک ہے..... اس کا نقش پاک..... ہر مرض کی دوا ہے..... ہر دکھ کا علاج ہے..... ہر غم کا مداوا ہے۔

## تسہیل ولادت

1۔ خواتین پر مشکل ترین وقت..... وقت ولادت ہے..... زندگی اور موت کا سنگم ہے..... میری بہنو.....! میری ماؤں.....! ملت اسلام کی وفا شعار بیٹیو.....! گھبراؤ نہیں..... خواجہ حجاز..... ﷺ کے اسم گرامی کے نقش پاک کی چادر تحفظ اوڑھ لو..... یہ مشکل گھڑی ان شاء اللہ العزیز سہل اور آسان ہو جائے گی۔

\*\*\*\*\*

یہ نقش پاک ناف پر باند لیں..... یا سیدھے ہاتھ میں دیں..... ولادت ہو جائے، تو

ذرا اتار کر محفوظ رکھ لیں..... زرقانی علی المواہب، ۳: ۱۵۵

## نوبتی بخار

2- نوبتی اور بادی کا بخار ہے..... تو دل تھوڑا نہ کیجئے..... نقش اسم رسالت کی پناہ

کیجئے..... اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی بخار نہ ہوگا..... بخار آنے سے قبل.....

(وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ) لکھ کر ماتھے پر چسپاں کر دیں۔

## بواسیر

3- بواسیر خونی ہو یا بادی..... ایک خبیث مرض ہے..... بدن ناپاک..... لباس

پاک..... طبیب کی چیک اپ سے..... بلول افسردہ..... اعزہ اقارب کو بتانے سے پرہیز

..... ایک عجیب درد سر ہے..... جسمانی تکلیف تو ہے ہی..... ذہنی اذیت بھی

..... آئیے..... گیہوں کے آٹے کی ٹکیہ پکائیے..... اس پر..... لکھ کر مریض کو سات روز تک

کھلائیں..... اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی مریض شفا یاب ہوگا۔

مع شہستان رضا: ۲/۲۹

## مرض جو بقی ہو

4- بیماری جوئی ہو..... مرض جیسا بھی ہو..... یہ نقش..... لکھ کر گلے میں آویزاں



کریں..... اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی مریض صحت یاب ہوگا۔

## ناجائز محبت

5۔ غیر محرم خواتین..... اور مرد لڑکوں کی..... محبت و دل بستگی نے دلوں پر ڈیرے جمائے..... تو کس قدر پاؤں لڑکھڑائے..... اکثر بدکاری اور بے راہ روی..... نامعقولیت..... اور تضييع اوقات..... اکتاہٹ اور بے کاری کی راہوں پر گامزن کیا..... اس محبت کے اسیر کتنے لوگ..... خود سے بیزار..... بسا اوقت دامن دل کو لگی اس آتش سوزاں کو بجھانے کے لاکھ جتن کئے..... لیکن بے فائدہ و بے سود.....

سلف صالحین کا ارشاد گرامی..... جس شخص نے بھی ناپاک ارادوں..... اور خبیث نگاہوں کے تیر اوروں پر چلائے..... ایک نہ ایک دن اس کے اہل خانہ بھی..... انہیں غلیظ تیروں کی مشق ستم ظرور بنیں گے۔

اس مرض لاعلاج سے..... دامن عصمت و عفت بچانا ہو تو روزانہ لفظ ﴿مُحَمَّدٌ ﷺ﴾ سو بار انگلی کے ساتھ رقم کرے..... محبوب کی دوری کا خیال جمائے..... اور اس کی بری عادات کا تصور کرے..... اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی دل کو سکون اور اطمینان میسر ہوگا۔

## حافظہ

6۔ امور زیست میں بالعموم..... اور طلب علم میں بالخصوص..... حافظہ اور قوت یادداشت ایک دریتیم ہے..... جس کے حصول سے..... شاہراہ زیست و علم پر چلتے چلتے..... راہرو گوہر مقصود کو..... دامن حیات میں سمیٹ لیتا ہے۔ کامرانیاں اور کامیابیاں آکر خود

قدم چومتی ہیں۔ سفید کاغذ پر چالیس بار..... اسم رسالت..... محمد ﷺ عربی رسم الخط میں لکھ کر..... شہد میں ملا کر چالیس روز تک استعمال کریں اور پیتے وقت کہیں: ﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا بِوَسِيلَةِ هَذَا الْإِسْمِ﴾

## چچک

7۔ چچک ایک مکروہ مرض ہے..... چہرے کے چاند کو گہنا دیتی ہے..... خدو خال کے حسن و جمال کو مسخ کر دیتی ہے..... کون ہے جو اپنے حسن کے آفتاب کو..... درخشندہ و تابندہ نہیں دیکھنا چاہتا..... یہی وجہ ہے کہ یہ مرض اذیت جسمانی کے ساتھ ذہنی قلق و اضطراب کا باعث بنتی ہے..... اکثر اوقات اس کا مریض..... احساس کمتری کی دلدل میں سہرتا پالتھڑ جاتا ہے..... اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے..... یہ نقش پاک لکھ کر گلے میں آویزاں کریں..... اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی شفا ہوگی.....

## جنون، مرگی، شقیقہ، کنتھ مالا

8۔ امراض بالا کے لئے ایک نقش دائیں بازو پر، اور دوسرا بائیں بازو پر باندھیں

اور صبح شام تا شفا بدلتے رہیں: شمع شبستان رضا: ۱۹/۲

## دیو پری

9۔ دیو پری چمٹ جاتے ہیں..... طرح طرح کی اذیتیں دیتے ہیں..... جسمانی

تکلیفوں کے علاوہ..... گھر کا ساز و سامان..... خراب و برباد ہوتا ہے..... اہل خانہ کا امن

وسکون غارت ہو جاتا ہے..... خصوصاً شیر خوار بچوں پر اس اثر کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے  
..... والدین بالخصوص ماؤں کا قرار و چین لٹ جاتا ہے..... یہ نقش پاک لکھ کر گلے میں  
آویزاں کریں..... اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی ان بلاؤں سے حفاظت ہوگی۔

\*\*\*\*\*

شمع شبستان رضا: ۲/۲۴

## عوالم ملک و ملکوت

10۔ سنو سنو.....! حضرت بونی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حرف میم..... جو تاجدار کائنات ﷺ کے اسم گرامی کا حرف اول ہے  
..... چالیس بار لکھو..... چالیس بار ہی اس کے ساتھ محمد رسول اللہ لکھو اور اپنے پاس  
رکھو..... ان اسمائے گرامی کے تصدق سے رب العالمین..... امور خفیہ اور عوالم الملک  
والمملکوت کو ظاہر فرمائے گا۔ سعادت الدارین: ۶۵۵

تاجدار کائنات ﷺ کے دیوانو.....! جب اسمائے گرامی کی برکات کا یہ عالم  
ہے کہ ان کے تصدق سے عروس غیب گھونگھٹ اٹھالیتی ہے..... تو اس مسمی کے علوم کا عالم کیا  
ہوگا..... سنو سنو.....! خود عالم ماکان و ما یكون ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں:

﴿ فَوْضِعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتْفَيْ فَوْجِدَتْ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيْ فَعَلِمَتْ مَا فِي السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ ﴾ الدر امینی: ۲/۱۲۶، الترمذی: ۱۵۵

ترجمہ: ”تو باری تعالیٰ نے اپنے دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا

تو میں نے اس کی ٹھنڈک دونوں پستانوں کے درمیان محسوس کی تو میں نے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے، جان لیا۔“

## تسخیر قلوب اور دیدار مقدس

11- سنو سنو .....! مصطفیٰ کریم ﷺ کے اسمائے گرامی کے کمالات سنو

--- حضرت سنوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں..... ریشم کے سفید ٹکڑے پر اسم الہی ”ودود“ لکھو..... اب اس کے گرد اگر د35 بار مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ اور اتنی ہی دفعہ احمد رسول لکھو..... یہ سارا عمل جمعۃ المبارک کے بعد ہو..... اس کے حامل کو اطاعت الہی اور حسنت کی توفیق عطا ہوگی..... شیطان لعین کے وسوسوں سے محفوظ رہے گا..... بندوں کے دلوں میں اس کی ہیبت پیدا ہو جائے گی۔

ہجر و فراق کے دکھتے کونلوں پر شب و روز لوٹنے والو..... جمال مصطفوی کے دیدار کو دن رات ترسنے والو.....! جدائی و فصل کی طویل اور دراز راتوں میں اشک ہائے محبت کے ہار پرونے والو.....! محبت و عقیدت کے سچے جذبات کے سنگ ایام زیست بسر کرنے والو..... سنو سنو..... مژدہ جانفزا سنو..... حضرت سنوسی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:

جو شخص اس ریشم کے ٹکڑے پر طلوع شمس کے وقت ٹکٹی باندھے گا اور گنبد خضرا کے مکین، رحمة اللعالمین ﷺ کی ذات اقدس پر درود شریف بھیجے گا..... سید دو عالم ﷺ اس پر کرم فرمائیں گے اور اس کے آسمان قلب و روح پر، آفتاب نبوت و رسالت طلوع فرمائے گا..... اور اس کے من کو اپنے جلوؤں سے منور کرے گا۔

سعدت الدارین، ۶۵۵

حیوة الحیوان الکبریٰ، ۱: ۵۱

12۔ اور سنو.....! اسم رسالت..... محمد و احمد..... ﷺ..... ایک کاغذ کے ٹکڑے پر لکھ لو..... پھر اکثر اس کی زیارت کرو..... اور آپ ﷺ پر درود پاک پڑھو..... کثرت سے آپ ﷺ کی زیارت ہوگی.....

سعدت الدارین، ۶۵۵

## تعظیم آدم (علیہ الصلوٰۃ و السلام)

13۔ سبحان اللہ سبحان اللہ.....! خالق کون مکاں نے حضرت ابو

البشر ﷺ کو اپنے دست قدرت سے تخلیق فرما کر آسمان کی نوری مخلوق ملائکہ کو حکم دیا: فرشتو آؤ.....! شرف انسانیت پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے لئے اپنی جبین تعظیم ان کے روبرو خم کر دو..... چشم کائنات نے دیکھا کہ خاکی کے سامنے نوری مخلوق سجدہ ریز ہے..... یہ بہت بڑا اعزاز ہے..... لیکن سنو سنو.....! اس اعزاز عظیم کا پس منظر کیا ہے.....؟ اس کا پس منظر یہ ہے کہ سیدنا ابو البشر ﷺ کی شکل اسم محمد کی ہے..... ﷺ

﴿قَالَ سَيِّدِي أَبُو الْمَوَاهِبِ الشَّاذِلِيُّ..... بِظُهُورِ النَّسَمَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ فَهَذَا هُوَ الَّذِي أَوْجِبَ السُّجُودَ فِي الْبِحْرَابِ﴾

سعدت الدارین، ۳۹۱

# 11

کمیرے نطق نے بو سے مینری زباں کے لئے

1۔ دین حق کی شرط اول ہے۔

2۔ اصل الاصول بندگی اس تا جور کی ہے۔

3۔ سنت ابو البشر ﷺ

4۔ رسم محبت

5۔ آنکھوں کا نور

6۔ دوستانہ راجا کنی محروم

7۔ چھوٹے مگر نہ ہاتھ سے دامان مصطفیٰ ﷺ

8۔ گھٹا کھل کے برسی

زباں پر بار خدا یا، یہ کس کا نام آیا

کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کے لیے

تضمین بر اشعار غالب (ناصر کاظمی م ۱۹۷۲ء)

گزر وحدت سے کثرت میں نہ ہوتا ذات مطلق کو

نہ بنا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا

خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے

زباں پر میری، جس دم نام آتا ہے محمد کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معانی قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کے ہیں عیاں ناسخ

برائے قافیہ رکھا ہے میں نے میم احمد کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناسخ لکھنوی م ۱۸۳۸ء

## دین حق کی شرط اول ہے

اے امت مسلمہ کے خوش نصیب لوگو..... تمہیں یہ شرف عظیم بخشا گیا..... کہ تمہاری نسبت آقائے دو جہاں ﷺ سے ہے..... اس حسین و عظیم نسبت سے لمحہ بھر کے لئے غافل نہ ہو..... یہ تعلق ہمہ وقت لوح ذہن و قلب پر مرتسم ہونا چاہیے..... یہی تعلق و نسبت تو ایمان ہے..... اسکی ذات کے ساتھ والہانہ عشق و ادب روح اسلام ہے..... اور جان ایمان ہے..... اگر بدن کے اعمال اس روح سے محروم ہو گئے تو ہرگز ہرگز اعمال کا مردہ بدن..... بارگاہ رب العالمین میں قبول نہ ہوگا۔

بارگاہ خداوندی میں دست بستہ قیام..... پاکگاہ جبروت میں لرزیدہ و خمیدہ نگاہوں کا نذرانہ..... دربار جلالت میں..... جبین عبادت کی سجدہ ریزیاں..... خون پسینہ سے کمائی ہوئی دولت کا انفاق فی سبیل اللہ..... فاقہ کشی کی چھلکتی لہروں پر ترس..... مساکین و یتامی کی چارہ سازی..... تقرب ایزدی کی نیت سے..... عزیز وطن..... محبوب اہل عیال کی قربانی..... بیت اللہ شریف کا طواف..... دیوانہ وار گھومنا..... صفاء مروہ کے درمیان..... عشق الہی کی روایت کی تابندگی..... میدان عرفات میں عجز و انکسار میں ڈوبی ہوئی فریادیں..... محبت خلیل کی ضو فشانی..... اعداء اسلام کی ظالم تلواروں..... تیز دھار خنجروں..... نوکیلے و سنگدل نیزوں کے سامنے سینہ سپر ہونا..... عروش صبح صادق کے نقاب سرکانے سے..... آفتاب کے شبتانی دبیز پردوں کے پیچھے چھپنے تک مشروبات کی حلاوتوں..... رنگارنگ مطعومات کی شیرینیوں اور ملاحتوں..... اپنی رفیقہ ہائے زیست سے بے نیازیاں سہی..... لاکھ سہی..... بے شمار سہی.....



اگر دامن حیات..... گوہر ادب مُصْطَفٰی ﷺ سے محروم ہو گیا تو سب اعمال اکارت  
جائیں گے..... اور اکارت جانے کی خبر تک بھی نہ ہوگی..... خبر کیوں ہو..... خبر ہو جانے سے تو  
..... توبہ کا شائبہ ہے..... لیکن اللہ رب العزت تو بے ادب کو توبہ کی توفیق ہی نہیں دینا چاہتا  
..... ہاں ہاں..... اس بے ادبی سے نعمت ایمان ہی چھین لی جائے گی۔

سنو سنو.....! صحیفہ قدس کتنا صریح اعلان کر رہا ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا ط وَلِلْكَافِرِينَ

عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

البقرة ۲: ۱۰۴

القرآن الحکیم

## اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

سنو سنو.....! جلال جبروت سے لبریز صدا آرہی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ  
بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالِكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾

الحجرات ۲: ۴۹

القرآن الحکیم

جی ہاں..... تعظیم تکریم کرو..... جس قدر ہو سکے..... ادب کرو..... امکان سے بڑھ

کر کرو..... محبت کرو..... حد سے زیادہ محبت کرو.....

ہاں ہاں..... ان سے منسوب ہر ہر شے کی تعظیم کرو..... ہاں ہاں..... ان سے

متعلق ہر ہر چیز کا ادا کرو..... ان سے نسبت رکھنے والے ہر ہر امر سے محبت کرو.....

جی ہاں.....! نام مُحَمَّد ﷺ..... کا تلفظ..... زبان پر شہد گھولے..... یا نام  
مُحَمَّد ﷺ..... کی شیریں آواز کانوں میں رس گھولے..... تو وجد و مستی کی سر  
شاری میں..... اپنے دونوں انگوٹھے چوم کر..... بے جھجک آنکھوں سے مس کرو..... یہ ادب  
ہے..... یہ محبت ہے..... یہ تعظیم ہے..... یہ دیوانگی ہے..... ہاں ہاں.....! اس دیوانگی کے  
قدموں پر..... ہزاروں فرزانگیاں تار و پھار چھاور ہیں۔

## سنت ابو البشر (علیہ السلام)

اے اولاد آدم.....! یہ ادب..... یہ محبت..... یہ تعظیم تو سیدنا ابو البشر ﷺ کی  
سعادت ہے..... والدین کی روایات حسنہ کی تابندگی..... تو نیک اولاد کی علامت ہے۔  
ہاں ہاں..... ابو البشر ﷺ نے جب عالم افلاک میں ہر سمت  
..... جلوہ ہائے نور مصطفوی کے سمندر موجزن دیکھے..... اور اس حسن بے مثال کے دیدار کے  
آرزو مند رہنے لگے..... اس آرزو کو شرف قبولیت عطا ہوا..... دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں  
میں عکس جمال حبیب ﷺ دیکھا، تو فوراً فرط ادب و محبت سے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے  
لگایا:

أَظْهَرَ اللَّهُ تَعَالَى جَمَالَ حَبِيبِهِ فِي صَفَاءِ ظُفْرِي إِبْهَامِيهِ مِثْلَ الْمِرْآةِ فَقَبَّلَ آدَمُ  
ظُفْرِي إِبْهَامِيهِ وَمَسَحَ عَلَيَّ عَيْنِيهِ.

معارج النبوة، ۱: ۲۴۵

روح البیان، ۷: ۲۲۹

ہاں ہاں.....! رسول اللہ ﷺ سے یہ سب کچھ جبرائیل علیہ السلام عرض کر رہے

ہیں، تو خیر البشر یہ مژدہ جانفزا ارشاد فرما رہے ہیں:

”جو میرا چاہنے والا..... اذان میں میرا نام سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے گا..... وہ کبھی اندھانا ہوگا۔“

مَنْ سَمِعَ اسْمِي فِي الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظَفْرِي ابْهَامِيهِ وَمَسَحَ عَلٰى عَيْنِيهِ لَمْ

يَعْمُ اَبَدًا.

روح البيان، ۷: ۲۲۹

## اسلم محبت

جی ہاں.....! یہ اہل محبت کا مشرب ہے..... ہاں ہاں..... دیکھو دیکھو، سرخیل قافلہ عشق..... کتاب محبت کا ورق اول..... انبیاء کرام کے بعد نسل انسانیت کا افضل ترین شخص..... جسے خداوند قدوس کی بارگاہ سے جبرائیل امین علیہ السلام کی وساطت سے سلام آتے ہیں..... جنہوں نے رفاقت کا حق ادا کر دیا..... کون.....؟ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر..... جب بھی اذان میں اسم گرامی سماعت فرماتے، تو اپنی انگشت ہاتے شہادت پورے جانب زیریں کو چوم کر آنکھوں سے لگاتے..... صدر بزم عشق نے..... اپنے فرزانے کی..... اس ادائے محبت کا نظارہ کیا..... تو مسرتوں کے نکھار میں قیامت تک کے ہر صحیح العقیدہ مسلمان کو نوید مسرت عطا کر دی۔

”جو بھی میرے خلیل کی روایت کو زندہ کرے گا، میری شفاعت کا حقدار ہوگا۔“

مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِيلِي فَقَدْ حَلَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِي.

ہاں ہاں .....! اس شفاعت کے تصدق سے قدیم و جدید گناہوں پر قلم عفو کھینچ دی جائے گی۔ خدائے درگزار دگناہاں و برا آنچه باشند نو کہنہ خطا عمد و نہاں و آشکار حضور سرور کائنات ﷺ ..... ایسے خوش قسمت انسان کے راہبر و راہنما ہوں گے اور صفوف جنت میں داخل فرمائیں گے۔

أَنَا قَائِدُهُ وَمُدْخِلُهُ فِي صُفُوفِ الْجَنَّةِ.

التعليق المحلى، ۴۱۶

روح البيان، ۲۲۸:۷

رد المحتار، ۱:۲۷۹

## آنکھوں کا نور

سنو سنو .....! ایک واقعہ محبت سنو .....! نور الدین خراسانی ..... اس ادائے محبت کے شیدائی تھے ..... پھر اس کی ادائیگی بھول گئے ..... پھر ایک شب سوئے ..... قسمت جاگ اٹھی ..... آفتاب نبوت کا طلوع ہوا، ارشاد فرمایا ..... نور الدین ..... آنکھوں کی صحت کا متمنی ہے ..... تو اسی ادائے محبت ..... میرا نام سن کر چوم کر انگوٹھے آنکھوں پر لگانے کو ..... تابندہ و پابندہ کر دے .....

خراسانی کہتے ہیں ..... بیدار پوتے ہی ..... میں نے یہ عمل شروع کر دیا ..... میری آنکھوں کی روشنی ہوئی صحت واپس آگئی ..... اور مرض ایسی پسپا ہوئی کہ آج تک پھر یلغار کی ہمت نہ ہوئی۔

فَاسْتَيْقِظْتُ وَمَسَحْتُ فَبَرِئْتُ وَلَمْ يُعَاوِذْ نِي مَرَضُهُمَا إِلَى الْآنِ

تہج السلامہ، ۴

## دوستاں را کجا کنی محروم

شرابِ محبت کے مسلسل لبریز جامِ نوش کرنے والو..... نسبتِ مصطفویٰ پر ناز کرنے والو..... ممکن ہی نہیں..... جی ہاں..... بالکل ہی ممکن نہیں کہ تم اس شاہراہِ محبت پر گامزن ہو..... اور گوہرِ منزل حاصل نہ ہو..... اس ادائے محبت پر تو بارانِ کرم..... امتِ عیسوی پر بھی موسلا دھار برستا ہے..... امتِ مصطفویٰ کیسے محروم رہ سکتی ہے، جمیع صحائفِ قدسیہ میں میرے مدنی آقا ﷺ کے فضائل و مناقب..... درج ہیں..... عیسائیوں کی ایک جماعت..... انجیل مقدس میں تاجدارِ کائنات ﷺ کے تذکرے پر جھوم جھوم جاتی ہے..... اور اسمِ رسالت کو فرطِ عقیدت سے چوم لیتی ہے۔

طا لّفہ نصرانیاں بہرِ ثواب  
چوں رسیدندے بدال نام و خطاب  
بوسہ داندے بدال نام شریف  
رونہا دندے بدال وصف لطیف

اسی ادائے محبت سے..... ان کی نسل میں ترقی ہوتی ہے اور ہر ہر مصیبت میں اسمِ گرامی ان کی یاوری کرتا ہے۔

ان نصاریٰ کا ہی ایک دوسرا گروہ اس تعظیم و تکریمِ اسمِ نبی سے محروم ہے۔ ذلتِ رسوائی ان کا مقدر بن جاتی ہے..... ان کے قتل و غارت کا بازار گرم ہو جاتا ہے اور مذہب کی سعادت بھی ان سے چھن جاتی ہے۔ با ادب بانصیب  
بے ادب بے نصیب  
مستہاں خوار گشتند آں فریق  
گشتہ محروم از خود و شرط طری

مثنوی شریف، دفتر اول

## چھوٹے مگر نہ ہاتھ سے دامان مصطفیٰ ﷺ

سوائے شاہراہ اسلام و ایمان کے مسافر و..... جان، اولاد، مال اور ایمان و اسلام کی  
بیر چاہتے ہو تو..... ادب مصطفیٰ کے دامن سے لمحہ لمحہ لپٹے رہو..... کائنات کی عظیم ترین قوت  
نبی حفاظت و نصرت کا سا بان تم پر تانے رکھے گی۔

اے مسلمانو! سلف صالحین فرماتے ہیں:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

شہادت ثانیہ پر محبت کا اظہار کرو:

قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَآلِكَ وَسَلَّمَ

انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھو..... اور اللہ کے حضور دامن مراد پھیلاؤ۔

اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصْرِ

المختار، ۱: ۲۷۹ الطحطاوی، ۱۶۵ روح البیان، ۷: ۲۲۸ التعلیق

مجلی، ۴۱۶

## گھٹا کھل کے برسی

واہ واہ.....! سبحان اللہ..... یہ نام اقدس کس قدر برکات کا گنجینہ ہے

اس نام پاک کی تعظیم و تکریم پر باران رحمت جھوم جھوم کر برستا ہے..... اس نام پاک کے

ب و احترام پر عنایات خداوندی گنہ گار سپہ کار کو اپنے دامن کرم میں چھپا لیتی ہے..... ہاں یہ

ب اتنی بڑی نیکی ہے..... جس کے اجر و ثواب سے محرومی ممکن ہی نہیں..... اور نام اقدس کی

تعظیم کرنے والوں کو اللہ ﷻ کا فضل و کرم یوں نوازتا ہے کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے اور راہو عقل لنگ۔

ہاں ہاں سنو.....! غور سے سنو..... اور شجر ایمان کو عقیدت کے چشمے سے سیراب کر..... ملت اسلامیہ کا نہیں..... ملت اسرائیلیہ کا ایک گنہ گار..... قوم ہاشمی کا نہیں..... بلکہ تو موسیٰ کا..... ایک فرد سیہ کار چند دن..... نہیں..... چند ہفتے نہیں..... چند ماہ..... نہیں چند سال..... نہیں..... پورے دو سو برس..... جی ہاں مکمل دو سو سال، گناہوں کی غلاظت میں لتھڑا ہے..... معصیت و نافرمانی کے غلیظ کچھڑے سے دامن زیت لبریز کرتا ہے..... بالآخر موت کی آندھی چلی..... چراغ حیات گل ہوا..... لوگوں نے برائے عبرت و نصیحت..... گندگی و غلاظت کے ڈھیر پر پھینک دیا..... کلیم اللہ ﷺ..... پر وحی ربانی کا نزول ہوا اے کلیم اللہ ﷺ..... فلاں شخص کو گندگی کے ڈھیر سے اٹھاؤ..... غسل دو..... کفن دو..... اور دفن کرو..... عرض کی..... اے رب العالمین ﷻ..... اسرائیل گواہ..... کہ یہ پورے دو سو سال تیری نافرمانی کرتا رہا..... مولائے کریم یہ اعزاز اس کو کیوں دیا جا رہا ہے.....؟

نام مصطفیٰ ﷺ..... کا ادب و احترام کرنے والے بختا اور واجب و مسرت سے رقص کرو..... دیکھو بارگاہ فضل و کرم سے کوثر و تسنیم سی روح پرور ندا آرہی ہے:  
اے کلیم اللہ.....! یہ سب سچ ہے..... لیکن اس کی ایک عادت تھی..... وہ مجھے بڑی پسند آئی..... جب یہ توراہ کھولتا..... میرے نبی معظم ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کا مشاہدہ کرتا..... فرط عقیدت و محبت سے اسے چوم لیتا..... اور ادب و احترام سے اسے چوم لیتا

..... اور ادب و احترام سے اپنی آنکھوں پر رکھ لیتا..... اور درود و سلام کا گلدستہ الفت پیش کرتا  
..... سو میں نے اس عمل کی خاطر اس کی ساری خطاؤں پر یکسر لکیر مغفرت کھینچ دی ہے اور ستر  
حوران بہشت بھی اس کو عطا کر دی ہیں.....

كُلَّمَا نَشَرَ التُّورَةَ وَنَظَرَ إِلَى اسْمِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَبْلَهُ وَوَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَصَلَّى  
عَلَيْهِ فَشَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ وَغَفَرْتُ ذُنُوبَهُ وَزَوَّجْتُهُ سَبْعِينَ حَوْرَاءَ.

- |                                   |                       |                       |
|-----------------------------------|-----------------------|-----------------------|
| الخصائص الكبرى، ۱: ۱۶             | السيرة الحلبيه، ۱: ۸۰ | حلیۃ الاولیاء، ۴: ۴۲  |
| روح البیان، ۷: ۱۸۵                | نزهة المجالس، ۲: ۸۹   | القول البديع، ۱۱۸     |
| حجة الله على العالمين، ۱۲۴        | شعادت الدارين، ۸۷     | السيرة الحلبيه، ۱: ۹۳ |
| زرقانی علی المواہب الدنیہ، ۶: ۱۸۸ |                       |                       |



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

# 12

## لے سانس بھی آہستہ

- 1۔ دین حق کی شرط اول ہے
- 2۔ انوار و تجلیات
- 3۔ آنسو نکل پڑے
- 4۔ پیلاہٹ ہی پیلاہٹ
- 5۔ جسم میں خون نہیں
- 6۔ حیرتوں کا سمندر
- 7۔ عالم مدہوشی
- 8۔ اشکوں کی برسات
- 9۔ ادب و احترام
- 10۔ ہزار بار بشوئم و ہن ز مشک و گلاب
- 11۔ کمال بے ادبی است
- 12۔ سر جھک گیا
- 13۔ بخدا خدا کا یہی ہے در
- 14۔ آتش دوزخ حرام ہے
- 15۔ گستاخی کی سزا
- 16۔ رحمتوں کی برسات
- 17۔ ادب گاہیست زیر آسماں
- 18۔ چوم لو
- 19۔ خوشبوؤں میں بسا دو
- 20۔ حسن سیرت

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر  
نفس گم می آید جنید و بایزید این جا

ہزار بار بشوئم دہن ز مشک و گلاب  
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است  
(ملا عبد الرحمن جامی علیہ الرحمہ)

از خدا خواہیم تو فوق ادب  
بے ادب محروم مانند از فضل رب  
مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

## دین حق کی شرط اول ہے

محبوب سے تعلق اور نسبت رکھنے والی..... ہر ہر چیز..... کا ادب و احترام..... تعظیم و  
تکریم تقاضائے محبت ہے..... اور محبت مصطفیٰ..... علیہ التحیۃ والثناء..... تقاضاہ ایمان ہے  
..... اور محبت بھی ایسی جس پر..... والدین کریمین کی عظمتوں کے مہکتے گلاب..... اولاد کی  
محبت کی شگفتہ کلیاں..... ہمشیروں کے لطف و کرم کے سنبل وریحان..... شاہراہ زیست پر چلنے  
والے ہم سفروں کی سچی رفاقتوں اور پوتر خلوص کے شجرہائے سایہ دار..... رشتہ داروں اور اعزہ  
اقارب کی پر خلوص ہمدردیاں اور وفا کیشیاں..... شب و روز جہد مسلسل اور سعی پیہم سے حاصل  
کردہ مال و منال..... کاروبار زندگی کی وسعتیں..... قصور و محلات کی زیبائیاں اور رعنائیاں  
..... ہاں ہاں..... یہ سب کچھ..... چشم زدن میں..... بغیر تامل و تفکر کے نچھاور و قربان کر دیا  
جائے.....

سنو سنو..... تمہیں معیار محبت سے آگاہ کیا جا رہا ہے:

﴿قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ  
نِ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِّنَ  
اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي  
الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ﴾

التوبہ، ۲۴:۹

القرآن الحکیم

ہاں ہاں.....! تکمیل ایمان کی نشاندہی ہو رہی ہے:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

الصحيح البخارى، ۷:۱

الصحيح للمسلم، ۴۹:۱

مسند احمد، ۱۷۷:۳

الدارمی، ۳۰۷:۲

شرح السنه، ۵۰:۱

الوفاء، ۳۸۲:۱

زرقانی علی المواهب، ۲۸۷:۶ اتحاف سادہ المتقین، ۵۴۷:۹

المستدرک للحاکم، ۸۶:۲ حجة الله على العالمين، ۳۱

ہاں ہاں.....! محبوب سے منسوب ہر ہر چیز سے محبت..... تقاضائے محبت ہے:

أَحِبُّ لِحُبِّهَا السُّودَانَ حَتَّىٰ

أَحِبُّ لِحُبِّهَا السُّودَانَ الْكِلَابَ

اس کی محبت کی وجہ سے میں حبشیوں سے محبت کرتا ہوں۔

اس کی محبت کی وجہ سے میں کالے کتوں سے محبت کرتا ہوں۔

اور ادب تقاضائے محبت ہے۔

لیکن تاجدار کائنات..... ﷺ کی محبت تو تقاضائے ایمان ہے..... اور ادب

تقاضائے محبت ہے..... سوادب بھی تقاضائے ایمان ہے۔

سوائے ایمان والو.....! جان ایمان ﷺ سے..... محبت کرو..... ان کا حد درجہ

احترام کرو.....

ان سے منسوب..... ہر شے کا ادب و احترام کرو..... ان سے متعلق ہر ہر چیز..... کا ادب و

احترام کرو۔

اسم مصطفیٰ..... ﷺ لبوں کی دہلیز..... پر جلوہ فگن ہو یا کانوں کے محلات

میں نزولِ اجلال فرمائے..... فوراً ادب و احترام کی، تصویرِ کامل بن جاؤ۔

## انوار و تجلیات

دیکھو دیکھو..... تاریخ کے جھروکوں سے دیکھو..... پڑھو پڑھو! سلف و صالحین کے

چہرے پڑھو..... دیکھو دیکھو.....! محدثِ مدینہ..... امامِ مالک..... ﷺ..... کے روبرو

..... تذکرہ خیر الانام ﷺ

ہو رہا ہے..... ادب و احترام کے عجیب و غریب احساس سے..... چہرہ انور پر..... پیلے پیلے

..... بادلوں نے گمبھیر سایہ کر دیا ہے..... کمرِ اقدس..... تعظیم و تجلیل میں اس قدر..... حمیدہ

..... ہو رہی ہے کہ ہمنشیں گھبرارے ہیں..... دست بستہ عرض کر رہے ہیں..... استادِ محترم

..... یہ کیفیات عجیبہ..... آپ کے قلب و قالب پر..... کیوں سایہ فگن ہو جاتی ہے..... امام

مالک ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں:

اس اسمِ مقدس..... اس ذکرِ مکرم..... انوار و تجلیات کی جن بے پناہ بارشوں کا

جو نظارہ کرتا ہو..... اگر تم بھی اس..... مشاہدہ عظیمہ..... کی سعادت سے بہرہ ور ہو جاؤ..... تو

یہ کیفیات واردہ..... تم کو..... ہرگز ہرگز..... عجیب نہ لگیں.....

لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُمْ لَمَا أَنْكَرْتُمْ عَلَيَّ مَا تَرَوْنَهُ.

## آنسو نکل پٹے

سیدنا محمد بن المنکدر..... سید القراء..... ﷺ سے جب بھی کسی حدیث

کے بارے میں سوال کیا جاتا..... بیقرار و بیتاب آنکھوں سے جھڑیاں لگ جاتیں..... نینوں

کے سوتے پھوٹ پڑتے..... گریہ وزاری میں اضطراب والہباب..... کی ایسی شدید لہریں  
ہوتیں کہ دیکھنے والوں کے دلوں پر رقت طاری ہو جاتی..... وہ رحم کھانے لگتے:

لَا تَكَادُ نَسْأَلُهُ عَنْ حَدِيثٍ أَبَدًا إِلَّا يَبْكِي حَتَّى تَرَوْ حَمَةً .

القول البديع، ۲۴۶-۲۴۷

## پیلاہٹ ہی پیلاہٹ

سیدنا جعفر بن محمد ﷺ کی طبیعت پر..... شگفتہ مزاجی..... کاراج  
..... چہرہ پر ہمہ وقت..... تبسم و مسکراہٹ..... اٹھکیلیاں کرتے ہیں..... لیکن جو نہی ذکر اقدس  
..... چھڑتا ہے..... سب شوخیاں..... ہوا ہو جاتی ہیں..... تبسم و مسکراہٹ کی گلکاریوں کا نشان  
باقی نہیں رہتا..... چہرہ پر پیلاہٹ ہی پیلاہٹ چھا جاتی ہے۔

فَإِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِصْفَرَّ . القول البديع: ۲۴۷

## جلدوں میں خون نھیں

سیدنا قاسم عبدالرحمن بن قاسم ﷺ..... تاجدار کائنات  
..... کا ذکر شروع کرتے ہیں..... بدن..... اس طرح ساکت و صامت..... ہو جاتا  
ہے..... بدن کا رنگ..... اس طرح متغیر ہو جاتا ہے..... گویا قفس عنصری سے..... طائر روح  
..... پرواز کر گیا ہے۔ بدن کے سارے کے سارے..... خون کو نچوڑ لیا گیا ہے..... فصاحتیں و  
بلاغتیں ہوا ہونے لگتی ہیں..... زبان کی تروتازگی.....  
ناپید ہونے لگتی ہیں..... لڑکھڑانے لگتی ہے.....

يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَنْظِرُ إِلَى لَوْنِهِ كَأَنَّهُ نَزِفٌ مِنْهُ الدَّمُ وَقَدْ جَفَّ

سَانُهُ فِي فِيهِ هَيْبَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ :

الشفاء: ١/٣٤

القول البديع: ٢٤٧

## حیرتوں کا سمندر

سیدنا عامر بن عبد اللہ بن زبیر ..... ان کے سامنے ..... ذکر

مصطفیٰ ..... ہوتا ہے۔ آنکھیں چھم چھم برسنے لگتی ہیں ..... اور پھر یہ برسات ختم

ہونے کا نام نہیں لیتی ..... یہ اشکباری ..... آخری قطرہ اشک تک ..... جاری و ساری رہتی ہے

بَكِي حَتَّى لَا يَبْقَى فِي عَيْنِهِ دُمُوعٌ .

الشفاء: ١/٣٤

## عالم مدھوشی

حضرت امام زہری ..... رحمہ اللہ ..... حسن اخلاق ..... کے پیکر ہیں ..... خندہ

پیشانی ..... شگفتہ مزاجی ..... اقربا پروری ..... وفا نوازی ..... حسن سلوک ..... طرہ امتیاز ہے

..... لیکن جو نہی تذکرہ محبوب ..... شروع ہوتا ہے ..... قلب و قالب پر ایسی .....

ہیبت طاری ہوتی ..... شناسائیاں ..... دھواں دھواں ..... اڑ جاتی ہیں ..... یوں لگتا ہے کہ

لوگ ان کے لیے اجنبی ہیں۔ اور یہ لوگوں کے لیے۔

فَاِذَا ذَكَرَ عِنْدَهُ النَّبِيَّ ﷺ فَكَأَنَّهُ مَا عَرَفَكَ وَلَا عَرَفْتَهُ .

الشفاء: ١/٣٤

القول البديع: ٢٤٧



## اشکوں کی برسات

سیدنا صفوان ابن سلیمان ..... لیل و نهار ..... شب و روز .....  
عبادت گزار یوں کی نذر ہو رہے ہیں ..... جہد مسلسل ..... سعی پیہم ..... تفقہ فی الدین .....  
میں شغل حیات ہے ..... زلف و لیل ..... رخ و لضحی ..... کا تذکرہ ہوتا ہے ..... ایسا گریہ کا  
آغاز ہوتا ہے ..... جس کا اختتام ..... نظر ہی نہیں آتا ..... احباب سے یہ حالت زار دیکھی نہیں  
جاتی ..... لوگ اٹھنا شروع کر دیتے ہیں ..... اور ان کو تنہا چھوڑ دیتے ہیں ۔

فَإِذَا ذُكِرَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى فَلَا يَزَالُ يَبْكِي حَتَّى يَقُومَ النَّاسُ وَيَتْرُكُوهُ

الشفاء، ۱: ۳۴

القول البديع، ۲۴۷

## ادب و احترام

سنو سنو ..... انداز ہائے محبت بھی کتنے انوکھے اور نرالے ہوتے ہیں ..... ہاں  
ہاں ..... ت کی ان اداؤں کو تو اس سمندر ..... میں غرق ہی سمجھ سکتا ہے ..... کناروں سے کبھی  
اندازہ طوفاں نہیں ہوتا ۔۔۔۔۔۔ بعض سلف صالحین ..... جو نہی محبوب کائنات ..... ﷺ کا  
نام نامی ..... اسم گرامی سنتے ..... گلستان عقیدت و محبت میں ..... پھول ہی پھول ..... کھل  
اٹھتے ..... جو نہی اسم مصطفیٰ ..... ﷺ ..... یا ذکر مصطفیٰ ..... ﷺ ..... پردہ سماعت پر قوس و قزح  
بکھیرتا ..... تعظیماً تکریماً ..... مستانہ وار کھڑے ہو جاتے ..... دیکھو دیکھو .....! عالم الاممہ .....  
مقتدی الاممہ امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ کے ..... روبرو مدخ مصطفیٰ  
..... ﷺ ..... کا نور برسنے لگا ..... اس محفل نور و نکہت میں علماء کی کثیر تعداد بیٹھی ہے ۔

قَلِيلٌ لِمَدْحِ الْمُصْطَفَى الْخَطُّ بِالذَّهَبِ      عَلِيٌّ وَرَقٍ مِّنْ خَطِّ أَحْسَنَ مِنْ كُتُبِ

وَأَنْ تَنْهَضَ الْأَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهِ      قِيَامًا صَبُورًا أَوْ جَثِيًّا عَلَى الرَّكْبِ

”حسین ترین کتاب کے حسین ترین ورق پر سونے کی تحریر بھی مدح مصطفیٰ ﷺ کے

شایان شان نہیں ہے۔ اور یہ کہ اسے سنتے ہی اشراف صف در صف کھڑے ہو جائیں یا گھٹنوں

کے بل۔“

امام سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے زمانہ کے علماء کے ساتھ فوراً کھڑے ہو گئے

فَعِنْدَ ذَلِكَ قَامَ الْإِمَامُ السُّبْكِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَ جَمِيعُ مَنْ فِي الْمَجْلِسِ :

حجة الله على العالمين، ۲۳۹

السيرة الحلبية، ۱: ۹۳

## ہزار بار بشوئم دهن ز مشک و گلاب

شراب محبت و عقیدت بھی کیسی انوکھی و نرالی شراب ہے..... جس کی سرشاری سے

مے نوش پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہونے لگتی ہے..... اور اس کی مدہوشی سے رومی کا ہاتھ

پردہ چھل اٹھا کر اپنے محبوب کے رخ انور سے ترستے غینوں کو سیراب کر لیتا ہے..... اور بو علی

غبارناقہ میں گم..... حسرت و یاس سے ہاتھ ملتارہ جاتا ہے..... سلطان محمود غزنوی

..... علیہ الرحمہ..... کی خدمت میں پسر ایاز..... ہمہ وقت کمر بستہ رہتا..... اس فرزند ایاز کا

نام محمد تھا..... ایک دن سلطان طہارت خانہ کی طرف متوجہ..... حکم صادر کرنے لگا کہ

پسر ایاز کو کہا جائے کہ آب طہارت حاضر کرے..... ایاز نے یہ سنا، تو تفکرات کے سمندر

میں غوطہ زن ہونے لگا..... خدا جانے میرے ارجمند سے کونسی غلطی سرزد ہوئی، جو کہ سلطان

معظم وضو خانہ سے باہر آیا، دیکھا کہ ایاز کے چہرے پر حزن ملال..... اور تفکرات و حیرت کی گھٹا ٹوپ گھٹائیں چھا رہی ہیں..... سلطان معظم نے پوچھا: ایاز! تیرے چہرے پر یہ درد و الم کے بادل کیسے؟ ایاز نے حال دل کہہ سنایا۔۔۔۔ اور دکھ کی پتلا عرض کر دی۔۔۔۔ سلطان معظم کے لبوں پر مسکراہٹوں کے پھول کھلنے لگے..... ارشاد فرمایا: اے ایاز! اپنے دل کو مکر نہ رکھ، تیرے فرزند سے کسی غلطی کا صدور نہیں ہوا۔ حقیقت صرف اس قدر ہے کہ میرا وضو نہ تھا اور تیرے لخت جگر کا نام محمد ہے۔ اور یہی نام مالک کون و مکان فخرے دو جہاں ﷺ کا ہے۔ مجھے شرم و حیا دامنگیر ہوئی کہ میں بے وضو اس نام کو لبوں کی دہلیز پر لا کر بے ادبوں کے زمرہ میں داخل ہو جاؤں۔

”گفت اے ایاز! دل جمع دارد کہ از صورتی کہ مکروہ طبع من باشد صدور نہ یافتہ، بلکہ وضو نہ داشتہ و او محمد نام داشت مرا شرم آمد کہ لفظ محمد بر زبان من گزر دوقتی کہ بے وضو باشم چہ این لفظ نشانہ حضرت سیدانام است۔“

ہزار بار بشوئم دہن ز مشک و گلاب  
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

## کمال بے ادبی است

اورنگ زیب عالمگیر اپنے ایک خادم خاص محمد قلی کو ایک دن فقط قلی کہہ کر پکارتا ہے..... وہ فوراً پانی لے کر بارگاہ عالمگیر یہ میں حاضر ہوتا ہے..... شاہ وقت وضو کرتا ہے۔ مصاحب انگشت بدنداں ہیں کہ نماز کا تو وقت نہیں، پھر خادم کو کیسے علم ہوا کہ بادشاہ

کو وضو کی حاجت ہے۔ استفسار پر وضاحت کی جا رہی ہے: شاہ وقت نے..... غایت ادب و تعظیم کے پیش نظر..... کبھی اسے آدھے نام سے نہیں پکارا..... آج اس نے نصف نام سے آواز دی تو میں فوراً سمجھ گیا کہ بادشاہ با وضو نہیں ہے، اس لیے لفظ محمد کو زبان پر نہیں لایا۔  
جو نام محمد کی تعظیم نہیں کرتے دراصل وہ اللہ کی تکریم نہیں کرتے

(عاشق حسین ہاشمی)

سبحان اللہ سبحان اللہ! یہ محبت و عشق کے انوکھے اور نرالے انداز ہیں..... یہ عقیدتیں، یہ محبتیں اور یہ ادب و تعظیم کی منزل رفیع تو بانصیب احباب ہی کو میسر ہوتی ہے

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر  
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا  
نظروں کو جھکائے ہوئے خاموش گزر جا  
بے تاب نگاہی بھی یہاں بے ادبی ہے

## سر جھک گیا

ہاں ہاں جھانکو.....! تاریخ کے جھروکوں سے جھانکو..... خلیفہ مہدی عباسی کا دربارِ سلطنت سجا ہے..... اہالیان بصرہ کے دو گروہ ایک نہر کے پارے میں اپنا تنازع لے کر حاضر ہوتے ہیں۔ ایک فریق کا دعویٰ ہے کہ نہر کی زمین فرد واحد کی ملکیت نہیں دوسرے فریق کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ نہر ہماری ہے.....

نگاہ عشق و مستی وا کرو..... محبت کے کانوں سے سنو..... یہ فریق اپنے دعوے کی تاثیر میں گنبد خضراء کے مکیں ﷺ کا ارشاد گرامی پیش کر رہا ہے:

”جونہر مردہ زمیں کو زندہ کرے، وہ اسی زمین والے کا حق ہے“

مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتًا فَهِيَ لَهُ.

ممالک اسلامیہ کے حکمرانوں! اسلامی عدالتوں میں انصاف کا ترازو تھامنے والے منصفو! وکیلو!..... دیکھو دیکھو.....! جو نہی سروردو جہاں مختار کون و مکاں ﷺ..... کا نام نامی اسم گرامی پردہ سماعت پر اپنی شیرینیوں اور حلاوتوں کا امرت گھولتا ہے..... خلیفہ مہدی عباسی کا سر تعظیم و تکریم، تجلیل و تجمیل سے اس قدر خم ہو رہا ہے..... حاضرین دربار دیکھ رہے ہیں کہ مہدی عباسی کا منہ زمین کے اتنا قریب ہو رہا ہے..... اندیشہ ہے کہ زمین کو لگ جائے گا.....

فَوَثَّبَ الْمَهْدِيُّ عِنْدَ ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى الْصَّقَ خَدَّهُ بِالتُّرَابِ

تاریخ الخلفاء، ۲۷۷

## بخدا خدا کا یہی ہے در

ہاں ہاں..... روزن تاریخ سے..... سلف صالحین کے..... اطوار زندگی..... کے پر بہار منظر کا مشاہدہ کرو..... بڑی بڑی ہیبت و جلال..... اور کروفر کی مالک شخصیتوں نے اس باہرکت نام کے سامنے..... جبین شوق خم کی ہے..... تعجب و حیرانی کی کوئی بات نہیں..... جبین عقیدت سجدہ ریز کیوں نہ ہوتی..... جبکہ جس کو ملا..... جو کچھ ملا..... جب بھی ملا..... اسی در

سے ملا..... ہاں ہاں! سنو سنو!..... ہادی عالم رسول اکرم ﷺ کا اپنا فرمان عالی شان سنو  
..... تقسیم فقط در مصطفیٰ ﷺ سے ہوتی ہے اور عطا فقط در خدا سے۔

إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي.

البخاری، ۱۶:۱

المشکوٰۃ، ۳۲

جی ہاں.....! مجددین و ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ  
..... اسی حدیث طیبہ کے مفہوم کو قالب شعر میں ڈھال رہے ہیں۔

بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفر مفر

جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

ہاں ہاں..... انبیاء کرام..... رسل عظام..... علیہم السلام..... بھی اسی در جو عطا پہ

کھڑے ہیں..... اور اپنا اپنا دامن بھر رہے ہیں..... امام بو صیری رحمہ اللہ تعالیٰ عرض  
کر رہے ہیں۔

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُولِ اللَّهِ مَلْتَمِسٌ غُرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيمِ

## آتش دوزخ حرام ہے

شیخ عبد الحق..... رحمہ اللہ تعالیٰ..... غوث اعظم سید عبد القادر

جیلانی..... کی زیارت سے عالم رویا میں مشرف ہوتے ہیں..... دست بستہ سامنے

کھڑے ہیں..... حاضرین مجلس عرض کرتے ہیں..... محمد عبد الحق..... سلام عرض کر

رہے ہیں: شہباز لامکانی..... محبوب سبحانی..... قطب ربانی..... غوث صمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ

فورا کھڑے ہو کر معانقہ فرماتے ہوئے نوید مسرت سناتے ہیں:

”تم پر آتش دوزخ حرام ہے“

شیخ خود ارشاد فرماتے ہیں: ”یہ تعظیم و بشارت اسی نام ہی کا نتیجہ ہے۔“

مدارج النبوة، ۱: ۲۴۷

## گستاخی کی سزا

در بار رسالت کی عظمتیں حد ادراک سے ماورای ہیں.....

”ادب گاہ پست زیر آسماں از عرش نازک تر“

سنو سنو..... خالق کون و مکاں، رب دو جہاں کو یہ بھی گوارہ نہیں کہ عبادت کا

آغاز..... آپ کی عبادت سے مقدم ہو جائے..... ہاں ہاں یہ تقدیم تو خود رب العزت سے  
تقدیم ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾

یہ بھی برداشت نہیں کہ آپ کی بارگاہ عالیہ میں آواز بلند ہو جائے..... اونچی اونچی

صدائیں دی جائیں..... وگرنہ خبط اعمال..... اور اس محرومی پر عدم شعور کی وعید سدید ہے.....  
تا کہ توبہ کی بھی توفیق نصیب نہ ہو سکے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ

بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾

اس عظمتوں کی امین بارگاہ کی حکایت عظمت بہت طویل ہے اور دامن قرطاس کوتاہ

ہے..... مصطفیٰ کریم ﷺ نے..... شاہ ایران خسرو پرویز کے نام..... مکتوب گرامی کی صورت میں..... دعوت اسلام روانہ کی..... خسرو پرویز نے نامہ اقدس پڑھنا شروع کیا..... لکھا تھا.....

مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى كِسْرَى عَظِيمِ فَارِسِ

اپنے نام سے پہلے حضور سرور کائنات ﷺ کے اسم گرامی کو دیکھا..... اپنی توہین کے خیال سے نامہ اقدس..... طیش و غضب میں بدمست ہو کر..... ٹکڑے ٹکڑے کر دیا..... بد بخت کو یہ خیال نہ آیا کہ یہی اس گرامی تو کائنات کا نقش اول ہے..... سرور دو عالم ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا..... جی ہاں! جلال نبوت میں فرمایا..... اس نے میرے خط کو ٹکڑے ٹکڑے کیا..... اللہ ﷻ نے اس کے ملک کو تخت لخت فرما دیا..... چشم کائنات نے اس خونی منظر کا پھر مشاہدہ کیا..... کہ نام اقدس کی توہین کرنے والے کے سینہ میں اس کے بیٹے شیروہ کا خنجر گڑا ہے.....

از جسم تو لرزاں، لرزاں دو عالم وز زلف برہم برہم نظامے

البدایة والنہایہ، ۴: ۲۶۹

مدارج النبوة، ۲: ۳۸۴

## رحمتوں کی برسات

اے سرور کائنات ﷺ کے چاہنے والو.....! جب اسم گرامی ﷺ کی حلاوت و شیرینی زبان پر رس گھولنے لگے..... تو بڑے ادب و احترام سے..... بڑے وقار و تمکنت سے بیٹھو..... جی ہاں.....! کیونکہ جب خلوص دل سے..... عشق و



مستی کی سرشاری میں اسم گرامی زبان پر آتا ہے..... رحمت الہیہ ساون کی طرح برسنے لگتی ہے

سبحان الله سبحان الله.....! کس قدر فضل و کرم ہے رب کائنات کا.....  
کہ جہاں اس کے محبوب و مقبول بندوں کا تذکرہ ہوتا ہے، وہاں ہی رحمت کی گھٹائیں چھم  
چھم برتی ہیں..... کیا اندازہ ہو سکتا ہے کہ جہاں ذکر حبیب ہو، ﷺ..... وہاں نزول رحمت  
کا عالم کیا ہوگا؟

لَا نَ الرَّحْمَةَ نَازِلَةٌ عِنْدَ ذِكْرِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

سنو سنو.....! حضور سرور کائنات ﷺ..... کے نام پاک کی تسبیح کرنے والو  
.....! سچی مسرتوں کے سنگ رقص کرو..... کہ جب ادھر زبانوں پر اسم گرامی آتا ہے..... ادھر  
تمہارا ذکر ریاض الجنۃ میں محبوبان خدا کی معیت و رفاقت کے گل ہائے سرسبد سے اپنا دامن  
لبریز کر لیتا ہے۔

وَرَفَعَ ذِكْرَهُمْ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ مَعَ الْمُحِبِّينَ .

سنو سنو.....! رحمت و رفعت کے اس نورانی ماحول میں خالق کائنات کے حضور.....  
دامان زیست واکرنا نہ بھولنا..... یہ اجابت و مقبولیت کے لمحات پر کیف ہیں..... رب کائنات  
اپنی رحمت لامحدود سے ضرور پھیلی ہوئی جھولیاں لبریز فرما دے گا.....

فَلَا تَغْفُلْ عَنِ الدُّعَاءِ إِذَا ذَكَرْتَ اسْمَهُ وَصَلَّ عَلَيْهِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ إِجَابَةٌ

جواهر البحار، ۴: ۱۰۱

## ادب گاہ ہیست زیر آسماں

اسم مصطفیٰ ..... محمد ..... ﷺ کے نعمات الا پو..... لیکن بزم عشق و مستی بپا کر کے..... محبتوں اور صداقتوں کے چراغ جلا کر..... طہارتوں اور نظافتوں کی خوشبوئیں بکھیر کر..... زبان کو کوثر و تسنیم سے اجال کر..... ادب و احترام کے جملہ تقاضے پورے کر کے..... اور حضور قلب سے..... جی ہاں.....! یہ نام اقدس تو اس ہستی مقدس کا ہے..... ﷺ جن کا عشق اصل ایمان بھی ہے..... اور تکمیل ایمان بھی ہے..... جن کی شفقتوں اور سچائیوں نے پتھر دلوں میں..... ایمان و اسلام اور اخلاص کے چشمے جاری کر دئے..... جن کی معطر سانسوں سے کائنات زیریں و بالا میں زندگی کی مہرکار ہے..... جن کے ادب و احترام..... تعظیم و تکریم کا درس..... ساری کائنات سے بے نیاز پروردگار عالم دیتا ہے۔

يَذُكُرُوهُ بِمَكَانٍ طَاهِرٍ وَلِسَانٍ صَادِقٍ وَقَلْبٍ نَقِيٍّ حَاضِرٍ .

جواہر البحار، ۴: ۱۰۱

## چوم لو

سچی محبتیں دلائل کی طالب نہیں ہوتیں..... تقاضائے محبت تو عقل و خرد کے پیمانوں میں ساتے ہی نہیں اے محبت محبوب خدا ﷺ کی شمعیں دلوں میں فروزاں رکھنے والو.....! اسم مصطفیٰ..... محمد..... جو نبی سنو..... جبین عقیدت نیاز مندی سے خم کر دو..... اور جو نبی کسی جگہ اس محبت بھرے اسم مقدس کی زیارت کرو..... اس پر لب ہائے محبت ثبت کر دو..... محبوب چیز کو ہونٹوں سے چوم کر خراج الفت پیش کرنا، یہ فطری امر ہے.....

سنو سنو.....! اس اسم گرامی کی تعظیم و تکریم پر رحمت الہی کی گھٹائیں کیسے میدان حیات کو جل تھل کر دیتی ہیں..... سیدنا موسیٰ کلیم اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک ایسا شخص..... جو ہر لمحہ اپنی زندگی پر ظلم کرتا ہے..... جس کے دفتر حیات پر نیکی و بھلائی کا ایک نقطہ تک نہیں..... اس کی سرکشی و بغاوت کے تذکرے ہر جگہ مشہور ہیں..... زندگی بھر گناہوں کی غلیظ دلدل میں لتھڑاوا دی موت میں جا پہنچتا ہے..... کسی نے اسے راہی ملک بقا ہونے کے بعد خواب میں دیکھا..... تو حیرتوں کے سمندر میں غرق ہو گیا..... بار الہا.....! زندگی بھر گناہ ہی گناہ اور اب ایسی رشک انگیز حالت میں۔ یا الہی! یہ ماجرا کیا ہے.....؟ حیرت و استعجاب کے عجیب سنگھم پر کھڑے استفسار کر لیا..... ارے بھائی یہ سب کچھ میں کیا دیکھ رہا ہوں.....؟ ہاں یہ! میرا دامن عمل تو یکسر نیکیوں سے خالی تھا..... حسن اتفاق سے میں نے ایک روز توراہ کھولی..... اس میں اسم مقدس ﷺ کی زیارت کی..... فرط عقیدت سے نام اقدس کو چوم لیا..... اور ادب و احترام سے اپنے سر پر رکھ لیا..... بس یہی نیک عمل ہے جو میری نجات کا باعث بنا..... اپنے محبوب کریم ﷺ کے اکرام و اعزاز کی خاطر رب کائنات کی چادرِ غفران نے میری زندگی بھر کے گناہوں کو ڈھانپ لیا۔

إِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي زَمَنِ مُوسَىٰ ﷺ كَانَ مُسْرِفًا عَلَىٰ نَفْسِهِ وَلَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ مَشْهُورًا بِتُّهْمٍ بِالْمُخَالَفَاتِ فَرَوَىٰ فِي الْمَنَامِ بَعْدَ مَوْتِهِ عَلَىٰ أَحْسَنِ الْحَالَاتِ فَقِيلَ لَهُ مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا؟ فَقَالَ لِأَنِّي فَتَحْتُ ذَاتَ يَوْمٍ نِ السُّورَةَ فَوَجَدْتُ فِيهَا صِفَةَ حَبِيبِ اللَّهِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَقَبَلْتُ اسْمَهُ وَوَضَعْتُهُ عَلَىٰ رَأْسِي فَعَامَلَنِي الْمَوْلَىٰ بِفَضْلِهِ وَغَفَرَنِي وَرَحِمَنِي أَكْرَامًا لِّبِيهِ

## خوشبوؤں میں بسادو

یہ عجیب دور ہے..... لا دینیت کے سیلاب ہر طرف اٹھ رہے ہیں..... اسلامی اقدار ناپید ہو رہی ہیں..... شعائر اسلام کا ادب و احترام دلوں سے مٹا جا رہا ہے..... اخبار جرائد کے مقدس صفحات..... غلاظتوں کے ڈھیروں میں بکھرے پڑے ہیں..... بے نیازی سے قدموں تلے روندے جا رہے ہیں..... دوکانوں پر ردی کی نذر ہو رہے ہیں۔

مدنی آقا..... ﷺ کے دیوانوں.....! جہاں بھی کاغذ کا کوئی ٹکڑا نظر میں آئے، جس پر محسن اعظم..... ﷺ کا اسم گرامی نقش ہو..... تیزی سے آگے بڑھو..... عقیدت کے ہاتھوں سے اٹھا لو..... اگر غلاظت لگی ہو تو بڑے ادب و احترام سے صاف کرو..... خوشبوؤں میں بسادو اور کسی ایسی جگہ محفوظ کرو، جہاں بے ادبی کا خدشہ تک نہ ہو۔

سنو.....! اگر رب کائنات صرف اپنے اسم مقدس کی تعظیم پر بشر حافی کو شراب و کباب کی محفلوں سے اپنے حریم قدس میں داخل کر لیتا ہے تو کیا بعید ہے کہ اپنے حبیب پاک..... ﷺ کے اسم گرامی کی تعظیم و توقیر کرنے والے کو اپنی چادر رحمت میں ڈھانپ لے۔۔۔ اور سنو.....! حضور سرور کائنات..... ﷺ سے منسوب ہر شے کا جان و دل سے ادب احترام کرو..... ان کا ادب و احترام درحقیقت کملی والے آقا..... ﷺ کا ادب و احترام ہے اور یہی اصل ایمان ہے۔

## حسن سیرت

اے انسان.....! تو اپنی قسمت پر جتنا بھی ناز کرے کم ہے کیونکہ تجھے رب کائنات نے اپنے محبوب پاک ﷺ کے اسم پاک کی شکل عطا کی۔

راہ حیات پر باخبر ہو کر چل..... تیرے اعضاء و جوارح اگر فرمودات رب العالمین سے پہلو تہی کرتے ہیں..... تیرے شب و روز ضلالت و گمراہی..... کی نذر ہوتے رہے..... آذرا..... کسی گوشہ تاریک میں بیٹھ کر سوچ..... یہ نقش اسم محمد ﷺ کی توہین تو نہیں ہوگی.....؟ (العیاذ باللہ)

اور کہیں ایسا نہ ہو کہ اس توہین پر غضب الہی جوش میں آئے اور تجھ سے تیرے اعمال بد کی پاداش میں نقش محمد ﷺ کو چھین لیا جائے اور تیری صورت انسانی کو مسخ کر دیا جائے۔ انسان کی تعظیم و تکریم کے حکم خداوندی میں لا محدود سربستہ رازوں میں سی ایک یہ راز محبت بھی ہے کہ یہ تعظیم حقیقت میں نقش پاک کی تعظیم ہے۔

# 13

## انھیں خیر الوری کہیئے

- 1۔ باادب بانصیب
- 2۔ محبت بھری صدائیں
- 3۔ تاویب قرآن
- 4۔ دو چشتیں

رسولِ مجتبیٰ کہئے محمد مصطفیٰ کہئے  
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہئے  
شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء کہئے  
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب خدا کہئے  
﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

ماہر القادری

باب جبریل کے پہلو میں ذرا دھیرے سے  
فخر کہتے ہوئے جبریل کو یوں پایا گیا  
اپنی پلکوں سے دریا رہ دستک دینا  
اونچی آواز ہوئی عمر کا سرمایہ گیا

خواجہ غلام فخر الدین سیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ

## با ادب..... بانصیب

تاجدار کائنات فخر موجودات..... ﷺ کی زلف گرہ گیر کے اسیر و.....! با ادب

..... بانصیب اور..... بے ادب بے نصیب.....

بے ادباں مقصود نہ حاصل نہ درگا ہے ڈھونڈی

باہجھ ادب دے منزل تیکر پہنچ نہ سکیا کوئی

مخبر صادق..... ﷺ کا ذکر کرتے وقت دامن ادب و احترام ہاتھ نہ چھوٹنے

پائے..... چھوٹا تو یہ نہ چھوٹے گا..... دامن ایمان چھوٹے گا

کسی عظیم شخصیت کو..... فقط نام سے پکارنا..... کسی رفیع الشان کا تذکرہ خالی نام

سے کرنا..... بھائی ہو یا بہن..... والدہ ماجدہ ہو یا والد مکرم..... استاذ مشفق ہو یا رفیق مخلص

..... انکا فقط نام زبان پر لانا..... گستاخی ہے، بے ادبی ہے، بد اخلاقی ہے..... پکارو تو اعزاز و

اکرام سے پکارو..... ان کو بلاؤ تو عزت و احترام سے بلاؤ..... ان کا تذکرہ کرو، تو صفاتی

ناموں سے کرو..... تمہاری پکار، تمہارا بلانا، تمہارا پکارنا..... دل کو بھائے گا..... روح کی

پاتال گہرائی میں اترے گا..... چہرے پر نکھار پیدا ہوگا..... شخصیت میں وقار پیدا ہوگا.....

سید البشر..... ﷺ عظیم ہیں، کائنات بھر سے عظیم ہیں..... ان کی عظمتوں اور

رفعتوں کا تو کما حقہ ادراک ہی ممکن نہیں..... ”بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر“

ان کے نشیمن جاہ و حشمت تک تو..... طائر عقل و خرد کی پرواز ہی ممکن نہیں..... ہاں تو

ان کا نام اقدس زبان پہ آئے..... تو بڑے ادب و احترام سے آئے..... ان کا ذکر پاک ہو تو



بڑی تعظیم و تکریم سے ہو..... ہاں ہاں، خبردار..... ان کو یوں نہ پکارنا..... جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

## محبت بھری صدائیں

سنو سنو.....! خالق کائنات یہ ہی تعلیم دے رہا ہے..... قرآن حکیم کی تلاوت کرو..... از ابتدا تا انتہا کرو..... فرقان مجید میں نظر دوڑاؤ..... ایک ایک سطر میں نظر دوڑاؤ..... صحیفہ مقدس کا مطالعہ کرو..... کہیں بھی یا محمد ﷺ..... نظر نہ آئے گا..... ساری کی ساری عظمتوں اور رفعتوں کا..... حقیقی خالق و مالک ہو کر بھی..... ہمیں تعظیم و تکریم، ادب و احترام کا..... درس دینے کے لئے..... دیکھو دیکھو.....! کسی محبتوں، سندرو سہانی، محبتوں سے لبریز..... صدائیں دے رہا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ﷺ : اے نبوت کے عظیم القدر تاج والے۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ ﷺ : اے تخت رسالت پر جلوہ فگن ہونے والے۔

يَا أَيُّهَا الْمُرْمَلُ ﷺ : اے نبوت و رسالت کی چادر اوڑھ کر آرام فرمانے والے۔

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﷺ : اے شان و شوکت اور جاہ و حشمت کا لحاف اوڑھنے والے۔

يَسَّ ﷺ : اے کائنات بھر کی قیادت کی انوکھی شان والے۔

## تادیب قرآن

دیکھو دیکھو.....! صحابہ کرام ﷺ..... پکار رہے ہیں..... یا محمد ﷺ

يا ابا القاسم ﷺ..... جبین الوہیت پر بل پڑ رہے ہیں..... خداوند قدوس کو یہ اندازنا

گوار ہے..... جلال و جبروت سے لبریز ندا آرہی ہے۔

اے ایمان والو.....! جس طرح ایک دوسرے کو نام سے..... پکارتے ہو..... اس

طرح میرے محبوب کریم رؤوف الرحیم ﷺ مت پکارو.....

﴿لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ النور ۲۴: ۶۳

بلکہ محبتوں سے سرشار..... کیف وجدان سے مست ہو کر کہو:

یا نبی اللہ.... یا رسول اللہ ﷺ.....

كَانُوا يَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَهَذَا هُمُ اللَّهُ عَنِ ذَلِكَ بِقَوْلِهِ سُبْحَانَهُ

لَا تَجْعَلُوا عِظَامًا لِنَبِيِّهِ فَقُولُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ. (سیدنا ابن عباس)

الدر المنثور، ۶۱: ۵

المظہری، ۶: ۶۷

دلائل النبوة، ۱۲: ۱

زرقانی علی المواہب، ۶: ۲۵۰

روح المعانی، ۳۰: ۲۲۵

جی ہاں تاجدار کائنات ﷺ کو پیاری پیاری صفات کے ساتھ پکارو..... اسی میں

ادب ہے..... تعظیم ہے..... اجلال ہے اکرام ہے۔ یہی تو تقاضائے ایمان ہے..... بلکہ

کمال ایمان ہے..... اساس ایمان ہے..... اسی ادب و احترام میں دین دنیا کی کامیابی و

کامرانی ہے..... ادب کا دامن ہاتھ میں ہے تو فوز و فلاح قدم چومے گی۔ اور اگر گوہر ادب

خاک غفلت میں گم ہو گیا، تو مصائب و آلام مقدر بن جائیں گے۔ نا کامیا بیاں اور نامرادیاں

..... حیات مستعار کو جہنم و عذاب بنا دیں گی..... پھر دردناک عذاب لفظ لفظ..... قلب و روح

کو ڈستار ہے گا..... سنو سنو! یہ کیسی غضب ناک اور ہولناک آواز آرہی ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

اے رحیم و کریم پروردگار..... دہلیز مصطفیٰ..... بلکہ کوچہ مصطفیٰ..... کے کتون کے  
تلووں کی خاک کا بھی..... ادب و احترام..... ہمارے رگ و ریشہ میں پیدا کر دے.....

## دو حیثیتیں

اے تاجدار کائنات ﷺ کے پروانو..... دیوانو..... مستانوں! اگر کسی کے خانہ  
ذہن میں یہ خیال گزرے کہ احادیث طیبہ میں تو لفظ یا محمد ﷺ وارد ہے تو یہ خیال  
جھٹک دو..... اور لوح ذہن پر..... اس حقیقت کو نقش کر لو..... سرور کائنات..... ﷺ کے اسم  
گرامی..... محمد..... ﷺ کی دو شانیں ہیں:

1- اپن لفظ مقدس سے آپ کی شخصیت مبارکہ کا ارادہ کیا جائے..... اس کا معنی علمی مراد  
ہو..... اس لحاظ سے یا محمد ﷺ کہنا ممنوع..... اور سوائے ادبی ہے.....

2- اس پاکیزہ لفظ سے آپ کے اوصاف محمودہ کا ارادہ ہو..... اس کا معنی لغوی مراد ہو  
..... ”بے حد تعریف کیا ہوا“..... اس اعتبار سے یا محمد ﷺ کہنا ناجائز نہیں ہے.....

سنو سنو.....! سلف صالحین ارشاد فرما رہے ہیں: اسی جہت سے یا محمد

ﷺ کتب احادیث میں وارد ہے: قَصَدَ بِهِ الْمَعْنَى الْوَصْفِيَّ دُونَ الْمَعْنَى الْعَلْمِيَّ.

والتعليق الصبيح، ۱: ۱۵

المرفاة، ۱: ۵۱

دور حاضر میں چونکہ یہ مقدس کلمہ علمی حیثیت سے ہی مشہور ہے اور اس کے معنی اور

صفتی عوام الناس پر ظاہر نہیں ہیں، سو یا محمد ﷺ سے اعتراز ہی بہتر ہے۔

14

مُحَمَّدٌ

سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

صلى الله عليه وآله وسلم

1- سيدنا محمد ﷺ

2- چشم عبرت سے دیکھو ادھر

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَ مِنْ عَجَمٍ

صلى الله عليه وآله وسلم

امام شرف الدين بوصيرى عليه الرحمه

منظوم ترجمہ:

سرور دنیا محمد تا جدار آخرت،

سرور ہر انس و جن سید عرب و عجم

ترجمہ:

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا و آخرت،

جن و انس اور عرب و عجم کے سید سردار ہیں۔

## سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اے تاجدار عرب و عجم ﷺ کے دیوانو.....!

اے شمع رسالت کے پروانو.....!

اسم رسالت جب بھی تمہاری زبان پر آئے..... تنہا نہ آئے..... پہلے مدنی آقا

ﷺ..... کے القاب ذکر کرو..... پھر اسم ذاتی..... یہ ضابطہ اخلاق بھی ہے..... اور

اصول ادب بھی..... یہ تعظیم بھی ہے اور تعزیر بھی.....

بے شمار صفاتی اسمائے مبارکہ ہیں..... بے حد القاب مقدسہ ہیں..... بہت سی

شانیں ہیں..... جو جی چاہے وہی مقدم کر لو..... لیکن سید کو پہلے ذکر کرنا مستحب ہے..... کہا

کرو.....

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہاں ہاں.....! سنو سنو.....! قرآن کریم کہہ رہا ہے..... جس طرح ایک دوسرے کو بے لقب

..... بے صفت پکارتے ہو..... اس طرح..... سرکار مدینہ..... ﷺ..... کو ہرگز نہ پکارنا

..... جس طرح ایک دوسرے کا ذکر القاب و صفات سے خالی کر لیتے ہو..... ایسے ذکر مصطفیٰ

ﷺ ہرگز نہ کرنا۔

﴿لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾

النور ۲۴: ۶۳

القرآن الحکیم

سنو سنو.....! تاجدار کائنات..... ﷺ..... ساری نسل انسانیت کے سید و سردار

ہیں..... تحدیث نعمت..... تعلیم امت..... کی غرض سے خود بنفس نفیس ارشاد فرما رہے ہیں:

أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ.

المشکوٰۃ، ۵۱۳ الترمذی، ۲: ۱۴۳

مسند احمد بن حنبل، ۱: ۲۸۱ شرح السنہ، ۱۳: ۲۰۴

حجۃ اللہ علی العالمین، ۳۳۱ الزرقانی علی المواہب، ۳: ۱۳۳

موارد الضمان، ۲۱۲۷ دلائل ابو نعیم، ۱: ۶۵

البدایہ والنہایہ، ۱: ۱۷۱، ۲۸۵-۲۵۷ الترغیب و الترهیب، ۴: ۴۴۲

اتحاف سادۃ المتقین، ۹: ۲۲۵-۱۰: ۴۸۸، ۴۸۹

کنز العمال، ۳۱۸۸۱، ۳۱۸۸۲، ۳۲۰۳۳، ۳۲۰۳۲، ۳۹۰۵۲

القرطبی، ۳: ۲۶۲-۴: ۸۴-۵: ۶۱-۱۰: ۴۹-۱۰: ۳۱۰-۱۵: ۵

سلف صالحین نے اس وصف کے ساتھ..... اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کو متصف کیا ہے۔

سیدنا سہل بن حنیف ؓ نے خود بارگاہ رسالت میں عرض کی:

يَا سَيِّدِي (ﷺ)

جواہر البحار، ۳: ۴۵

سیدنا ابن مسعود ؓ بارگاہ الوہیت میں عرض پرداز ہیں:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ .

جواہر البحار، ۳: ۴۵

سنو سنو.....! ایک عاشق صادق..... شرف الدین بو صیری رحمہ اللہ کہہ

رہے ہیں:

مَحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ  
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

لقصيدة البرده

ترجمہ: (جی ہاں) میرے آقا و مولیٰ ﷺ کو نین کے سردار ہیں۔ جن و انسان کے سردار ہیں۔ عرب و عجم دونوں فریقوں کے سردار ہیں۔

درود ہو یا غیر درود..... نماز ہو یا غیر نماز..... جہاں بھی میرے آقا ﷺ کا نام امی اسم گرامی آئے..... پہلے کہا کرو..... ”سیدنا“ زلف و ایل کے اسیروں نے اسے سحر قرار دیا ہے..... یہ اصول کی روشنی میں ہے..... اور قاضی عشق و محبت..... فیصلہ صادر کرتا ہے..... یہ ادب محبوب ہے..... واجب ہے.....

## چشم عبرت سے دیکھو

ہاں ہاں.....! جب بھی حضور سید کائنات ﷺ کا نام نامی اسم گرامی لبوں پر آئے..... تو پہلے ضرور القاب کا ذکر ہو.....

سنو سنو.....! ایک ترکی نو جوان..... شیخ الدلائل رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے..... دلائل الخیرات کی قرأت کرتا ہے..... جب حضور نبی کریم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی آتا ہے..... ”سیدنا“ کا اضافہ نہیں کرتا۔

شیخ کی جبین عقیدت پر سرزنش کے شکن ظاہر ہوتے ہیں..... فرماتے ہیں:



نام اقدس سے پہلے سیدنا کہہ لیا کرو..... کہنے لگا..... جب کتاب میں مرقوم نہیں  
..... میں کیوں پڑھوں.....؟ عشق نے دلائل و براہین کے انبار لگائے..... لیکن عقل سرکش ہی  
رہی..... انکار پر مصر رہی.....

یہ ہی ترکی نو جوان، رات بستر استراحت پر دراز ہے..... خواب میں دیکھا کہ  
ناموس مصطفیٰ ﷺ کے محافظ..... معمولی سی بے ادبی پر بھی خنجر آبدار نیام سے باہر کرنے والے  
سیدنا عمر فاروق ؓ تشریف لائے اور آتے ہی پیٹ پر خنجر رکھ دیا..... اب عشق نے  
استفسار کیا: ”سیدنا کہو گے کہ نہیں؟“

ارے، وہ تو سید العالمین ﷺ ہیں..... جنوں کے بھی سردار ہیں..... اور انسانوں  
کے بھی..... فرشیوں کے بھی سردار ہیں..... اور عرشوں کے بھی..... تو کس گنتی و شمار میں ہے

.....  
حاشیہ دلائل الخیرات، ۱۴

# 15

## لب پہ صل علی کے ترانے

- 1۔ رحمتوں کی برسات
- 2۔ باران فضل و کرم
- 3۔ دعائے جبرائیل
- 4۔ ارشاد سرور کو نبین ﷺ
- 5۔ فرمان سید الثقلین ﷺ
- 6۔ اجل البلاء
- 7۔ شقاوت ہی شقاوت
- 8۔ ہر نی کی یقین دہانی
- 9۔ سعادت عظمیٰ
- 10۔ لمحہ فکریہ

کعبے کے بَدْرُ الدُّجی تم پر کروڑوں درود  
طیبہ کے شَمْسُ الضُّحی تم پر کروڑوں درود  
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

سنو جب نام حبیب خدا درود پڑھو  
ہے سب طفیل اسی نام کا درود پڑھو  
وہ ہورہی ہے درود و سلام کی بارش  
وہ رحمتوں کی اٹھی ہے گھٹا درود پڑھو  
فضا میں گونج رہی ہے وہ قدسیوں کی ندا  
وہ آرہی ہے فلک سے صدا درود پڑھو

صبا متھراوی

## رحمتوں کی برسات

جب بھی صوت اسم رسالت..... پردہ سماعت سے ٹکرائے..... لبوں پر درود و سلام کے زمزمے بج اٹھنے چاہیے..... یہ تقاضائے محبت ہے..... صرف تقاضائے محبت ہی نہیں..... بلکہ تقاضائے ایمان بھی ہے..... اور تقاضائے اسلام بھی.....

جی ہاں.....! ذکر مصطفیٰ ہو..... ﷺ..... یا اسم مصطفیٰ ہو..... تو صلوة و سلام کا نذرانہ عقیدت..... بدرگاہ خواجہ حجاز..... ضرور پیش کریں..... یقین کریں..... آپ تو ایک بار پیش کریں گے..... خالق ارض و سما..... پروردگار عالم..... جل و علا..... کی رحمتیں آپ پر دس بار..... ٹوٹ ٹوٹ کر برسیں گی۔

مَنْ ذَكَرْتُ عِنْدَهُ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عَشْرًا. القول البدیع، ۱۰۳ جلاء الافہام، ۲۵ سعادت الدارین، ۷۹

**ترجمہ:** ”جس کے پاس میرا ذکر ہو، وہ مجھ پر درود پڑھے اور جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا، اللہ ﷻ نے اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں.....

ذات ہوئی انتخاب، وصف ہوئے لاجواب نام ہوا مصطفیٰ، تم پر کروڑوں درود (صلی اللہ علیک یا رسول اللہ)

## باران فضل و کرم

اس نغمہ محبت سے..... خالق کائنات..... جل و علا..... کی طرف سے جو عطاؤں کی بارش برستی ہے..... اس کی شہرت کے اندازہ سے..... قلم و زبان..... دونوں ہی انگشت

بدنداں ہیں..... دامن قرطیس کوتاہ ہے..... اور عنایات کثیرہ بھی ہیں اور عظیمہ بھی۔

ان کے اجمالی تذکرہ پر..... میرا جذبہ محبت مصر ہے..... سو سماعت فرمائیں:

اخلاص و محبت کے سنگ..... جو نہی زبان پر..... نغمہ صلوٰۃ و سلام کی شیرینی و حلاوت

گھلتی ہے..... خالق السموات و الارض جل و علا..... کی رحمتیں چھم چھم برستی ہیں

..... قدسی استغفار کرنے لگتے ہیں..... رحمت کی چادر تن جاتی ہے..... خطائیں مٹادی جاتی

ہیں..... پاکیزگی اعمال عطا کی جاتی ہے..... درجات کی رفعت نصیب ہوتی ہے..... گناہوں

کو بخشش ڈھانپ لیتی ہے..... احد جتنا اجر ملتا ہے..... امور دینی و اخروی سے کفایت

حاصل ہوتی ہے..... غلام کی آزادی سے بڑھ کر ثواب ملتا ہے..... اہوال سے نجات ملتی

ہے..... شہادت مصطفیٰ ﷺ نصیب ہوتی ہے..... شفاعت کی ضمانت ملتی ہے

..... رضائے الہی کی گوہر آبدار سے دامن زیت لبریز ہوتا ہے..... سخت الہی سے امان ملتی

ہے..... روز محشر سایہ عرش الہی میں جگہ نصیب ہوتی ہے..... نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوتا ہے

..... حوض کوثر سے جام طہور ملتے ہیں..... پیاس سے امان ملتی ہے..... اور دوزخ سے آزادی کا

سندیسہ..... پل صراط سے گزرنا آسان ہوتا ہے..... موت سے پیشتر مقام جنت کا مشاہدہ

ہوتا ہے..... حوران بہشتی کی کثیر تعداد ملتی ہے..... بیس غزوات سے زیادہ فضیلت ملتی ہے

..... فقرا پر صدقہ کرنے جیسا اجر ملتا ہے..... مال و منال میں برکت ہوتی ہے..... حاجات

پوری ہوتی ہیں..... مجالس کی اس نغمہ محبت سے تزیین ہوتی ہے..... فقر و تنگدستی ختم ہو جاتی ہے

..... اللہ ﷻ کا تقرب اور دربار رسالت کی حضوری کا شرف حاصل ہوتا ہے..... یہ نور ہے

، اس سے دشمنوں پر نصرت ملتی ہے..... نفاق سے تزکیہ ملتا ہے..... عند الخلاق محبوبیت نصیب

ہوتی ہے..... اور کائنات کی عظیم ترین سعادت..... دولت دیدار مصطفیٰ ﷺ نصیب ہوتی ہے

﴿ذَالِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾

القول البديع، ۵ مطالع المسرات، ۱۳، ۱۴، جذب القلوب: ۲۶۱، ۲۶۲

حاشیہ ترغیب و الترهیب، ۲: ۱۱، ۱۲، ۱۳، زرقانی علی المواہب، ۶: ۳۵۸، ۳۵۷

مداح النبوة، ۱: ۵۷۷

## دعائے جبرائیل (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

آؤ آؤ..... بھاگ کر آؤ..... دامن زیت کو ان جواہر آبدار سے لبریز کر لو  
..... سعادت و خوبی و اخروی کا غازہ..... رخسار حیات پر مل لو..... اس عمل عظیم کو وظیفہ حیات بنا  
کر..... رحمت الہی جی بھر کر لوٹو۔

ہاں ہاں..... اس قدر آسان عمل سے بے پرواہی..... اتنی ساری عطاؤں سے بے  
نیازی..... شقاوت قلبی نہیں..... بد بختی نہیں..... رحمت خداوندی سے دوری نہیں..... بخل و  
کنجوسی نہیں..... راہ جنت سے بھٹکنا نہیں..... ذلت رسوائی نہیں..... ناکامی و نامرادی نہیں  
..... تو اور کیا ہے.....؟

دیکھو دیکھو.....! عشاق، تعمیل ارشاد میں ممبر بچھا رہے ہیں..... تاجدار مدینہ سرور  
سینہ..... ﷺ پہلے زینہ پر قدم رکھتے ہیں..... گل قدس کی نازک و پاکیزہ پتیاں چمکتی ہیں  
..... آمین.....! پھر دوسرے زینہ پر لب ہائے مقدس سے آواز آتی ہے..... آمین..... پھر  
تیسرے زینہ پر جلوہ فگن ہوتے ہیں..... فرماتے ہیں..... آمین.....!

جب نیچے تشریف لاتے ہیں..... صحابہ کرام ﷺ ادب و احترام کا مجسمہ بنے، عرض پرداز ہوتے ہیں: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آج ہم نے آپ سے منبر کے ہر زینہ پر قدم رنجہ فرماتے وقت نئے کلمات سنے ہیں..... انہیں ادا کرنے میں کیا حکمت ہے.....؟  
سنو سنو! گوش ہوش سے سنو.....! وضاحت ہو رہی ہے:

میں نے پہلے زینہ پر قدم رکھا..... روح الامین حاضر خدمت ہوئے، عرض کی: وہ شخص اللہ ﷻ کی رحمت سے دور ہوا..... جس نے ماہ رمضان پایا..... اور اس کی بخشش نہ ہوئی..... میں نے کہا..... آمین!

پھر دوسرے زینہ پر قدم رکھتے ہی عرض کی: وہ شخص اللہ ﷻ کی رحمت سے دور ہوا..... جس کے پاس آپ کا ذکر ہوا، اور اس نے آپ پر صلوٰۃ و سلام کے گہائے عقیدت نچھاور نہ کیے.....

بَعْدَ مَنْ ذَكَرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ آمِينَ .

القول البديع، ۱۴۱  
الترغيب والترهيب، ۲: ۵۰۶  
جلاء الافهام، ۷  
الوفاء، ۲: ۸۰۸  
مدارج النبوت، ۱: ۵۷۹  
ردالمحتار، ۱: ۲۶۳  
سعادۃ الدارين، ۲۱۶

ترجمہ: وہ اللہ ﷻ کی رحمت سے دور ہوا، جس کے پاس آپ کا ذکر ہوا تو اس نے آپ پر درود نہ پڑھا تو میں نے کہا: آمین

وہ شخص اللہ ﷻ کی رحمت سے دور ہوا..... جس کے ماں باپ..... دونوں یا ایک اس کی زندگی میں بوڑھے ہوئے..... انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا..... میں نے کہا

..... آمین !

ٹھہر و ٹھہر و.....! غور کرو..... حیات گزشتہ کا محاسبہ کرو..... اور سوچو..... دعا کون کر رہا ہے..... سارے ملائکہ کا سر دور اور رسول..... آمین کون فرما رہے ہیں..... سید الکونین..... کیا اس کی استجابت میں شک ہو سکتا ہے؟ ذرا عشق و مستی سے جھوم کر کہہ دو

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

## ارشاد سرور کونین ﴿صلى الله عليه واله وسلم﴾

سنو سنو.....! تاجدار کائنات..... کی زبان اقدس سے کیسے کلمات نکل

رہے ہیں..... کس زبان ادس سے..... جو.....

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾

..... کی شان رفیع کی مالک ہے..... ہاں ہاں..... ایہ وہی زبان اقدس ہے جس کی تصدیق کے لئے نظام کائنات متغیر ہو جاتا ہے..... جی ہاں..... اس زبان مقدس کی صداقت و حقانیت میں شک بھی..... ایمان سے محروم کر دیتا ہے.....

ہاں تو..... تاجدار کائنات..... فخر موجودات..... ارشاد فرما رہے ہیں:

مَنْ ذَكَرْتُ عِنْدَهُ فَخَطِيءٌ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِيءٌ طَرِيقَ الْجَنَّةِ .

القول البديع، ۱۴۵، الترغيب والترهيب، ۲: ۵۰۸، جلاء الافهام، ۴۲،

مدارج النبوة، ۱۴: ۵۷۹، سعادت الدارين، ۲۱۷، ۷۹، الشفاء، ۲: ۶۲،



وہ بد بخت..... جس کا وپیرہ ساری زندگی یہ رہا..... کہ میرا نام سنا..... میرا ذکر  
کانوں میں پڑا..... لیکن میری بارگاہ میں گلہائے صلوة و سلام پیش نہ کیے..... اور اسی طریقہ پر  
مر گیا، وہ جہنم میں داخل ہوگا.....

مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ. مدارج النبوت، ۱: ۵۶۰

## ابخل البخل

یہ کتنی بڑی حقیقت ہے..... بلکہ حقیقت کاملہ اور واضح ہے..... جن کے تصدق سے  
انسان کو کائنات کی ہر نعمت میسر آئی ہو..... جو مبدأ کائنات ہوں..... مقصد کائنات  
ہوں..... وجہ تخلیق کائنات ہوں..... جو صبح سعادت و وقت ولادت..... اپنی امت کی بخشش  
طلب کر رہے ہوں..... جو غار حرا کی گبیہر تاریکیوں میں..... طویل سجدہ ریزیوں میں  
..... اشکوں کی برسات کے سنگ..... امت کی مغفرت مانگ رہے ہوں..... جن کی شان  
رحمۃ اللعالمین کے ہم لمحہ لمحہ محتاج ہوں..... جن کے سر اقدس پر ﴿عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ  
حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ﴾..... اور بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ..... کا سہرا جھلمل جھلمل کر رہا ہو  
..... ان کا اسم پاک سن کر..... جو نذرانہ صلوة و سلام پیش نہ کرے، تو وہ ابخل البخل نہیں  
..... اَعْجَزُ النَّاسِ نہیں..... تو اور کیا ہے؟

سنو سنو.....! مدنی آقا، مولیٰ سرور دنیا و دین ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں:

أَلَا إِنَّكُمْ بِأَبْخَلِ الْبُخَلَاءِ..... أَلَا إِنَّكُمْ بِأَعْجَزِ النَّاسِ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ  
يُصَلِّ عَلَيَّ.

القول البديع، ۱۴۸، الترغيب والترهيب، ۲: ۵۱۰، سعادة الدارين، ۲۱۸، ۶۰،  
ترجمہ: کیا تمہیں ابخل البخلاء کی خبر نہ دوں؟ کیا تمہیں اعجز الناس کی خبر نہ دوں  
؟ (وہ ہے) جو میرا ذکر سنے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔

## شقاوت ہی شقاوت

۔۔۔ سحری کا مد بھرا سہانا وقت ہے..... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا کوئی کپڑا ہی نہیں..... ادھر چراغ گل ہوتا ہے..... ادھر سوئی گم ہو جاتی  
ہے..... اچانک اس حجرہ طیبہ میں آفتاب رسالت..... ماہتاب نبوت..... طلوع فرماتے ہیں  
..... آپ کے چہرہ اقدس کی..... درخشندگی و تابندگی سے..... حجرہ بقعہ نور بن جاتا ہے  
..... جگمگ جگمگ کرنے لگتا ہے..... گمشدہ سائی مل جاتی ہے..... بے اختیار حسن کامل کی  
تعریف ہوتی ہے: ”میرے آقا ﷺ کا رخ اقدس کس قدر روشن و منور ہے“

سنو سنو.....! محبتوں کے اس سندر موسم میں عجیب سا جواب دیا جا رہا ہے:

”تباہی ہے اس کے لیے..... جو روز قیامت اس درخشندہ و تابندہ چہرے سے محروم رہے گا“

..... اس نورانی چہرہ کو نہ دیکھ سکے گا۔

کون نہ دیکھ سکے گا؟ فرمایا: بخیل.....

بخیل کون ہے؟ وہ..... جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہ پڑھے.....“

إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانَتْ تَخِيْطُ شَيْئًا فِيْ وَقْتِ السَّحْرِ

فَضَلَّتِ الْإِبْرَةَ وَطَفَى السِّرَاجَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَوَجَدَتِ الْإِبْرَةَ فَقَالَتْ

مَا أَضَوَاءَ وَجْهَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَيْلٌ لِمَنْ لَا يَرَانِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
قَالَتْ وَمَنْ لَا يَرَاكَ؟ قَالَ الْبَخِيلُ قَالَتْ وَمَنِ الْبَخِيلُ؟ قَالَ الَّذِي لَا يُصَلِّي  
عَلَيَّ إِذَا سَمِعَ اسْمِي .

القول البديع، ۱۴۸، سعادة الدارين، ۲۱۸، جواهر البحار، ۳: ۳۰

**ترجمہ:** سحری کے وقت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کچھ سی رہی تھیں  
، سوئی گم ہو گئی چراغ بجھ گیا۔ نبی اکرم ﷺ داخل ہوئے تو سوئی مل گئی۔ عرض کی: یا رسول  
اللہ ﷺ آپ کا چہرہ اقدس کتنا روشن ہے۔ فرمایا ہلاکت ہے اس کے لیے جو مجھے قیامت کے  
روز نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کی: کون نہ دیکھے گا؟

فرمایا: بخیل عرض کی: بخیل کون ہے؟ فرمایا: جو میرا نام سنے اور مجھ پر درود نہ پڑھے۔

## ہرنی کی یقین دہانی

جی ہاں..... اسم حبیب ﷺ..... سن کر بھی اگر لب وانہ ہوں تو اس سے بڑی  
نامرادی اور محرومی کونسی ہوگی؟

روزن تاریخ سے..... چشم سیرت کے ساتھ مشاہدہ کرو۔ تاجدار عرب و عجم  
ﷺ کے قریب سے ایک شکاری گزرتا ہے..... اس کے ہاتھ شکار شدہ ہرنی ہے  
..... ہرنی کو قوت و یابی اور تکلم عطا ہوتی ہے۔

دیکھو دیکھو.....! جانور بھی جانتے ہیں..... کہ یہ آقا ﷺ..... سب کے فریاد  
رس ہیں..... یہ ایسے طبیب ماہر ہیں..... جن کی مرہم شفا سے بڑے بڑے ناسور بھر جاتے

ہیں..... یہ تلجا بھی ہیں اور ماوی بھی ہیں.....

ارے تبھی تو ہرنی اپنی پیتا سنا کر، امداد کے لئے جھولی پھیلا رہی ہے۔

یا رسول اللہ ﷺ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں..... میرے دودھ پران کی گزر

اوقات ہوتی ہے..... اس شکاری کو حکم صادر فرمائیں..... یہ چند لمحات کے لیے مجھے آزاد کر

دے..... میں دودھ پلا کر فوراً آپ کے قدموں میں حاضر ہو جاؤں گی.....

آے ہرنی.....! اگر تو حاضر نہ ہوئی تو پھر.....

سنو سنو.....! ہرنی کا جواب سنو.....! اور اس کے نتیجہ کو لوح قلب و ذہن پر

..... انٹ روشنائی کے ساتھ نقش کر لو..... اگر میں واپس نہ آؤں..... تو مجھ پر

اللہ ﷻ اس شخص سے لعنت کرے، جس کے رو برو آپ کا ذکر پاک ہو..... اور وہ صلوٰۃ و

سلام کے گل ہائے گلاب..... آپ کے حضور پیش نہ کرے۔

اِنْ لَّمْ اَعُدْ فَلَعَنِي اللّٰهُ كَمَنْ تَذَكَّرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ .

ترجمہ: اگر میں واپس نہ آؤں تو اللہ ﷻ مجھ پر اس شخص جیسی لعنت کرے جس کے سامنے

آپ کا ذکر پاک کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے۔

اب تاجدار کائنات..... ﷺ..... کے لب ہائے مقدس جنبش فرما رہے ہیں

..... اے اعرابی.....! اس کو چھوڑ دے، میں اس کا ضامن ہوں۔ اَطْلِقْهَا وَاَنَا ضَامِنُهَا .

اے دکھوں کی چکی کے دو پاٹوں میں پسے والے.....! خلوص دل..... اور محبت و

عقیدت کے حسین جھرمٹ میں..... اس بارگاہ اقدس میں..... فریاد کرتی تھی..... ارے

! وہ تو حیوانات کے بھی ضامن بن رہے ہیں..... کیا ان کی شان رحمت و رافت کو گوارا ہو

سکتا ہے..... کہ گرداب ہموم و غموم میں..... کوئی ستم رسیدہ، الم گزیدہ محبت ان کو پکارے  
..... اے وہ اپنے محبت کرنے والے امتی کی چارہ سازی نہ کریں۔

ہرنی نے اپنا وعدہ وفا کر دیا..... تو روح الامیں ﷺ نے..... عرشِ علا کی  
رفعتوں کے ساتھ..... اس پیغام مسرت کے سنگ نزول فرمایا:

یا رسول اللہ ﷺ آپ کا رب آپ کو سلام کہہ رہا ہے..... اور فرماتا ہے:

مجھے میری عزت کی قسم..... مجھے میرے جلال و عظمت کی قسم..... ہرنی اپنی اولاد پر  
بہت رحم دل تھی..... لیکن آپ کی امت پر..... میری رحمت کہیں اس سے زیادہ چھم چھم برے  
گی..... جس طرح ہرنی آپ کی طرف واپس لوٹ آئی..... اسی طرح آپ کی امت کو آپ  
کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَالْكَ وَسَلَّمَ اللَّهُ يُقْرِءُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ  
وَعِزَّتِي وَجَلَالِي أَنَا أَرْحَمُ بِأُمَّتِكَ مِنْ هَذِهِ الطَّبِئَةِ بِأَوْلَادِهَا وَأَنَا أَرُدُّهُمْ إِلَيْكَ  
كَمَا رَجَعَتِ الطَّبِئَةُ إِلَيْكَ .

القول البديع، ۱۴۸، حلية الاولياء بحواله القول البديع

سعادة الدارين، ۲۱۸،

**ترجمہ:** اے محمد صلی اللہ علیک والک وسلم اللہ ﷺ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا  
ہے: مجھے میری عزت اور جلال کی قسم! میں اس ہرنی کی اپنی اولاد پر رحمت سے آپ کی امت  
پر زیادہ رحمت کرنے والا ہوں اور میں ان کو آپ کی طرف لوٹاؤں گا، جس طرح یہ ہرنی آپ  
کی طرف لوٹی۔

## سعادت عظمیٰ

سنو سنو.....! محمد بن یحیٰ کرمانی کہتے ہیں:

ہم ابو علی بن شاذان کی خدمت میں حاضر تھے..... ایک اجنبی نوجوان آیا..... سلام کہتے ہوئے استفسار کرنے لگا..... تم میں علی بن شاذان کون ہے؟..... ہم نے شیخ کی طرف اشارہ کیا..... تو وہ نوجوان خوشخبری کے موتی بکھیرنے لگا:

اے شیخ.....! تاجدار کائنات ﷺ..... نے مجھے خواب میں اپنی زیارت سے مشرف فرما کر..... حکم صادر کیا ہے..... ابو علی بن شاذان کو خانہ خدا سے تلاش کرو..... ان سے ملاقات ہو جائے..... تو میری طرف سے انہیں سلام کہنا..... یہ کہہ کر اس اجنبی نوجوان نے اپنی راہ لی.....

ہجر و فراق میں تڑپنے والے دیوانہ کی محبت و عقیدت پر مہر تصدیق ثبت ہو گئی، یہ کتنا بڑا کرم ہے..... کہ شہر یار کائنات ﷺ..... اپنے ایک امتی کو سلام بھیج رہے ہیں..... مسرت و فرحت کے وفور جذبات نے..... آنکھوں سے جھڑی لگا دی..... آپ فرمانے لگے..... یہ الطاف کریمانہ اس لئے ہوا ہے کہ قرأت حدیث میں جب بھی مدنی محبوب ﷺ..... کا ذکر پاک آتا..... درود و سلام کے نذرانے بھیجتا تھا۔

مَا أَعْرِفُ لِي عَمَلًا نَسْتَحِقُّ بِهِ هَذَا أَنْ يَكُونَ صَبْرِي عَلَى قِرَاءَةِ  
الْحَدِيثِ وَتَكْرِيرِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ كُلِّهَا جَاءَ ذِكْرُهُ

اے عاشق صادق..... سن! اگر دل میں پیغامات محبوب کی سچی لگن ہے..... تو اس

رسم عشق و عقیدت کو حرز جاں بنا لے۔

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ لِي سَلْ عَن مَسْجِدِ أَبِي عَلِيٍّ  
شَاذَانَ فَإِذَا لَقَيْتَهُ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ .

سعادت الدارین ، ۱۲۷

## لمحہ فکریہ

اے گنبد خضرا کے مکیں کے چاہنے والو.....! وارثی و شیفتگی..... تو قطعاً طور پر دلائل و  
براہین سے بے نیاز ہوتی ہے..... تقاضائے محبت کی حجت عظمیٰ خود محبت ہی ہے..... محبوب کی  
یاد آتے ہی..... عقل و خرد سے باندھے گئے..... عہد و پیمان چشم زدن میں لخت لخت ہو جاتے  
ہیں..... جو نہی ذکر محبوب چھڑتا ہے..... دل بے قرار تڑپ تڑپ جاتا ہے..... پگھل پگھل جاتا  
ہے..... محبت نے ہمیشہ ہی بھول جانے کا عہد بھلایا ہے.....

أَلَيْسَ وَعْدُ تَنِيُّ يَا قَلْبُ عَنِي إِذَا مَا تَبْتُ عَنْ لَيْلِي تَتُوبُ  
فَهَا أَنَا تَائِبٌ عَنْ حُبِّ لَيْلِي فَمَا لَكَ كُلَّمَا ذُكِرْتُ تَذُوبُ

ترجمہ: اے دل کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہ کیا، جب میں لیلیٰ سے توبہ کروں گا، تو بھی لیلیٰ  
سے توبہ کرے گا..... تو دیکھ میں تو محبت لیلیٰ سے تائب ہو چکا، سو تجھے کیا ہے، جب بھی اس کا  
ذکر ہوتا ہے، پگھلنے لگتا ہے۔ سو اے اہل محبت.....! اسم مصطفیٰ ﷺ..... جو نہی سنو

..... جو نہی پڑھو..... جو نہی لکھو..... عشق و مستی کی سرشاری میں پکاراٹھو:

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَى الْبِكْرِ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

# 16

## درود آقا ..... سلام آقا

- 1- استغفار ملائکہ
- 2- جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ
- 3- جزائے عظیم
- 4- طریقہ صالحین
- 5- ان کے کرم کی بات نہ پوچھو
- 6- امامت ملائکہ
- 7- عطاؤں کی برسات
- 8- نجات اور دو انگلیاں
- 9- ذرا دل تھام کر
- 10- درود بھی ..... سلام بھی
- 11- بد قسمت ہاتھ
- 12- حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ



ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود  
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام  
بچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود  
اونچی بنی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

یہ تیرا چہرہ یہ تیری زلفیں، یہ صبح آقا یہ شام آقا  
درود آقا سلام آقا، سلام خیر الانام آقا  
میری دعا کے نحیف ہاتھوں سے چھٹ گیا تھا اثر کا دامن  
بڑھی میری سمت خود ہی رحمت، لیا ہے جب تیرا نام آقا  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## استغفار ملائکہ

تاجدار عرب و عجم..... ﷺ کی نعلین پاک کی گرد مقدس پر سب کچھ قربان کرنے والو  
.....! لکھتے لکھتے..... وقت تحریر..... جب بھی یہ اسم گرامی..... محمد ﷺ آئے یا  
کوئی اور نام..... ذاتی ہو یا صفاتی..... آپ پر آپ کی ال پر..... صلوة و سلام کے گلہائے  
عقیدت..... نوک قلم و زباں سے..... ضرور نثار کیا کرو..... یہ ادب محبت..... اور فقط یہ ہی  
نہیں..... بلکہ تعمیل حکم بھی ہے..... یہ ادب سعادت ہی سعادت ہے..... اور اس سے اعراض  
و غفلت شقاوت ہی شقاوت.....

سنو سنو.....! اے اہل محبت.....! اے اہل ادب.....! اس سعادت دنیوی و اخروی  
سے..... دامن زیت، لبریز کر لو..... اور اس شقاوت کی جہنم سے محفوظ ہو جاؤ..... مژدہ جاں  
فزا سنو..... جب تک..... یہ اسم پاک..... صلوة و سلام کے سنگ..... اس کتاب اس تحریر  
، اس مضمون میں رہے گا..... ملائکہ لکھنے والے کے لئے استغفار کرتے رہیں گے.....  
مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ مَا دَامَ  
اسْمِي فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ

الشفاء، ۲: ۶۰-۵۳

جلاء الافهام، ۲۴۵

القول البديع، ۲۵۰

مدارج النبوت، ۱: ۵۶۸

جذب القلوب، ۲۷۷

نسيم الرياض، ۳: ۴۶۴

جواهر البحار، ۳: ۳

سعادة الدارين، ۱۸۹

روح البيان، ۷: ۲۲۸

انحاف سادة المتقين، ۵: ۵۰

ترجمہ: جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود بھیجا، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں

گے جب تک کہ میرا نام اس میں رہے گا۔

## جاؤ..... جنت میں داخل ہو جاؤ

دیکھو دیکھو.....! روز قیامت ایک گروہ..... اپنی دو اتوں کے ہمراہ ہے.....

جبرائیل امین علیہ السلام دربار الوہیت میں پیش کرتے ہیں..... کائنات بھر کے انسانوں کو بتلانے کے لیے استفسار ہو رہا ہے..... حالانکہ خالق کائنات تو علام الغیوب ہے..... مقصد یہ ہے کہ ان کی رفعت سے گھونگھٹ اٹھا دیا جائے۔

تم کون ہو.....؟ ”ہم اصحاب حدیث ہیں..... ہم رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور تقریرات..... کے جواہر و لالی سے..... قراطیس و صفحات کے سینے کی آرائش میں مصروف رہے.....“ دست بستہ عرض کریں گے.....

مسرتوں اور بشارتوں..... کی سرشاری سے جھومتا جھومتا ایک اعلان..... باب سماعت سے ٹکرائے گا..... تم تو وہ خوش نصیب ہو..... جو ایک عرصہ دراز سے..... میرے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک پہ صلوٰۃ و سلام لکھتے رہے ہو..... اس لیے جاؤ.....! جنت کے دروازے تمہارے لیے کھلے ہیں..... جنت میں داخل ہو جاؤ.....

فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُمْ اذْ خُلُوا الْجَنَّةَ فَقَدْ طَالَ مَا كُنْتُمْ تَصَلُّونَ عَلَيَّ النَّبِيِّ

اتحاف سادة المتقين، ۵۵:۵

القول البديع، ۲۵۱

محمّد ﷺ

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا..... جنت میں داخل ہو جاؤ، تم عرصہ دراز تک

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہے ہو۔“

## جزائے عظیم

سنو سنو..... خلف صاحب خلفان..... فرما رہے ہیں..... میرا ایک ہمد تھا..... ہم دونوں طلب حدیث میں روز و شب بسر کرتے تھے..... پھر ایک دن ان کے گلشن بدن سے..... عند لیب روح مائل با پرواز ہوا..... ایک دن، میرا وہ ہم نشین..... اچانک دہلیز خواب کو عبور کر کے..... جلوہ فگن ہوا..... آنکھیں محو تماشا ہوئیں، تو حیرت بن گئیں..... وہ تو نہایت حسین و جمیل سبز لباس زیب تن کیے خراماں خراماں چل رہا ہے..... دریائے حیرت سے کنارے لگے،..... تو دھیرے دھیرے چند کلمات نے۔ سر حد لب عبور کی..... ارے بھائی.....! تو وہی نہیں، جو میرے سنگ طلب حدیث میں محور ہتا تھا..... اب کیسی رشک انگیز کیفیات کے حامل ہو..... اے اہل قلب و نظر.....! سنو.....! اور اس جواب لا جواب کو..... ابد الابد تک لوح ذہن پر مرتسم کر لو..... اور اس عمل پیہم..... وظیفہ حیات بنا لو..... ہاں ہاں..... میں وہی ہوں میں حدیث پاک لکھتا تھا۔ یہ انعام الہی میرے اسی عمل کی جزا ہے۔

فَلَا يَمُرُّ لِي حَدِيثٌ فِيهِ ذِكْرُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَتَبْتُ فِي أَسْفَلِهِ "صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ" فَكَأَنَّيْ بِهَذَا الَّذِي تَرَى عَلَيَّ

القول البديع، ۲۵۲ جلاء الافهام، ۲۴۸ مطالع المسرات، ۶۶

سعادة الدارين، ۱۲۷ اتحاف سادة المتقين، ۵۵:۵

ترجمہ: جب بھی ایسی حدیث گزرتی جس میں ذکر انبی ہوتا تو میں اس کے نیچے "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" لکھ دیتا۔ یہ جو تم مجھ پر دیکھ رہے ہو۔ یہ مجھے اس کی جزا ملی ہے۔

## طریقہ صالحین

جی ہاں..... سلف صالحین کا یہ طریقہ تھا..... اس ادائے محبت پر سختی سے کار بند رہنا..... عباس عنبری اور علی بن المدینی کہتے ہیں..... قلت وقت کی بنا پر..... وقت کتابت اگر یہ کلمات طیبہ لکھنے ممکن نہ ہوتے..... تو ہم ہر جگہ..... جگہ خالی چھوڑ دیتے..... اور اختتام درس پر اس خالی جگہ پر..... صلوٰۃ وسلام رقم کر دیتے.....

مَا تَرَكْنَا الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ حَدِيثٍ سَمِعْنَاهُ وَرُبَّمَا عَجَلْنَا فَنَبِيضُ الْكِتَابِ فِي كُلِّ حَدِيثٍ حَتَّى نَرْجِعَ إِلَيْهِ .

القول البديع، ۲۵۲، سعادة الدرین، ۱۲۷-۱۹۰

ترجمہ: ہم ہر حدیث جو سنتے نبی اکرم ﷺ پر صلوٰۃ ترک نہ کرتے اور بسا اوقات ہم جلدی میں ہوتے تو کتاب میں ہر حدیث میں خالی جگہ چھوڑ دیتے تاکہ اس کی طرف لوٹیں۔

## ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

سنو سنو.....! عبد اللہ بن حکیم..... حالت خواب میں..... محمد بن ادریس شافعی..... رحمہ اللہ تعالیٰ..... کی زیارت سے شاد کام ہوتے ہیں..... تو عرض کناں ہوتے ہیں..... اللہ ﷻ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا.....؟ جواب مرحمت فرماتے ہیں: میرے پروردگار..... جلّ شانہ..... کی رحمت مجھ پر جلوہ فگن ہے..... میرے مالک نے مجھے ڈھانپ لیا..... اور میں دلہن نو کی طرح..... جنت کی طرف گامزن ہوا..... تو عروس نو کی طرح..... مجھ پر جنتی ہیرے پچھا اور کیے گئے۔

اس کیفیت ساحرہ کا بیان پر وہ سماع سے ٹکرایا..... تو عرض کی کہ آپ کا کونسا عمل خالق کائنات کی بارگاہ میں اس قدر مقبولیت سے مشرف ہوا کہ آپ پر..... باران رحمت یوں..... جم جم کر برسنا.....

فرمایا..... یہ سب کچھ اس درود پاک کی برکت سے ہے..... جو میں نے..... الرسالة میں لکھا ہے..... بارگاہ عرض کی..... درود شریف کے وہ کون سے صیغے ہیں.....؟ فرمایا:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ  
الْغَافِلُونَ .

ابن عبد الحکیم کہتے ہیں..... کہ صبح بیدار ہوتے ہی میں نے..... الرسالة دیکھا..... تو وہی درود پاک اس میں درج تھا.....

سنو سنو.....! اور حلاوت ایمان کے مزے لو..... ابن بنان الاصبہانی..... رحمہ اللہ تعالیٰ..... کا ستارہ قسمت اوج ثریا پر چمکا..... حالت خواب میں..... زیارت نصیب ہوئی.....

عرض کی..... یا رسول اللہ ﷺ..... فداک ابی و امی و نفسی..... کیا آپ نے محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنی رحمت خاصہ سے..... حصہ عطا فرمایا..... ارشاد فرمایا..... جی ہاں.....! ان کے لیے دربار الوہیت میں عرض کی..... کہ ان کا محاسبہ نہ کیا جائے..... نَعَمْ سَأَلْتُ اللّٰهَ اَنْ لَا يُحَاسِبَهُ .  
ترجمہ: ہاں میں نے اللہ ﷻ سے سوال کیا کہ ان کا محاسبہ نہ کیا جائے۔

القول البديع، ۲۵۲ جلاء الافهام، ۲۴۸ نسيم الرياض، ۴۶۷:۳  
مطالع المسرات، ۲۲۹ سعادة الدارين، ۱۱۷-۱۱۸ جذب القلوب، ۲۷۶  
اتحاف سادة المتقين، ۵۵:۵۰-۵۶

## امامت ملائکہ

دیوانو.....! مدنی محبوب..... ﷺ کے دیوانو.....! سنو.....! سیدنا حفص  
بن عبد اللہ ﷺ فرما رہے ہیں..... سنو.....! ابو زراعہ کی موت کے بعد میں نے  
خواب میں دیکھا..... محبت کی آنکھیں وا کر کے..... تصورات کے الہم میں یہ حسین منظر دیکھو  
..... ابو زراعہ..... ﷺ..... آسمان دنیا پر..... نورانی مخلوق..... صغائر و کبار سے معصوم پاک  
طینت مخلوق..... ملائکہ کے سنگ..... سجدہ ہائے بندگی میں محو ہیں..... صرف یہ ہی نہیں، بلکہ  
ایک خاکی..... نوریوں کی امامت کے تاج سے آراستہ ہے.....

حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق غرق استفسار کیا..... ”ابو زراعہ“..... یہ  
بلندرتبہ کیسے نصیب ہوا.....؟ جواب دیا..... میں نے کئی ہزار احادیث طیبہ اپنے ہاتھوں سے  
لکھیں..... جب بھی سرکار مدینہ..... ﷺ..... کا ذکر پاک آیا، میں نے درود و سلام کی بیٹھے  
گیت ضرور لکھے.....

وَهُوَ فِي السَّمَاءِ يُصَلِّي بِالْمَلَائِكَةِ فَقُلْتُ لَهُ: بِمِ نِلْتَ هَذَا؟  
فَقَالَ: كَتَبْتُ بِيَدَيَّ أَلْفَ أَلْفِ حَدِيثٍ إِذَا ذَكَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ

القول البديع، ۲۵۴ جذب القلوب، ۲۷۰ سعادة الدارين، ۱۲۸

## عطاؤں کی برسات

ہاں ہاں ..... اے اہل نظر و قلب و بصر .....! عزم مصمم کر لو ..... تقریر ہو یا  
تحریر ..... جہاں بھی نام نامی اسم گرامی ..... محمد ﷺ ..... آئے ..... سر جھکائے  
..... تعظیم و تکریم کے سنگ ..... صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ ..... بدرگاہ خواجہ حجاز ..... ﷺ ..... ضرور  
روانہ کریں گے ..... ارے ایسا کرو تو سہی .....! دیکھو جنت الفردوس کی بے مثل و بے نظیر اور  
بے شمار نعمتیں ..... ایڑیاں ایڑیاں اٹھا اٹھا کر تمہاری منتظر ہیں۔

ایک مرد صالح کا ایک کاتب (خوش نویس) ہمسایہ ..... عالم فانی سے عالم جاودانی  
کی طرف نقل مکانی کرتا ہے ..... خواب میں اس مرد صالح کو ملتا ہے ..... استفسار کرتے ہیں:  
دوست .....! خالق ارض و سماء نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا .....؟ میرے پروردگار کی چادر  
رحمت نے بڑھ کر ..... میری زندگی بھر کی کوتاہیاں ڈھانپ لیں ..... کیوں .....؟ اس لیے کہ  
میری زندگی کا یہ معمول تھا ..... دوران کتابت جب بھی اسم گرامی  
..... محمد ﷺ ..... آتا، درود و سلام کے بحرے گجرے اور گلاب پیش کرتا ..... تو  
میرے رب کریم نے مجھے ایسی عطاؤں سے نوازا ..... جن کا مشاہدہ کسی آنکھ نے نہ کیا ..... جن  
کی شنوائی کسی کان کو نصیب نہ ہوئی ..... اور جن کا خیال کسی دل کو نہ گزرا .....

كُنْتُ إِذَا كَتَبْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي كِتَابٍ صَلَّيْتُ فَأَعْطَانِي رَبِّي  
مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ  
ترجمہ: ”جب میں کتاب میں اسم محمد ﷺ لکھتا تو درود پڑھتا، تو میرے رب نے



مجھے عطا کیا، جو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں اور نہ اس کا خیال کسی انسان کے

دل میں گزرا۔ دلائل الخیرات، ۵۵ اتحاف سادة المتقين، ۱: ۵۰

## نجات ..... اور دو انگلیاں

اے ہاتھ ..... اے قلم .....! تیری عظمت کو میری عقیدت کا سلام ..... جو حضور سرور کائنات ﷺ کے اسم پاک پر صلوة سلام کی گل پاشی کرتا ہے .....

ابو الفضل الکندی ..... رحمہ اللہ تعالیٰ ..... شہر خموشاں کے بسیا، جانتے ہیں اور ایک دن عیسیٰ بن عباد ..... رحمہ اللہ تعالیٰ ..... کی خواب میں جلوہ فگن ہوتے ہیں،

استفسار کیا: بھئی کیسے ہو.....؟ اللہ رب العزت نے تمہارے ساتھ کیا سلوک فرمایا

.....؟ عرض کیا..... ”میرے ہاتھ کی صرف دو انگلیوں نے نجات دلوائی.....“

عیسیٰ بن عباد رحمہ اللہ تعالیٰ ..... بحر تعجب میں غرق غرق بار در سوال کرتے

ہیں: اس کا کیا مطلب ہے.....؟ سنو سنو.....! اے اہل محبت سنو.....! اے اہل ذوق سنو!

اس ابہام کی کتنی دل لہہانے والی وضاحت ہو رہی ہے.....

آپ نے فرمایا..... مطلب یہ ہے کہ جب میں کتاب میں حضور نبی کریم ﷺ کا اسم پاک لکھتا

..... تو ان سے اس کے بعد ﷺ لکھا کرتا تھا۔

## ذرا دل تمام کر

تقاضائے عشق و مستی سے..... بے نیازی و بے پرواہی..... قاضی عشق کے ہاں

جرم عظیم ہے..... اے محبت و عشق کے بلند و بانگ دعویدار دیکھنا کہیں اس غفلت و کوتاہی کا

شکار ہو کر..... دین و دنیا میں..... محروم و نامراد نہ ہو جانا.....  
دیکھو دیکھو.....! فکر و بصیرت سے دیکھو.....! پڑھو پڑھو.....! گہرائی میں خوب اتر  
اتر کر پڑھو..... ابو الطاهر المخلص..... اوائل عمر میں حدیث پاک لکھتے ہیں..... ذکر  
مصطفیٰ ﷺ..... آتا ہے..... صلوٰۃ و سلام نہیں لکھتے..... حجرہ خواب میں..... مصطفیٰ کریم  
ﷺ..... قدم رنجہ فرماتے ہیں..... کشاں کشاں..... آپ کی جانب بڑھتے ہیں.....  
سلام عرض کرتے ہیں..... لیکن..... ہاں ہاں لیکن..... رحمت مجسم، سرور عالم..... ﷺ.....  
رخ انور پھیر لیتے ہیں..... کائنات ہست و بود میں..... اہل ایمان کے لیے..... اس سے  
بڑی سرزنش کا کوئی تصور ہی نہیں..... اور یہ سرزنش ایک بار ہی نہیں، تین بار ہوتی ہے.....  
لرزیدہ و ترسیدہ..... دست بستہ..... کپکپاتے لبوں کے ساتھ عرض پرداز ہیں.....

میرے آقا.....! ﷺ..... اس اعراض کا سبب کیا ہے.....؟

سنو سنو.....! ارشاد مصطفیٰ کریم ﷺ..... غور سے سنو.....!

”تو میرا ذکر اپنی کتاب میں کرتا ہے..... تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔“

يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِمَ تُدِيرُ وَجْهَكَ فَقَالَ لِأَنَّكَ إِذَا ذَكَرْتَنِي فِي كِتَابِكَ لَا

سعادة الدارين، ۱۳۰۰

القول البديع، ۲۵۶

تُصَلِّي عَلَيَّ

ترجمہ: اے اللہ کے نبی..... ﷺ..... اپنا چہرہ کیوں پھیر لیتے ہیں؟

فرمایا: اس لئے کہ تو اپنی کتاب میں میرا ذکر کرتا ہے، تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔“

اب یہی ابو طاہر..... رحمہ اللہ تعالیٰ..... زندگی بھر لکھتے رہے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا كَثِيرًا

## درود بھی ..... سلام بھی

ہاں ہاں .....! جب بھی لکھتے لکھتے ..... ذکر مصطفیٰ آئے ..... ﷺ ..... یا اسم مصطفیٰ آئے تو مکمل درود پاک لکھیں ..... دعویٰ محبت سچا ہو ..... گلدستہ ہائے عقیدت میں کمی ہو ..... ممکن نہیں ..... ابراہیم نسفی ..... رحمہ اللہ تعالیٰ ..... کہتے ہیں ..... خواب میں زیارت مصطفیٰ ﷺ سے ..... شاد کام ہوا ..... چہرہ انور پر ..... انقباض کے آثار و علامات مترشح تھیں ..... اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر ..... دست اقدس ..... پر لہائے عقیدت ثبت کر دیئے ..... اور ..... عرض کناں ہوا .....

میرے آقا ﷺ میں تو اصحاب حدیث ہوں ..... میں تو اہل السنۃ سے ہوں ..... لیکن آپ کے اطوار مقدسہ سے اجنبیت ٹپک رہی ہے ..... کیا سبب ہے .....؟ یہ سنتے ہی لب ہائے مقدس پر ..... تبسم عنبری کے گل گلاب کھل اٹھتے ہیں ..... فرماتے ہیں:

مجھ پر تو صلوة بھیجتا ہے ..... سلام کیوں نہیں بھیجتا .....؟

يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ وَأَنَا مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَأَنَا غَرِيبٌ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ إِذَا صَلَّيْتَ لِمَ لَا تُسَلِّمُ عَلَيَّ .

سعادة الدارين ، ۱۲۸

القول البديع ، ۲۵۳

ترجمہ: ”یا رسول اللہ ﷺ میں اصحاب حدیث سے ہوں اور میں اہل سنت سے ہوں اور میں اجنبی ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا جب تو مجھ پر درود پڑھتا ہے، سلام کیوں نہیں بھیجتا۔“

## بد قسمت ہاتھ

مکمل التفات و توجہ سے سنو.....! ابو زکریا یحییٰ بن مالک العاتقی رحمہ اللہ تعالیٰ..... کیا فرما رہے ہیں کہ ہم سے ہمارا ایک بھری دوست اپنا مشاہدہ ذکر کرتا ہے..... اصحاب حدیث سے..... ایک فرد..... حدیث پاک لکھتا ہے..... لیکن جب ذکر مصطفیٰ ﷺ آتا ہے..... بخل کرتے ہوئے صلوة و سلام..... حذف کر جاتا ہے.....

راوی کہتا ہے کہ میں نے خود دیکھا..... اس کے داہنے ہاتھ کو ایسی بیماری لگی ہوئی ہے..... جس سے اس کا ہاتھ گل سڑ رہا ہے.....

كَانَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِنَا يَكْتُبُ الْحَدِيثَ وَلَا يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِذَا ذَكَرَهُ يَحْذِفُ ذَلِكَ شُحًّا مِنْهُ عَلَى الْوَرَقِ قَالَ فَلَقِيْتَهُ بِهِ وَقَدْ وَقَعَتْ الْأَكْلَةُ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى .

سعادة الدارين، ۱۳۱

جذب القلوب، ۲۷۶

القول البديع، ۲۵۷

ترجمہ: ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص حدیث پاک لکھتا تھا، لیکن نبی کریم ﷺ پر درود

نہ بھیجتا تھا جب آپ ﷺ کا ذکر کرتا تو کاغذ کی کنجوسی کی وجہ سے حذف کر دیتا۔

فرمایا: میں نے دیکھا اس کے دائیں ہاتھ میں ”آکلۃ“ کی بیماری لگ گئی۔

## حریص علیکم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

دیکھو دیکھو..... تاجدار کائنات..... ﷺ کی شفقتوں کی انتہا دیکھو..... قلب انور..... میں تو یہی خواہش مچل رہی ہے کہ میری امت کا دامن زیت..... اعمالِ حسنہ سے لبریز ہو۔

حضرت ابو سلیمان..... رحمہ اللہ تعالیٰ..... پر ابر کرم برسا..... خواب میں تشریف لائے..... فرمایا..... ابو سلیمان..... حدیث میں میرے ذکر پر..... ”صلوٰۃ“ تو بھیجتے ہو..... ”و سلم“ چھوڑ دیتے ہو..... اس کے چار حرف ہیں..... ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں اللہ رب العزت عطا فرماتا ہے..... اس طرح تم چالیس نیکیوں سے محروم ہو جاتے ہو..... سنو سنو.....! میرے آقا..... ﷺ نے اپنے غلام کو خواب میں آکر یہ مژدہ جاں فزا سنایا..... جتنا لمبا درود مجھ پر پڑھا جائے گا..... اتنی نیکیاں زیادہ ہوں گی.....

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ قَالَ لِي يَا أَبَا سُلَيْمَانَ إِذَا ذَكَرْتَنِي فِي الْحَدِيثِ فَصَلِّتْ عَلَيَّ إِلَّا تَقُولُ وَ سَلَّمَ وَ هِيَ أَرْبَعَةٌ أَحْرَفٍ لِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ تَتْرُكُ أَرْبَعِينَ حَسَنَةً . سعادۃ الدارين ، ۱۲۸

# 17

## کراہت صلعم

- 1- توہین مسلک محبت
- 2- ثناخوان ہے خود درحمان تیرا
- 3- طریقہ یہود
- 4- عَادَةُ الْمَحْرُومِينَ
- 5- کافرانہ روش
- 6- ہاتھ قلم کر دیا
- 7- شواہدِ قاہرہ

م: مہ صوفز اپر ہزاروں درود

ح: حبیب خدا پر ہزاروں درود

م: مراد دوعالم پر ہزاروں درود

و: دل باصفا پر ہزاروں درود

(صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)

صبا متھراوی

خموش بیٹھے ہو کیوں مومنو درود پڑھو

بہشت پاؤ گے اے صبا جو درود پڑھو

سنو! حبیب خدا کی اگر محبت ہے

سنو حضور کے جب نام کو درود پڑھو

یہ کس کی بزم ہے یہ کس کا یہاں ہے ذکر لطیف

ادب سے بیٹھو ادب سے اٹھو درود پڑھو

(صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و سلم)

## توہین مسلک محبت

اے محبت کا دعویٰ کرنے والے..... اہل محبت تو ذکر محبوب کے بہانے تلاش کرتے ہیں..... اور جب ذکر چھڑتا ہے تو تعریف و توصیف میں..... یوں غرق ہوتے ہیں..... کہ دنیا و مافیہا کا احساس تک نہیں رہتا..... ہاں ہاں محبت کی تو پہچان ہی یہ ہے..... ”میں تجھ کو یاد کرتا ہوں تو خود کو بھول جاتا ہوں“..... ہاں ہاں.....! محبت کی علامت ہی..... ذکر محبوب کی کثرت ہے.....

مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا فَأَكْثَرَ ذِكْرَهُ.

اے مرد مسلمان.....! تیری محبت..... فقط محبت ہی نہیں..... اصل ایمان بھی ہے تو پھر جھانک..... سوچ کے گریبان سے بار بار جھانک..... تیری محبت کیسی محبت ہے..... گھنٹوں خطاب کرتا ہے..... لیکن ذکر محبوب پر..... اسم محبوب پر..... تیری زبان سے بے ساختہ..... درود و سلام کے..... جو اہر نہیں جھڑتے..... ہاں ہاں..... تو صفحات کے صفحات لکھ دیتا ہے..... کتابوں کی کتابیں تحریر کر دیتا ہے..... تحقیق و تفحص کی لا تعداد گرہیں..... ناخن تدبیر سے کھولتا ہے..... اسم محبوب یا ذکر محبوب آتا ہے..... تو کمال بے پرواہی سے گزر جاتا ہے..... تیری محبت اگر منزل کمال پر ہے..... تو تیرے قلم کے پاؤں میں زنجیر کیوں نہیں پڑتی..... نوک قلم درود و سلام کی گل پاشی کیوں نہیں کرتی..... محبت اور بخل..... وابستگی اور کنجوسی..... کیسا نا مانوس اور ناممکن جوڑ ہے..... تحریر میں..... اسم محبوب یا ذکر محبوب پر..... صلعم صلعم، عم، عہ، ص..... ارے یہ تو مسلک محبت کی توہین ہے..... ارے یہ تو دعویٰ محبت..... کی



تکذیب ہے..... یہ بے وفائی ہے، کج ادائیگی ہے..... تکاہل ہے، تساہل ہے..... غفلت ہے، بے پرواہی ہے..... اور سن غور سے سن..... ان سب کے سب الفاظ سے..... لغت ہائے محبت عشق..... قطعی طور پر نا آشنا ہیں۔

## ثنا خوان ہے خود رحمان تیرا۔

سنو سنو.....! یہ کیسی پر کیف کہانی سنائی جا رہی ہے..... اور کیسا حکم دیا جا رہا ہے..... لوگو.....! خالق ارض و سما..... عالم بالا کی مخلوق ملائکہ..... سب کے سب مل کر..... مدنی سرکار..... ﷺ پر درود بھیج رہے ہیں..... اے ایمان والو.....! تم بھی اس مرکز ایمان..... ﷺ پر صلوة بھیجو..... اور خوب خوب سلام بھی.....

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

الاحزاب ۵۶:۳۳

القرآن الحکیم

آسمان رشد و ہدایت کے آبدار ستارے..... دست بستہ عرض کناں ہیں..... اے آفتاب رسالت..... ﷺ! طریقہ صلوة تو ہم جانتے ہیں..... طریقہ صلوة بھی تعلیم فرمادیں.....

گہرے سکوت کے بعد لبہائے مقدسہ جنبش فرما رہے ہیں:

تم یوں صلوة بھیجا کرو.....

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا  
بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

سعدت الدارين، ۵۹

محدثین کرم نے..... مختصر اور جامع درود پاک..... ﷺ..... مستنبط فرمایا ہے  
..... یہ ہی سلف صالحین کا طریقہ ہے..... جس پر علوم دینیہ کی سب کتابیں شاہد و گواہ ہیں  
..... لیکن صلعم، صلعم، عم، عہ، اور ص لکھنا یہ مہمل اور بے معنی کلمہ لکھنا..... کیسی اطاعت ہے  
..... کیسی فرمانبرداری ہے..... کیسی تعمیل ہے..... اور کیسی وفاداری ہے.....

## طریقہ یقود

ٹھہرو ٹھہرو.....! کہیں ایسا تو نہیں ہے..... کہ تم بنی اسرائیل کی پیروی کر رہے  
ہو..... دانستہ یا نادانستہ..... ان کی طرح سکھلائے گئے..... کلمات تبدیل کر کے..... عذاب  
ساوی کو دعوت دے رہے ہو..... اور زمرہ فاسقین میں اپنے نام لکھوا رہے ہو.....؟  
سنو سنو.....! قرآن حکیم..... تنبیہ و ایقاز کی خاطر..... ان کی حکایات کر رہا  
ہے.....

﴿قَبْلِ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَىٰ الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا

مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۵۹﴾

البقرہ، ۲: ۵۹

القرآن الحکیم

ان سے کہا گیا..... حِطَّة..... کہو..... انہوں نے حِطَّة کہا..... ہمیں صلوٰۃ و سلام کا

حکم دیا گیا..... ہم نے صیغہ صلاوة و سلام کو..... ان رمزوں سے بدل دیا زبان سے بھی اور قلم سے بھی..... قلم بھی تو زبان ہی ہے..... بعض نادان دوست علوم دینیہ سے ناواقف..... دوران تکلم بھی کہتے سنے گئے ہیں۔

## عادة المحرومين

ارے نادانوں.....! تھوڑی سی غفلت..... سلف صالحین کی پاکیزہ سنت کی مخالفت کا باعث بن رہی ہے..... اور زمرہ محرومین میں داخل ہونے کا۔

وَ كَذَا اسْمُ رَسُولِهِ بَانَ يُكْتَبُ عَقِيْبَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ جَرَتْ عَادَةُ الْخَلْفِ كَالسَّلَفِ وَلَا يُخْتَصَرُ بِكِتَابَتِهَا بِنَحْوِ صَلَعَمٍ فَإِنَّهُ عَادَةُ الْمَحْرُومِينَ.

الفتاوى حديثه، ١٦٩

ارے یہ غفلت و کوتاہی..... امر مکروہ تحریمی ہے..... خیر عظیم فضل جسیم سے محروم ہونا

..... ہے

مَنْ أَغْفَلَ هَذَا حَرْمٍ خَيْرًا عَظِيمًا وَقَوَّتَ فَضْلًا جَسِيمًا.

المقدمة للنووي، ٢٠ اتحاف سادة المتقين، ٥٥:٥

سلف صالحین نے اس بخل کو بہت ناپسند کیا ہے.....

القول النديع، ٢٥٠

مدارج النبوت، ٥٧٠

جذب القلوب، ٢٧٦

اتحاف سادة

فتاوى افریقه، ٦٠

روح البيان، ٢٢٨:٧

المتقين، ٥٤-٥٥:٥

## کافرانہ روش

جی ہاں .....! فقط اسی قدر ..... یہ تخفیف ہے ..... جو شخص عمداً ارادۃً ایسا کرتا ہے ..... وہ بلاشبہ روش کفر پر چلتا ہے ..... کیونکہ شان انبیاء میں تخفیف بلاشک و شبہ کفر ہے۔  
ہاں ہاں .....! جو نادانستگی میں اس غفلت کا شکار ہو رہا ہے ..... اسے بھی .....

﴿لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا﴾

پکار پکار کر اس فعل قبیح و شنیع سے باز کر رہا ہے، کیونکہ اس میں ابہام تخفیف تو بہر حال موجود ہے۔

سید احمد طحاوی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں:

وَيُكْرَهُ الرَّمْزُ بِالصَّلَاةِ وَالتَّرْضِيِّ بِالْكِتَابَةِ بَلْ يُكْتَبُ ذَلِكَ كُلُّهُ  
بِكَمَالِهِ وَفِي بَعْضِ الْمَوَاضِعِ عَنِ التَّارِخَانِيَةِ مَنْ كَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْهَمْزَةِ  
وَالْمِيمِ يُكْفَرُ لِأَنَّهُ تَخْفِيفٌ وَتَخْفِيفُ الْأَنْبِيَاءِ كُفْرٌ بِلَا شَكٍّ وَلَعَلَّهُ إِنْ صَحَّ  
النَّقْلُ فَهُوَ مُقَيَّدٌ بِقُصْدِهِ وَإِلَّا فَالظَّاهِرُ أَنَّهُ لَيْسَ بِكُفْرٍ وَكَوْنُ لَازِمِ الْكُفْرِ كُفْرًا  
بَعْدَ تَسْلِيمِ كَوْنِهِ مَذْهَبًا مُخْتَارًا مَحَلَّهُ إِذَا كَانَ اللَّزُومُ بَيْنَنَا نَعْمَ الْإِحْتِيَاطُ فِي  
الْإِحْتِرَازِ مِنَ الْإِيْهَامِ وَالشُّبْهَةِ.

حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار، ۱: ۶

ترجمہ: ”صلوة (ﷺ) اور ترضی (ﷺ) کو اشارۃً لکھنا مکروہ ہے، اسے مکمل لکھنا  
چاہیے۔ بعض جگہوں میں تاتارخانیہ سے ہے، جس نے علیہ السلام، ہمزہ اور میم (أم

( کے ساتھ لکھا، اس نے کفر کیا کیونکہ یہ تخفیف ہے اور بے شک انبیاء کی تخفیف کفر ہے اگر یہ نقل صحیح ہے تو ارادہ سے مقید ہے وگرنہ یہ ظاہر ہے کہ یہ کفر نہیں۔ مذہب مختار پر لازم کفر کو کفر تسلیم کر بھی لیا جائے تو کفر ثابت تب ہوگا جب لزوم، بین ہو۔ جی ہاں ایہام اور شبہ سے احتراز میں ہی بہر حال احتیاط ہے۔“

## ہاتھ قلم کر دیا

سنو سنو.....! وہ پہلا بد بخت..... جو اس بدعت سیہ کامر تکب ہوا..... سیاست اس کا ہاتھ قلم کر دیا گیا..... (امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ)

فتاویٰ افریقہ، ۶۰

سبحان اللہ سبحان اللہ..... کتنا محبت کا زمانہ تھا..... کتنا ادب و احترام کا دور تھا..... جس نے..... ﷺ کا محفف ایجاد کیا..... اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا..... وہ ہاتھ جو صلوة و سلام لکھنے سے گریزاں ہے..... اسے کوئی حق نہیں کہ وہ بدن کے ساتھ رہے..... کہیں اس کا وبال بقیہ بدن پر بھی نہ پڑے.....

یہ ہاتھ کیوں نہ کٹتا..... جو صرف مال کی چوری کرتا ہے..... اس کا ہاتھ قلم کر دیا جاتا ہے..... اور اس نے عظمت مصطفیٰ ﷺ کی چوری کی تھی..... اور جس شخص کے دل میں عظمت مصطفیٰ ﷺ کا گلشن مہک رہا ہے..... وہ اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہے کہ مال دنیوی کی چوری سے..... شان مصطفیٰ ﷺ میں چوری کرنا سنگین جرم ہے..... اور مذکورہ بالا سزا تو بہت کم ہے.....

لیکن ہائے افسوس.....! یہ چوری..... یہ چوری سے سنگین ترین جرم..... کس قدر عام ہو چکا ہے..... ہر کتاب..... ہر رسالہ..... ہر اخبار اس سے لبریز ہے۔ بلکہ اب تو حدود صفحات و قلم سے نکل زبان تک آچکا ہے..... کہ صلعم..... آقائے کریم ﷺ کے ذکر پاک کے ساتھ زبان سے سنائی دینے لگا ہے۔

اے کاش..... اے کاش.....! اس بدعت سیئہ کے شجر تناور کو جڑوں سے اکھیڑ کر پھینک دیا جاتا۔

## شواہد قاہرہ

سنو سنو.....! ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمان النہدی رحمہ اللہ تعالیٰ..... فرماتے ہیں..... والد محترم نے فرمایا..... ایک عالم نے موطا کا نسخہ لکھا..... نئی راہ اختیار کی..... اختصار کی خاطر..... ﷺ کی جگہ ”ص“ لکھتا رہا..... ایک متدین رئیس کو پیش کیا..... رئیس جب اس غفلت پر آگاہ ہوا..... ہر قسم کے اعزاز و اکرام سے محروم..... اپنی مجلس سے نکال دیا..... چشم زمانہ نے دیکھا کہ وہ اسی طرح درد کی ٹھوکریں کھاتا کھاتا..... جہان فانی سے رخصت ہو گیا.....

عَوَّضَ عَنْهَا ”ص“..... فَصَرَفَ عَنْهُ وَحَرَمَهُ وَأَقْصَاهُ وَلَمْ يَزَلْ

ذَالِكَ الرَّجُلُ مُحَارِفًا مُحِثًا إِلَى أَنْ مَاتَ . (سعدت الدارین، ۱۳۱) القول

(البدیع، ۲۰۷)

دیکھو دیکھو.....! جس نے بخل کیا..... خالق کائنات نے اس کو اسی دنیا میں سزا

دے دی.....

شفاء السقام میں ہے..... ایک کاتب..... سرور کائنات..... ﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ..... صلعم لکھتا تھا..... موت سے پہلے اس کا ہاتھ کٹ گیا..... اسی فعل شنیع کے مرتکب ہونے والے ایک اور بدنصیب کی زبان کٹ گئی..... ایک اور محروم القسمت کا نصف دھڑ ہی مارا گیا..... چشم زمانہ نے ایک ایسے ہی غافل کو دیکھا جو اسی فعل بد کی پاداش میں..... آنکھوں کی بینائی سے محروم ہو چکا ہے..... گلیوں میں ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے..... اور لوگوں سے بھیک مانگ رہا ہے۔

ہاں ہاں.....! وہ ہاتھ کٹ جانے کے ہی قابل ہے جو صلوة و سلام کی تحریر سے اکتاتا ہے۔ جی ہاں! اس زبان اور آنکھ کو جسم کے ساتھ اتصال کا کوئی حق نہیں جو محسن اعظم رحمت عالم ﷺ پر درود و سلام سے بیزار ہے۔

ہائے وہ آنکھ جو نا کام تمنا ہی رہی  
ہائے وہ دل جو تیرے در سے پرار مان گیا  
دل ہے وہ دل جو تیری یاد میں معمور رہا  
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا  
(امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

## 18

### بکھرے موتی

گلشن عالم کے گوشوں میں گونج رہا ہے نام محمد  
ڈالی ڈالی ، پتا پتا ، دیتے ہیں پیغام محمد  
نگہ ترحم ، بہر ترنم ، ایک بہار افروز تبسم  
برسوں سے ہے جان تکلم، خلق کی عظمت نام محمد

(غلام محمد ترنم: م ۱۹۵۹ء)

محمد کا زبان پر نام آیا قلم نے سر کو سجدہ میں جھکایا  
محمد کا جو شیریں نام لکھا مٹھاس سے قلم کا ہونٹ چپکا

(میر ضیاء الدین: م ۱۸۱۶ء)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم



بلاؤں سے بچے جو نام لے دل سے محمد کا  
اثر میم مشدو میں ہے ذوالقرنین کی سدا کا  
جو آنکھیں ہوں تو نام پاک سے پیدا ہے یکتائی  
کہ آغوش احد میں جلوہ گر ہے میم احمد کا  
(امیر مینائی: م ۱۳۱۸ء)

نبی کا نام ہو روزباں رہے جب تک  
سخن زباں کے لئے اور زباں وہاں کے لئے  
(الطاف حسین حالی: م ۱۹۱۴ء)

دردِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است

ابروئے ماز نامِ مصطفیٰ است

(ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ)

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم

## بکھرے موتی

1- شب معراج سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، تو آپ ﷺ کو اسی نام سے

پکارا: يَا مُحَمَّدُ عَلَيَّسَ اِقْرَى اُمَّتِكَ السَّلَامَ . سعادت الدارین، ۴۰۳-۳۸۸

2- ہر کارمدینہ..... ﷺ کا اسم گرامی یوم ولادت ہی پر رکھ دیا گیا..... لیکن باقاعدہ

ساتویں روز..... وُلِدَ اللَّيْلَةَ لِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُطَّلِبِ غُلَامٌ سَمَّوَهُ مُحَمَّدًا.

السيرة الحلبیہ، ۱: ۸۸-۹۱

3- اللہ ﷻ نے اس اسم گرامی کی شہرت کے باوجود اس نام کی حفاظت فرمائی۔ ولادت کے

قریب کچھ لوگوں کا یہی نام رکھا گیا، لیکن کسی نے بھی دعویٰ نبوت نہ کیا.....

فَمَنَعَ اللَّهُ تَعَالَى بِحِكْمَتِهِ أَنْ يَتَسَمَّى بِهِ أَحَدٌ غَيْرُهُ وَلَا يَدَّ عَى بِهِ مَدْعُو قَبْلَهُ مُنْذُ

خُلِقَتِ الدُّنْيَا وَفِي حَيَاتِهِ وَلَا فِي زَمَنِ أَصْحَابِهِ. السيرة الحلبیہ، ۱: ۸۸-۹۱

4- تشہد میں اسی نام اقدس کا لانا ضروری ہے:

لَا يَكْفِي الْإِتْيَانُ بِهِ فِي التَّشْهَدِ بَدَلِ مُحَمَّدٍ ﷺ. السيرة الحلبیہ، ۱: ۸۸-۹۱

5- اسلام میں پہلا خوش نصیب جس کا نام یہی تھا: محمد بن حاطب

السيرة الحلبیہ، ۱: ۸۸-۹۱

6- اسی نام والے تین اشخاص، جنہوں نے اسلام پایا:

محمد بن ربیعہ..... محمد بن حارث..... محمد بن سلمہ.

السيرة الحلبیہ، ۱: ۸۸-۹۱

7- کافر جب تک کلمہ طیبہ میں محمد ﷺ کا تلفظ نہ کرے گا..... دائرہ اسلام میں داخل نہ ہو

گا۔ لَا يَصِحُّ إِسْلَامُ الْكَافِرِ حَتَّى يَتَلَفَّظَ بِهِ بِأَنَّ يَقُولَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
8۔ ساری نسل انسانیت میں سے کنیت میں سیدنا آدم ﷺ کو اسی طرف منسوب کیا گیا ہے

..... ابو محمد . سعادت الدارین، ۳۸۹

9۔ نبی کریم ﷺ اکثر خود کو اسی نام سے موسوم کرتے۔

أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ وَيَكْتُبُ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ  
اللَّهُ . سعادت الدارین، ۳۸۹

10۔ اسی نام اقدس کے ساتھ ملائکہ، آپ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ سعادت الدارین، ۳۸۹

11۔ روز محشر شفاعت کی خاطر سیدنا عیسیٰ ﷺ آپ کی طرف راہنمائی کے لئے یہی نام لیں گے۔ سعادت الدارین، ۳۸۹

12۔ پہاڑوں کے فرشتے نے اسی نام اقدس سے آپ کو ندا دی۔ سعادت الدارین، ۳۸۹

13۔ خازن جنان کو دروازہ کھلواتے وقت، آپ یہی نام بتائیں گے۔

سعادت الدارین، ۳۸۹

14۔ وہ ذات جس کا حقیقی نام محمد ﷺ ہو..... آپ کے سوا کوئی نہیں۔

15۔ کروڑہا مسلمانوں نے اسی نام مقدس کو اپنے نام کا سابقہ یا لاحقہ بنایا ہے۔

16۔ اسی نام اقدس پر قرآن حکیم کی ایک پوری سورۃ مبارکہ ہے۔ پارہ 26 میں ہے ترتیب کے اعتبار سے 47 ویں سورۃ ہے۔

17۔ قرآن حکیم..... کے سینہ اقدس پر یہ اہم گرامی چار جگہوں پر منقوش ہے:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ﴾ القرآن الحكيم آل عمران، ۳: ۱۴۴

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ﴾ القرآن الحكيم، الاحزاب، ۴۰:۳۳

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ﴾

محمد، ۲:۴۷

القرآن الحكيم

﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ﴾ القرآن الحكيم

الفتح، ۲۹:۴۸

18۔ سمرقند کے شہر ماکر دین کے قبرستان 'تربة المحمدين' میں صرف محمد نامی لوگوں کو دفن کیا جاتا ہے۔

(منہاج القرآن، جون ۱۹۹۱ء)

19۔ مسلمانان عالم کو اسی نام کے ناطے محمد نزا اور اسلام کو محمد نزم کہا جاتا ہے۔

20۔ ملک الموت نے جب آپ کی روح اقدس قبض کی، تو کہتا جا رہا تھا:

وَأُحْمَدَاهُ صَعِدَ مَلِكُ الْمَوْتِ إِلَى السَّمَاءِ بِأَكْبَارٍ لَّمَّا قَبِضَ رُوحَهُ الشَّرِيفَ

يُنَادِي وَأُحْمَدَاهُ . سعادۃ الدارين، ۳۸۹

﴿صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ﴾

# ماخذ و مراجع

اشعۃ المعات	الشیخ عبدالحق محدث دہلوی	مکتبہ تیج کار لکھنؤ
الاذکار	الامام سبکی بن شرف نووی	مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر
اتحاف سادۃ المتقین	العلامة زبیری	بیروت
ابن ماجہ	الامام محمد بن یزید بن ماجہ	اصح المطابع، کراچی
الادب المفرد	الامام محمد بن اسمعیل البخاری	المکتبۃ الاثریہ، سانگلہ ہل
الاسماء والصفات	الامام ابو بکر احمد البہیقی	احیاء التراث العربی، بیروت
الابرار	السید احمد عن عبدالعزیز الدباغ	مصر
ابوداؤد	الامام سلیمان بن اشعث ابوداؤد	وزارة التعليم، اسلام آباد
البدایۃ والنہیۃ	الامام ابن کثیر	المکتبۃ القدوسیہ، لاہور
الباہجوری علی البردۃ	الشیخ محمد ابراہیم الباجوری	مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر
البخاری	الامام محمد بن اسمعیل البخاری	اصح المطابع، کراچی
التعلیق الصیح	محمد ادریس الکاندھلوی	مکتبہ عثمانیہ، لاہور
التعلیق الجلی	العلامة وصی احمد السورتی	مکتبہ قادریہ، لاہور
الترمذی	الامام محمد بن عیسیٰ الترمذی	وزارة التعليم، اسلام آباد
الترغیب والترہیب	الحافظ زکی الدین المنذری	دار احیاء التراث العربی، مصر
الترغیب والترہیب (عاشیہ)	الشیخ محمد مصطفیٰ عمارہ	دار احیاء التراث العربی، مصر
اوجز المسالک	الشیخ محمد ذکریا الکاندھلوی	ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
تاریخ بغداد	الخطیب بغدادی	بیروت
تلخیص ابن حجر	العلامة ابن حجر	الافتیۃ المتحدہ
تنزیہ الشریعہ	العلامة ابن عراق	القاہرہ
جواہر البحار	الشیخ یوسف بن اسمعیل البہبہانی	مکتبہ مصطفیٰ البابی واولادہ، مصر

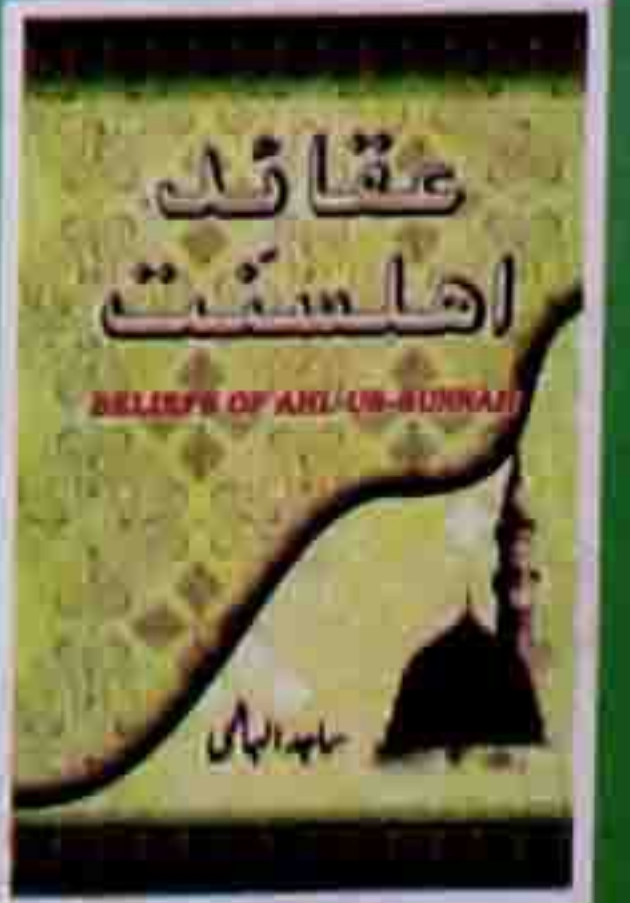
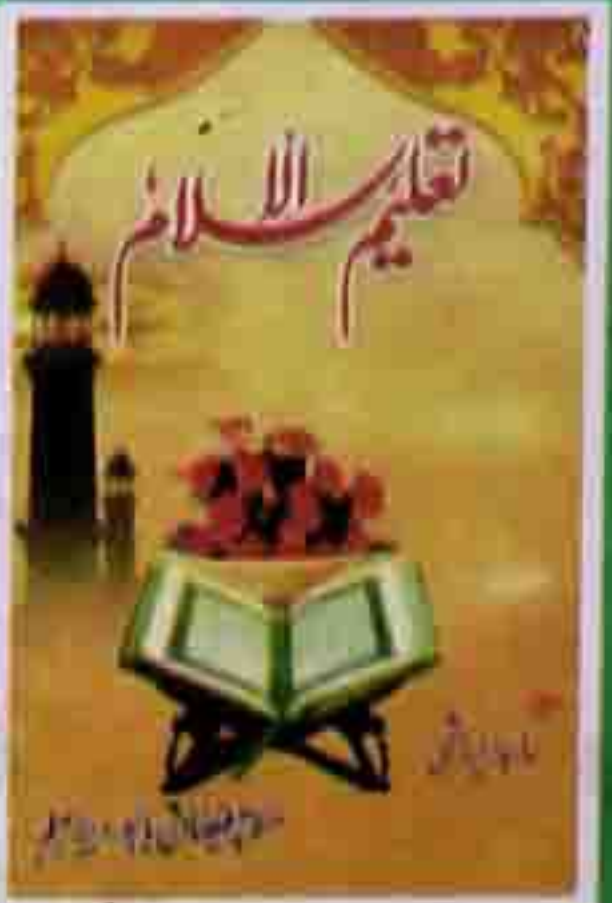
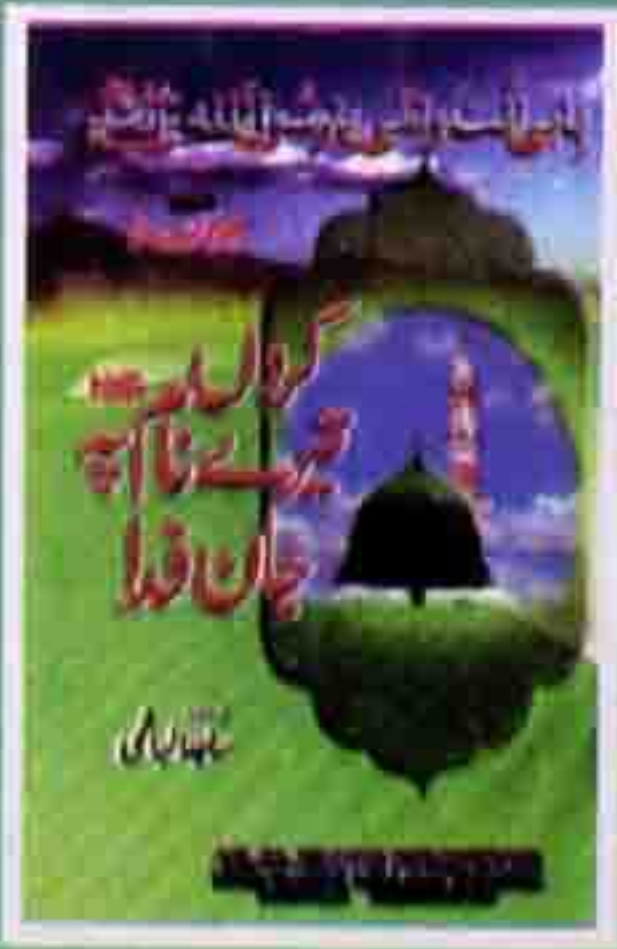
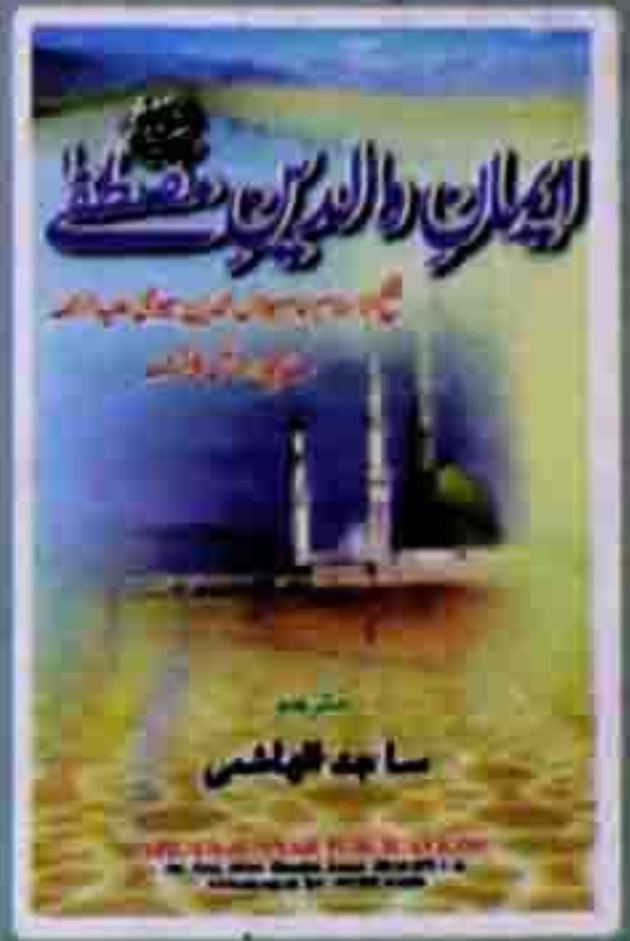
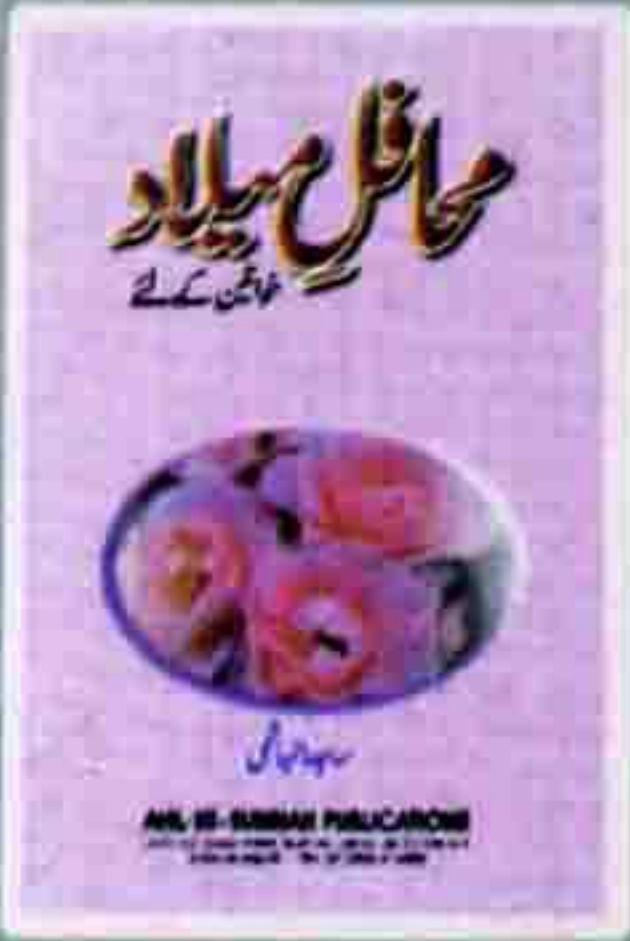
مدینہ پبلیشنگ کمپنی، کراچی	الشیخ عبدالحق محدث دہلوی	جذب القلوب (اردو)
المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ، فیصل آباد	العلامہ ابن قیم الجوزیہ	جلاء افہام
ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان	الملا علی قاری	جمع الوسائل
المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ، فیصل آباد	الشیخ یوسف بن اسمعیل النہبانی	حجۃ اللہ علی العالمین
دار الفکر بیروت	ابو نعیم الاصفہانی	حلیۃ الاولیاء
فور محمد کتب خانہ، کراچی		حاشیہ دلائل الخیرات
دار المعرفۃ بیروت، لبنان	السید احمد الطحاوی	حاشیہ الطحاوی
المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ، فیصل آباد	العلامہ جلال الدین السیوطی	الحاوی للفتاوی
انتشارات تامہ خسرو تہران، ایران	محمد بن موسی دمیری	حیاۃ الحیوان الکبری
المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ، فیصل آباد	العلامہ جلال الدین السیوطی	الخصائص الکبری
المکتبۃ الاثریۃ، لاہور	الامام ابو بکر احمد لہستانی	دلائل النبوة
دار الباز للنشر والتوزیع مکہ المکرمہ	ابو نعیم الاصفہانی	دلائل النبوة
المکتبۃ الاسلامیۃ، طہران	العلامہ جلال الدین السیوطی	الدر المنثور
	الامام محمد غزالی	وقائق الاخبار
دار الفکر، بیروت	الامام عبد اللہ الداری	الداری
تاج سیمین لیمیٹڈ، کراچی	ابو عبد اللہ بن سلیمان	دلائل الخیرات
کوئٹہ	مدیر صاحبزادہ ارشد القادری	دیکھتے جولائی تا ستمبر ۱۹۹۲ء
مکتبۃ اسلامیہ، کوئٹہ	الشیخ اسمعیل حقی	روح البیان
مکتبۃ امدادیہ، ملتان	العلامہ السید محمود آلوسی	روح المعانی
شیخ علی اینڈ سنز، لاہور	قاضی محمد سلیمان منصور پوری	رحمۃ للعالمین
	العلامہ جلال الدین السیوطی	الریاض الاتیقہ
خیر پور، سندھ، پاکستان	الملا علی قاری	الزبدۃ العمدۃ
مکتبۃ الطبع والنشر مصر	السید محمد زرقانی	الزرقانی علی الموطا
خیریہ کتب خانہ، کوئٹہ	العلامہ مظفر الدین حیدر آبادی	الزرقانی علی المواہب

سعدت الدارین	الشیخ یوسف بن اسمعیل النہجانی	بیروت
السیرة النبویہ	السید احمد زینی الدحلان	علی ہاشم الحلیہ
السیرة الحلیہ	العلامہ علی بن برہان الدین الحطمی	مکتبۃ التجارۃ الکبریٰ، مصر
اسنن الکبریٰ	الامام لہستانی	بیروت
السنة لابن عاصم	ابن عاصم	المکتبۃ الاسلامی
شیخ زادہ علی البردہ	شیخ زادہ	اصح المطابع، کراچی
شجرۃ الکون	الشیخ محی الدین ابن عربی	استنبول
شان حبیب الرحمن	المفتی احمد یار خان نعیمی	حجرات (پاکستان)
شفاء السقام	العلامہ تقی الدین السبکی	المکتبۃ نوریہ رضویہ، فیصل آباد
الشفاء	القاضی عیاض بن موسیٰ اندلسی	مکتبۃ مصطفیٰ البابی، مصر
شرح السنہ	الامام بغوی	المکتبۃ الاسلامی
شواہد النبوت (اردو)	ملا عبد الرحمن جامی	مکتبۃ نبویہ لاہور
شعب الایمان	الامام لہستانی	الہند
شرح الشفا علی نسیم الریاض	الملا علی قاری	المطبعۃ الازہریہ المصریہ
شمع سبتان رضا	مولانا محمد اقبال نوری	شعبیر برادرز اردو بازار لاہور
صراح		مطبع شمر ہند لکھنؤ
الطبری	العلامہ محمد بن جریر الطبری	مکتبۃ مصطفیٰ البابی بمصر
الطحاوی	الشیخ احمد الطحاوی	نور محمد کراچی
الطبرانی	الامام الطبرانی	طبعة العراق
عمل الیوم واللیلۃ	لابن سنی	دار المعرفہ بیروت لبنان
العصیدۃ الشہدہ	الشیخ احمد خرپوتی	نور محمد اصح المطابع، کراچی
عمدۃ القاری	العلامہ بدر الدین عینی	دار الفکر، بیروت
الفتاویٰ حدیثیہ	احمد شہاب الدین بن حجر لہستانی	مکتبۃ مصطفیٰ البابی مصر
فتاویٰ افریقہ	الامام احمد رضا خان بریلوی	مدینہ پبلشنگ کراچی

القرآن الحکیم	تاج کینی کراچی	
القول البدیع	العلامة شمس الدین السخاوی	لائقانی کتب خانہ سیالکوٹ
القرطبی	العلامة محمد بن احمد القرطبی	انتشارات ناصر خسرو ایران
القصيدة البردة	الامام شرف الدین بوصیری	اصح المطابع کراچی
القاموس	مجد الدین ابن یعقوب فیروز آبادی	مصر
الکنز المذفون	العلامة جلال الدین السیوطی	مکتبہ احیاء العلوم العربیہ
کنز العمال	العلامة علاء الدین الہندی	موسسہ الرسالہ، بیروت
الکبیر	الامام فخر الدین رازی	المطبع المہید المصریہ
الکامل	الامام بن عدی الجرجانی	دار الفکر، بیروت
کشف الغمہ	عبدالوہاب الشعرانی	مکتبہ مصطفیٰ البابی، مصر
لسان العرب	العلامة ابن منظور	نشر ادب الحوزة ایران
الالی المصنوعہ	العلامة جلال الدین السیوطی	المکتبہ التجاریہ الکبریٰ بمصر
مجمع البیان	فضل بن حسن الطبرسی	دار الاحیاء التراث العربی بیروت
مطالع المسرات	الشیخ محمد مہدی القاسمی	المکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
مخزن چشت	مترجم پروفیسر افتخار احمد چشتی	چشتیہ اکادمی فیصل آباد
المقدمہ للہودی	الامام سبکی بن اشرف نووی	نور محمد اصح المطابع کراچی
مدارج النبوت اردو	الشیخ عبدالحق محدث دہلوی	مدینہ پیشنگ کراچی
المظہری	القاضی ثناء اللہ پانی پتی	بلوچستان بکڈ پو، کوئٹہ
مرقاۃ المفاتیح	الملا علی قاری	ملتان
معارج النبوت اردو	الملا معین واعظ اکاشفی	مکتبہ نبویہ لاہور
المستدرک	العلامة الحاجم نیشاپوری	دار الفکر، بیروت
مجموعۃ الفتاوی	ابن تیمیہ	المکتبہ العلمیہ السعودیہ
المقاصد الحسنہ	العلامة شمس الدین السخاوی	مکتبہ الخانی، مصر
مشنوی شریف	مولانا جلال الدین رومی	شیخ غلام علی اینڈ سنز



المشکوٰۃ المصابیح	الامام محمد الخطیب التبریزی	وزارة التعليم اسلام آباد
المسلم	الامام مسلم بن حجاج القشیری	نور محمد اصح لطایح، کراچی
مسند احمد بن حنبل	الامام احمد بن حنبل	دار صادر، بیروت
موارد الضمان	الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر البیہقی	المطبعة السلفية بمبئی الہند
المنجد	لویس معلوف	المطبعة الكاثوليكية، بیروت
مفتی الادب	عبدالرحیم	انتشارات کتابخانہ ثنائی
موضوعات	ابن جوزی	المكتبة السلفية بالمدينة منوره
مجمع الزوائد	البیہقی	القندی
المطالب العالیہ	العلامة ابن حجر	التراث الاسلامی
الموسوع	ابو حاجر محمد السعید بن بسوی زغلول	عالم التراث بیروت
مسند الحمیدی، الحمیدی		بیروت
معالم التنزیل	الامام حسین بن مسعود البغوی	ادراہ تالیفات اشرفیہ ملتان
منہاج القرآن	جون ۱۹۹۱	لاہور
مرج البحرین	الشیخ عبدالحق محدث دہلوی	مکتبہ نبویہ لاہور
نزہۃ المجالس	العلامة عبدالرحمن الصفوری	دار الفکر بیروت
نسیم الرياض	العلامة شہاب الدین الخفاجی	المطبعة الازہریہ المصریہ
نہج السلامہ	الامام احمد رضا خان بریلوی	مکتبہ شکر اکیڈمی لاہور
النسائی	الامام احمد بن شعیب النسائی	المطبعة الجبائی دہلی
نور الانوار	الشیخ احمد ملا جیون	المطبع الجیدی کانپور
الوفا	الامام عبدالرحمن الجوزی	المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ فیصل آباد
وفا الوفا	العلامة نور الدین السہودی	مطبع السعادة بمصر



Phone: 0541-634759

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>